

پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ
کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء



بینک دولت پاکستان

فہرست

1	عمومی جائزہ	-1
1	1.1 معاشی صورتحال	
4	1.2 مستقبل کے امکانات	
5	1.3 خلاصہ	
9	حقیقی پیداوار کا شعبہ	-2
9	2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی	
19	2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی	
24	2.3 خدمات	
29	قیمتیں	-3
29	3.1 گرانے کا عالمی منظر نامہ	
30	3.2 ملکی صورتحال	
32	3.3 صارف اشاریہ قیمت	
35	3.4 تھوک اشاریہ قیمت	
39	زراور بیکاری	-4
39	4.1 زری پالیسی	
42	4.2 زری مجموعوں کی صورتحال	
48	4.3 نجی شعبے کا قرضہ	
54	4.4 امانتیں جمع کرنا	
58	4.5 غیر ادا شدہ قرضے	
61	مالیاتی صورتحال	-5
61	5.1 عمومی جائزہ	
61	5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار	
62	5.3 محاصل	

63	5.4 اخراجات
65	5.5 مالکاری
65	5.6 ایف بی آر ٹیکس وصولیاں
68	5.7 صوبہ دار مالیاتی سرگرمیاں
69	5.8 ملکی قرضے
73	6- بیرونی شعبہ
73	6.1 عمومی جائزہ
75	6.2 جاری حسابات کا توازن
82	6.3 مالی کھاتہ
85	6.4 زر مبادلہ کے ذخائر
87	6.5 شرح مبادلہ
88	6.6 تجارتی کھاتہ
101	فہرست اصطلاحات

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

1.1 معاشی صورتحال

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستانی معیشت میں بحرانی کیفیت کا جوا حساس پیدا ہوا تھا وہ نومبر 2008ء تک نمایاں طور پر کم ہو گیا کیونکہ حکومت نے درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے ضروری اقدامات کیے اور آئی ایم ایف کے تعاون سے وسط مدتی اصلاحات پر مبنی معاشی استحکام کے پروگرام کا آغاز کر دیا۔ اس پروگرام کے تحت آخر نومبر 2008ء تک آئی ایم ایف کی طرف سے 3 ارب ڈالر کی پہلی قسط کی وصولی سے نابدہنگی کا خطرہ ٹل گیا اور زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال میں خاصی بہتری آ گئی۔ نیز برآمدی نمو مستحکم ہوئی اور درآمدی نمو کسی حد تک اعتدال پر آ گئی (دیکھئے جدول 1.1)۔ اس سے روپے کی قدر مستحکم ہوئی اور گرانے کے دباؤ کا اثر کم ہو گیا۔

بیرونی حسابات میں اس بہتری کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی رونما ہوئی جس سے ملک کا درآمدی بل خاصا کم ہونے کی توقع ہے اور ملک کے جاری حسابات کے خسارے میں، جو بہت زیادہ ہے، کمی اور گرانے کے گھٹ جانے کا امکان ہے۔ رسدی حوالے سے آنے والی اس بہتری کو مرس 09ء کے دوران خریف کی اچھی فصل سے تقویت ملی ہے۔ ان عوامل سے بظاہر معیشت میں گرانے کے دباؤ میں مسلسل اضافے کا رجحان کم ہو گیا ہے۔ یہ عوامل مجموعی طور پر مرس 09ء کے لیے نمونہ میں تھوڑی سی بہتری کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	شرح نمو (فیصد)
11.3	7.3	-6.2	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
4.5	6.5	12.7	برآمدات (ایف او بی)
10.3	18.4	16.5	درآمدات (سی آئی ایف)
19.1	14.8	24.4	نیکس حاصل (ایف بی آر)
7.9	7.6	19.1	صارف اشاریہ قیمت
7.0	5.4	5.1	(12 ماہی حرکت پذیر اوسط)
3.9	4.0	-0.2	نئی شعبے کو قرضہ
			رسد زر (زرر 2)
12.3	15.7	9.1	ارب امریکی ڈالر
2.1	2.6	3.0	کل سیال ذخائر ¹
2.0	1.8	1.4	ملکی ترسیلات
			خالص بیرونی سرمایہ کاری
1.0	1.6	1.0	جی ڈی پی کا فیصد ²
3.1	4.6	4.9	مالیاتی خسارہ
2.8	2.8	3.9	تجارتی خسارہ
			جاری حسابات کا خسارہ

¹ اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں کے پاس

² پورے سال کی جی ڈی پی کی بنیاد پر۔ مرس 09ء کے لیے سال کی تخمینہ شدہ جی ڈی پی استعمال کی گئی ہے۔

میں = مالی سال

مالی عدم توازن کو قابو کرنے میں بھی خاصی پیش رفت ہوئی ہے اور حکومت بڑی ہمت سے زراعت کو کم کر رہی ہے، دیگر اخراجات کی نمو کو روک رہی ہے اور محاصل میں اضافہ کر رہی ہے۔ اس کا نتیجہ بعض مالیاتی اظہاروں میں حوصلہ افزا بہتری کی صورت میں نکلا ہے جس میں رواں سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے کا ایک فیصد بلحاظ جی ڈی پی ہونا شامل ہے۔ مرس 08ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ خسارہ جی ڈی پی کا 1.5 فیصد تھا۔ یہ اعداد و شمار معاشی استحکام کے پروگرام میں شامل سالانہ ہدف سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہار			
م	م	م	م
08ء	09ء	08ء	09ء
سالانہ منصوبے کا تخمینہ	سالانہ منصوبے کا تخمینہ	سالانہ منصوبے کا تخمینہ	سالانہ منصوبے کا تخمینہ
ہدف	ہدف	ہدف	ہدف
شرح نمو (فیصد)			
جی ڈی پی	5.8	5.5	3.5 - 4.5
گرانی	12.0	11.0	20.0 - 22.0
زری اثاثے (زری)	15.3	14.0	11.0 - 12.0
ارب امریکی ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	6.5	7.7	7.5
برآمدات (ایف او بی آر پی)	20.1	22.9	20.5 - 22.0
درآمدات (ایف او بی آر پی)	35.4	37.2	33.5 - 35.0
جی ڈی پی کا فیصد			
مالیاتی خسارہ	7.4	4.7	4.3 - 4.8
جاری حسابات کا خسارہ	8.4	7.2	6.2 - 6.8

نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسب کے اہداف م 09ء کی بجٹ دستاویز میں مندرج نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کے تخمینے اس سال کے تخمین شدہ (بلند تر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

صورت حال کو دیکھتے ہوئے کیا، جس کی عکاسی مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری اور بڑھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے سے ہوتی ہے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ اجناس کی ملکی قیمتیں اس تیزی سے کم نہیں ہوئیں جیسے عالمی نرخ ہوئے ہیں۔ اس کا جزوی سبب یہ ہے کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں جون سے تیزی سے کمی ہوئی¹ جس سے عالمی نرخوں میں ہونے والی بڑی کمی کے فوائد پورے طور پر حاصل نہ ہو سکے۔ قیمتوں میں کمی نہ آنے کا ایک سبب غالباً منڈی کا ڈھانچہ اور دیگر مسائل ہیں جو انتظامی اور حکومتی پالیسی مداخلت کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ نقل و حمل کی لاگت کا بڑھ جانا ہے جس کے دیگر مصنوعات پر دیرپا اثرات ہوتے ہیں اور جو غیر متناسب طور پر بڑھ گئی۔ ملک میں ایندھن کی قیمتوں میں کمی کے بعد ریلوے، انٹر لائنوں، کمرشل گاڑیوں، بیشتر بین الشہر بس سروسز وغیرہ کے کرائے یا تو کم نہیں ہوئے یا پھر ان میں معمولی تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے بیشتر علاقوں میں مال برداری کی لاگت کے حوالے سے بھی صورتحال ہے۔

تاہم حکومتی مداخلت مناسب خطوط پر ہونی چاہیے تاکہ اس سے مسائل کے ایسے حل پیش کیے جائیں جو منڈی کی بہتری کے لیے ہوں اور ساتھ ہی ساتھ تعین نرخ اور زراعت کی فراہمی سے گریز کیا جائے۔ خاص طور پر بڑے پیمانے پر دی جانے والی زراعت ضائع ہوتی ہے، اور اس سے مالیاتی اخراجات بڑھتے ہیں جن کا بجٹ متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا پتہ گندم کی پیداوار کے موقع پر چل سکتا ہے کیونکہ قبل ازیں جو فیاضانہ امدادی قیمت دی گئی تھی وہ عالمی نرخ کرنے کی صورت میں پائیدار نہیں رہ سکے گی۔ نرخوں میں اس سطح پر مدد فراہم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر حکومتی

¹ جولائی سے 22 دسمبر 2008ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی ہوئی۔

خریداریاں مالیاتی اخراجات پر منتج ہوں گی، زیاں کا باعث بنیں گی (کیونکہ مل مالکان کم اور منڈی سے مناسبت رکھنے والی قیمتوں کو ترجیح دیں گے) اور درآمدات بھی بڑھ سکتی ہیں۔

اب تک جو اعداد و شمار دستیاب ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے مالیاتی خسارہ محدود کرنے کے لیے اچھا آغاز کیا ہے۔ تاہم س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والی مالیاتی بہتری بظاہر تیل کی زراعت اور ترقیاتی اخراجات میں کمی کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ قابل فہم ہے کیونکہ (1) محاصل میں اضافے کی کوئی بھی جاندار کوشش (خصوصاً ٹیکس کی اساس میں توسیع کر کے) طویل مدت میں ہی موثر ہو سکتی ہے، اور (2) موجودہ اخراجات (خصوصاً سودی ادائیگیوں) میں مالیاتی چٹک کے فقدان کی بنا پر قلیل مدت میں فوائد حاصل نہیں ہوں گے۔ وسط مدت میں اس قسم کے اقدامات کے ہمراہ غیر ترقیاتی اخراجات کو قابو میں رکھنے اور محاصل کی اساس کو بڑھانے کی پالیسیاں نافذ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سے مناسب مالیاتی گنجائش مہیا ہو جائے گی جس سے مستقبل میں معاشرتی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر اخراجات عامہ کی موزوں سطح برقرار رکھی جاسکے گی۔

مالیاتی منصوبہ بندی کے لیے سوچ میں تبدیلی بھی ناگزیر ہے۔ اخراجات میں اضافہ محاصل کی حقیقت پسندانہ جانچ سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اور جوں جوں سال گذرتا جائے، اس میں کمی بیشی کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ اس سے نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی گنجائش برقرار رہے گی کیونکہ ملکی بینکوں کے پاس نجی شعبے کی ضروریات پوری کرنے کی استعداد ہوگی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے لامحدود مالکاری حاصل کرنے کی ترغیب سے باز رہے اور اسے قابو کرنے کے لیے قانون کا پابند کیا جائے۔ عالمی تحقیق اور پاکستان کی حالیہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرکزی بینک سے حکومتوں کی قرض گیری معاشی استحکام کے لیے خطرات پیدا کرتی ہے۔

اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت نے مرکزی بینک سے صفراضافی میزانیہ قرض گیری کا وعدہ کیا ہے جو اب آئی ایم ایف کے تعاون سے شروع ہونے والے معاشی استحکام کے پروگرام میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالیاتی طلبی تحریک کے خاتمے، تجدیدی زری پالیسی، اور اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں سے جاری حسابات کا خسارہ بھی کم ہونے کی توقع ہے۔

عبوری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری حسابات کے خسارے کی نمونہ مبر 2008ء میں رک گئی۔ اگر آئندہ مہینوں میں خسارے میں کمی کا رجحان مضبوط ہو گیا تو یہ معاشی استحکام کے لیے خوشگوار ثابت ہوگا۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی بیرونی حسابات میں مسلسل عدم توازن کا نتیجہ تھی، جس کی بنا پر زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوئے اور ملکی مالی منڈیوں کے لیے سیالیت کے مسائل نے جنم لیا۔

روپے کی یہ کمزوری سرمائے کی آمد میں کمی اور سرمائے کے فرار کا بھی باعث بنی۔ تاہم زرمبادلہ کی غیر قانونی منتقلی کے خلاف کارروائی اور تقریباً ساٹھ ہی آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام میں شمولیت نے روپے کو کسی حد تک بہتر بنایا۔ درآمدات کی نمونہ ہونے سے بھی روپے پر مزید اعتماد بڑھا۔

درآمدات کی نمو کی کمزوری کی وجہ ایک طرف اجناس کی عالمی قیمتوں اور دوسری طرف ملکی طلب میں کسی قدر کمی تھی۔² تاہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی برآمدی امکانات کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر چاول کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے کمی کا مطلب یہ ہے کہ م س 09ء کی دوسری ششماہی میں برآمدات کی مقدار بڑھے گی تاہم م س 08ء کے مقابلے میں قدر کم ہو سکتی ہے۔ بیرونی شعبے میں بہتری م س 09ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ نمایاں ہونے کی توقع ہے اور اگر اس کے ساتھ مالیاتی احتیاط سے بھی کام لیا گیا تو زری پالیسی پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اول، بیرونی حسابات میں بہتری سے ساکھ بڑھے گی اور بحران کے بارے میں قیاس آرائیاں کم ہو جائیں گی جس سے اسٹیٹ بینک کو بینکاری نظام میں سیالیت کا انتظام کرنے میں مدد ملے گی۔ دوم، مرکزی بینک سے قرض نہ لینے کے حکومتی وعدے سے اسٹیٹ بینک کے لیے مالیاتی خسارے کی تسلیک سے جنم لینے والے اثرات کے خاتمے پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہو جائے گا۔ سوم، مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری نہ ہونے سے زری پالیسی کی ترسیل بہتر ہوگی کیونکہ بازار زر میں رقوم کی صحیح لاگت کی عکاسی ہو سکے گی۔ آخراً، مالیاتی خسارے میں کمی سے مجموعی طلبی دباؤ کو قابو کرنے میں مدد ملے گی جس سے زری پالیسی مزید تقویت پائے گی۔

استحکام لانے کی کوششیں آئی ایم ایف کے پروگرام سے پہلے ہی شروع کر دی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے م س 08ء کی چوتھی سہ ماہی اور اس کے بعد تیل کی بلند قیمتوں کے اثر کو چار اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں کی جانب منتقل کیا، م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی استحکام کے لیے اقدامات کیے گئے اور مئی اور جولائی 2008ء میں مرکزی بینک نے زری موقف سخت کیا۔ مالی سال 09ء کے لیے حکومت کا مالیاتی استحکام پروگرام ان اجزاء پر مشتمل ہے: (1) جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر مجموعی بجٹ خسارے میں نمایاں کمی جس کے لیے اخراجات میں کمی اور ٹیکس محاصل میں اضافہ کیا جائے گا، اور (2) اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا بتدریج خاتمہ۔

ان کوششوں کے باوجود کمرشل بینکوں میں سیالیت کی عارضی قلت کو ملک میں مالی بحران سمجھا گیا جس سے ملکی کرنسی کے بارے میں قیاس آرائیاں پھر شروع ہو گئیں۔ بد قسمتی سے یہ حالات عالمی مالی اور سیالیتی بحران کے ساتھ ہی رونما ہوئے جس سے یہ سمجھا گیا کہ ملکی بحران بھی مغربی مالی اداروں کو درپیش اسباب کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ مرکزی بینک نے صورتحال کو جانچا اور مالی نظام میں سیالیت میں بہتری لانے اور ملکی کرنسی کو مستحکم کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے۔

1.2 مستقبل کے امکانات

یہ واضح ہے کہ پاکستانی معیشت کو موثر پالیسیوں اور اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ م س 09ء میں جو ایک دشوار سال ہے معاشی استحکام از سر نو قائم کیا جاسکے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو سالانہ ہدف اور گرانی سے خاصی کم رہنے کا امکان ہے اور ہدف سے اس کا فرق بہت زیادہ ہوگا (دیکھئے جدول 1.2)۔ روشن پہلو یہ ہے کہ م س 09ء کے دوران مالیاتی خسارے اور جاری حسابات کے خسارے دونوں کے بہتر ہونے کی توقع ہے۔

حکومت کو درپیش ایک بڑا چیلنج یہ ہوگا کہ اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی کو صارفین کی جانب منتقل کیا جائے۔ اس پس منظر میں، اہم

² مثال کے طور پر خام تیل، پام آئل، سویا بین کے تیل، کھادوں، لوہے اور فولاد، برکے ٹائروں اور ٹیوبوں کی درآمد کی مقدار جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران کم ہوئی۔

ابندھنوں³ کی معینہ قیمتوں میں کسی قدر کمی کی گئی ہے، تاہم ٹرانسپورٹ کے کرائے اور نقل و حمل کے چارجز میں برائے نام کمی ہوئی ہے۔ یہ رویہ اس بنا پر غیر متوقع نہیں کہ (1) جب قیمتیں تیزی سے بڑھتی ہیں تو عموماً کم نہیں ہوتیں، اور (2) گرانی کی توقعات زیادہ رہتی ہیں۔ مزید برآں اگرچہ اجناس کی قیمتوں کا دھچکا زور دار تھا مگر یہ سمجھا گیا کہ کم از کم ایک دہائی تک یہ قیمتیں مستقلاً بلند رہیں گی۔⁴ تاہم یہ قیمتیں عالمی کساد بازاری میں شدت کی وجہ سے غیر متوقع طور پر کم ہو گئیں۔ کمپنیوں اور تاجروں کو ان حالات میں اپنی قیمتیں اور نفع بحال کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ بہر حال معیشت میں گرانی کی کمی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے صارفین کی آگاہی، ذرائع ابلاغ کا کردار، درآمدی ڈیویٹیز اور ٹیکسوں کے جلد تصفیے کی ضرورت ہوگی۔

اسی طرح امکان ہے کہ عالمی کساد بازاری اور سرمایہ کار کا خطرے سے گریز کاروبار بین الاقوامی تجارت اور معیشت میں زرمبادلہ کی آمد کو سخت متاثر کرے گا۔ درآمدات اور برآمدات دونوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر نظر ثانی کر کے ان میں کمی کی گئی ہے، خصوصاً درآمدات کے زیادہ متاثر ہونے کا امکان ہے۔ بیرونی مالکاری میں کمی کی صورت میں مالیاتی خسارہ پورا کرنے کا بوجھ ملکی کمرشل بینکوں پر غیر متناسب طور پر پڑے گا کیونکہ حکومت نے مرکزی بینک سے مزید قرض نہ لینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ حالیہ برسوں کے مقابلے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری خاصی کم ہو سکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ بدستور زیادہ ہو سکتا ہے۔ دونوں ممکنہ صورتوں میں شرح سود اور شرح مبادلہ کے خطرات برقرار رہیں گے اور پالیسی سازوں کو بدستور چوکس رہنا ہوگا۔

1.3 خلاصہ

1.3.1 زراعت

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گنے کی پیداوار میں نمایاں کمی کے باوجود رواں مالی سال میں زرعی پیداوار میں 08ء سے خاصی بہتر ہو سکتی ہے۔ اس توقع کی بنیاد چاول کی 65 لاکھ ٹن کی ریکارڈ پیداوار اور 09ء کے موسم خریف کے دوران کپاس کی پیداوار میں معمولی اضافے پر ہے کیونکہ گندم کی ریکارڈ پیداوار کا امکان ہے۔ ابتدائی معلومات سے چھوٹی فصلوں کی اچھی کارکردگی اور گلہ بانی کی معقول نمو کی امید بھی ہے۔ پانی کی مسلسل قلت کو دیکھتے ہوئے خریف کی فصلوں میں بہتری بھی قابل ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر نرخوں اور قرضے کی دستیابی سے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہوگی کہ وہ فصلوں میں سرمایہ کاری بڑھائیں۔ مزید یہ کہ وسط دسمبر 2008ء کے دوران بھرپور بارشوں سے رینج کی بوائی اور کٹائی کے حوالے سے امیدیں بڑھ گئیں۔

میں 09ء کے بجٹ میں (اور بعد ازاں) جن اہم پالیسی اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا ان سے زرعی کارکنوں کو اہم کردار ادا کرنے کی ترغیب ملی ہوگی۔ ان میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہیں: (1) میں 09ء کی فصل کے لیے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ، (2) میں 08ء کے مقابلے میں میں 09ء کے لیے زرعی قرضے کے ہدف میں 25 فیصد اضافہ، فی ایکڑ بڑی اور چھوٹی فصلوں، باغات اور ماہی گیری کے لیے قرضے کی حد میں اوسطاً 70 فیصد اضافہ، (3) ڈی اے پی کے لیے زراعت میں اضافہ، (4) بیمہ فصل اسکیم کا آغاز، اور (5) کھادوں اور کیڑے مار دواؤں کو

³ پٹرول، ڈیزل، کیروسین، آئل اور ایل پی جی۔

⁴ <http://www.fao.org/newsroom/en/news/2008/1000849/index.html>

جنرل سیکلنگس سے متعلق کرنا۔

1.3.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا شعبہ بدستور زوال کا شکار رہا۔ م س 08ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.3 فیصد نمو کے مقابلے میں م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 6.2 فیصد کی منفی نمو ہوئی۔ یہ زوال وسیع البنیاد تھا۔ پندرہ میں سے سات ذیلی شعبوں میں (جن کا وزن 72.4 فیصد تھا) نمو کم ہوئی جبکہ تین (جن کا وزن 15.3 فیصد تھا) نمو ایک فیصد سے بھی کم ہوئی۔

یہ مایوس کن کیفیت متعدد عوامل کا نتیجہ ہے: توانائی کی شدید قلت، امن و امان کی ملکی صورتحال کا بگڑنا، تیل کی عالمی قیمتوں کی منتقلی کا اثر، روپے کی قدر میں تیزی سے کمی، اور سب سے بڑھ کر، عالمی کساد بازاری اور ملکی طلب میں کمی کی بنا پر بیرونی طلب کا کمزور ہو جانا۔

1.3.3 خدمات

شعبہ خدمات حالیہ برسوں میں معاشی سرگرمیوں میں اتار چڑھاؤ کے باوجود چلک کا مظاہرہ کرتا رہا ہے۔ اس شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مثبت نمو دیکھنے میں آئی حالانکہ ملک میں مجموعی طور پر معاشی سرگرمیاں سست رہیں۔

م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اہم اظہار یہ ملے جلی تصویر پیش کرتے رہے۔ بعض شعبوں میں جیسے تھوک و خردہ تجارت اور نقل و حمل اور مواصلات پچھلے سال کی نسبت کمزور کارکردگی ظاہر ہونے کا امکان ہے تاہم کچھ شعبوں جیسے کمیونٹی اور سماجی خدمات، مالیات اور بیمہ اور نظم عامہ و دفاع میں مزید ایک سال اچھی کارکردگی کی توقع ہے۔

1.3.4 قیمتیں

م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران معیشت میں گرانی کا دباؤ بلند رہا۔ خاص طور پر صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ میں ابھی تک م س 09ء کے دوران سال بسال اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں م س 09ء کے پہلے دو ماہ میں بلند سال بسال نمو کے بعد نمایاں کمی آئی ہے۔

توزی گرانی کے دونوں پیمانوں غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط میں رواں سال کے پہلے پانچ ماہ میں تیزی آتی رہی۔ توزی گرانی کی یہ تیزی ظاہر کرتی ہے کہ گرانی کا دباؤ برقرار ہے۔

1.3.5 زراور پیکاری

م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مزید زری تہتی لانے کے اقدامات کیے اور پالیسی ریٹ دو مرحلے میں 300 بیس پوائنٹس بڑھا دیا۔ مجموعی طور پر گزشتہ 18 ماہ میں 550 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔ یہ اقدام پچھلے سال کے معاشی دباؤ کے برقرار رہنے کی بنا پر کیا گیا جو رواں سال

کے دوران بڑھ گیا تھا۔ مثال کے طور پر

(1) اگرچہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اپنے نقطہ عروج سے نیچے آ گئی ہے لیکن یہ اب بھی کافی بلند ہے۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے کی رفتار کم ہوئی ہے لیکن غیر غذائی گرائی پر اجناس کی عالمی قیمتوں کے تیزی سے گرنے کا برائے نام اثر ہوا۔

(2) مزید یہ کہ بیرونی جاری حسابات کا خسارہ، جو زیادہ تر ملکی طلبی دباؤ کی عکاسی کر رہا تھا، م س 09ء کے دوران یکدم بڑھ گیا۔ خطرہ ہے کہ برآمدات میں ممکنہ کمی اور ترسیلات زر کے گھٹنے سے ملک کے مجموعی درآمدی بل میں ہونے والی متوقع کمی غیر موثر ہو سکتی ہے جس کی اجناس کی عالمی قیمتوں میں حالیہ وسیع البیاد زوال کی وجہ سے امید کی جا رہی ہے۔

(3) علاوہ ازیں خسارے کی مسلسل تسلیک نہ صرف ملکی طلب کو تحریک دے رہی ہے بلکہ اس نے اس سے قبل کیے گئے زری سختی کے اقدامات کا اثر بھی کم کر دیا ہے۔ جولائی سے نومبر 2008ء کے دوران مرکزی بینک سے حکومتی میزانیہ قرض گیری 356.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 169.4 ارب روپے تھی۔

مرکزی بینک سے حکومت کی حد سے متجاوز قرض گیری نے سیالیت کے انتظام میں دشواریاں پیدا کیں جو اس بنا پر اور پیچیدہ ہو گئیں کہ (1) بیرونی کھاتے پر دباؤ کے بعد اکتوبر 2008ء تک بین ال بینک منڈی سے روپے کی سیالیت کا بڑی مقدار میں اخراج ہوا، (2) عید کے آس پاس نقد رقوم کی طلب کی وجہ سے بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائی گئیں، اور (3) اکتوبر 2008ء میں افواہوں کی بنا پر لوگوں نے گھبرا کر امانتیں نکلوالیں۔ اس سبب سے اسٹیٹ بینک کو سیالیت کی کمی پوری کرنے کے لیے متعدد عارضی اقدامات کا اعلان کرنا پڑا۔

جہاں تک زری مجموعوں کا تعلق ہے، زر کی سال بسال نمو آخر نومبر 2008ء تک کم ہو کر 10.7 فیصد رہ گئی جو پچھلے سات برسوں کی کم ترین نمو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں غیر معمولی کمی نے مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے اضافے اور قرضے (سرکاری شعبے اور نجی شعبے دونوں کی جانب سے) کی بدستور بلند طلب کا اثر زائل کر دیا۔

1.3.6 مالیاتی صورتحال

م س 08ء میں بڑے مالیاتی خسارے اور اسٹیٹ بینک سے اس کی مالکاری کے منفی معاشی نتائج کی بنا پر م س 09ء کے لیے حکومت کے معاشی استحکام کے ایجنڈے پر مالیاتی اصلاح کا معاملہ سرفہرست آ گیا۔

یہ امر باعث حیرت نہیں کہ م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی کارکردگی پالیسی تبدیل ہونے کی بنا پر بہتر ہو گئی اور تخمینے کے مطابق مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر سالانہ جی ڈی پی کے ایک فیصد تک ہو جائے گا۔ یہ شرح آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام میں مالیاتی خسارے کے سالانہ ہدف

سے مطابقت رکھتا ہے۔ م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی ترقیاتی اخراجات میں بڑی کٹوتی کے ذریعے ہوئی۔

1.3.7 بیرونی شعبہ

ادائیگیوں کا توازن

جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران پاکستان کے بیرونی حسابات دباؤ میں رہے کیونکہ جاری حسابات کے خسارے کی نمونہ تیزی اور مالی اور سرمایہ کھاتوں میں آنے والی رقم میں کمی نے ملک کے بیرونی کرنسی کے ذخائر کو خطرناک حد سے گرا دیا۔ پس روپے کی قدر بھی اس مدت کے دوران خاصی کم ہوئی اور آخر اکتوبر 2008ء تک ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 17.5 فیصد تک گھٹ گئی۔ پھر آئی ایم ایف کے تعاون سے شروع کیے جانے والے استحکام کے پروگرام کے بعد روپے کی قدر کسی حد تک بحال ہوئی۔

جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران ملکی طلب میں سستی کے باوجود بلند درآمدی قیمتوں کی وجہ سے درآمدی بل میں اضافہ ہوتا رہا۔ البتہ نومبر 2008ء میں درآمدی بل میں 23.9 فیصد کمی ہوئی جو ملکی طلب میں مسلسل سستی اور درآمدی نرخ میں نمایاں کمی کا نتیجہ ہے۔ نومبر میں ترسیلات بڑھنے اور درآمدی بل گھٹنے سے جولائی تا نومبر 2008ء کے دوران تجارتی خسارہ کسی قدر کم ہو گیا۔

جہاں تک ماکاری کا تعلق ہے، بگڑتے ہوئے معاشی عدم توازن، شرح مبادلہ میں خرابی اور اسٹاک مارکیٹ گرنے کے ساتھ ملک کی نادر ہندگی کے خطرے اور درجہ بندی اداروں کی جانب سے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی گھٹائے جانے سے زیر غور مدت کے دوران زر مبادلہ کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مالی کھاتے کی فاضل رقم میں جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران 62 فیصد کمی کی ریکارڈ کی گئی جبکہ پچھلے مسلسل تین برسوں سے اسی مدت میں اس میں اضافہ ہوتا رہا تھا۔

تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران درآمدات کی بلند نمونے، جس کا سبب درآمدی قیمتوں کی بلند سطح تھی، درآمدی نمونے ہونے والی بہتری کو پیچھے چھوڑ دیا جس کی وجہ سے تجارتی خسارہ پچھلے سال اسی مدت کے مقابلے میں 1.4 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ خسارے میں یہ اضافہ تمام کا تمام م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا۔ مابانہ خسارہ بھی زیادہ ہے تاہم اگلے دو ماہ کے دوران اس میں سال بسال کمی آئی۔

چونکہ (1) مجموعی درآمدی اضافے کا بڑا حصہ نرخ کے اثر کی بنا پر تھا جبکہ مجموعی درآمدی اضافے میں مقدار کا اثر منفی تھا، اور (2) غیر غذائی غیر تیل درآمدات میں جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران تیزی سے کمی ریکارڈ کی گئی، اس لیے اس مدت میں طلبی دباؤ میں کمی کا اشارہ ملتا ہے۔ اجناس کی قیمتیں گھٹنے اور ملکی طلبی دباؤ کم ہونے کے مجموعی اثر سے آئندہ تجارتی خسارے میں کمی کا امکان ہے۔

2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

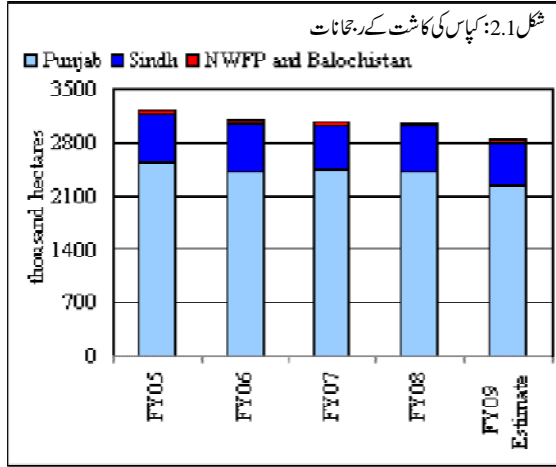
2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال میں زرعی نمو، گنے کی فصل میں کمی کے باوجود مالی سال 08ء کے مقابلے میں نمایاں طور پر بہتر ہو سکتی ہے۔ چاول کی 6.5 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار، رواں مالی سال کی خریف میں کپاس کی پیداوار میں معمولی سی بہتری (دیکھئے جدول 2.1)

جدول 2.1: فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)						
فصل	مالی سال 2007ء	مالی سال 2008ء ¹	مالی سال 2009ء ²	مالی سال 2009ء ³	مالی سال 2009ء ⁴	تبدیلی
کپاس	3,075	3,250	3,055	3,220	2,850	-7
گنا	1,029	1,040	1,241	1,040	1,043	-16
چاول	2,581	2,594	2,516	2,594	2,916	16
گندم	8,578	8,578	8,550	8,610	4,729 [*]	9.3 [☆]
چنا	1,052	1,120	782	1,012	-	-
کئی	1,017	1,001	1,037	1,001	-	-
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 گانٹھوں میں، فی گانٹھ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	12,856	14,140	11,655	14,110	12,060	3.5
گنا	54,742	55,871	63,920	56,516	53,689	-16.0
چاول	5,438	5,721	5,561	5,721	6,543	17.7
گندم	23,295	24,045	20,959	25,000	-	-
چنا	838	707	554	652	-	-
کئی	3,088	3,221	3,109	3,279	-	-
یافتہ (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	711	740	649	750	720	10.9
گنا	53,199	53,722	51,507	54,342	51,476	-0.1
چاول	2,107	2,205	2,210	2,205	2,244	1.5
گندم	2,716	2,803	2,451	2,904	-	-
چنا	797	631	708	644	-	-
کئی	3,036	3,218	2,998	3,276	-	-
رج: جمہوری، ہدف: تجوینہ ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی						
☆ 15 نومبر 2008ء تک، ☆ 2007ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں تبدیلی						

اور گندم کی متوقع ریکارڈ پیداوار اس امید کے تین اسباب ہیں۔¹ نیز ابتدائی معلومات سے، چھوٹی فصلوں کے خاصا عمدہ رہنے اور گلہ بانی کے شعبے میں معقول نمو کا امکان بھی ابھرتا ہے۔ پانی کی مستقل قلت کے باوجود خریف کی فصلوں میں نمایاں بہتری آنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عمدہ نرخ ملنے کی امید اور قرضے کی دستیابی نے کاشت کاروں کو فصلوں میں زیادہ سرمایہ کاری کرنے پر راغب کیا۔

¹ گندم کی اب تک بہترین فصل مالی سال 07ء میں ہوئی جو 23.3 ملین ٹن تھی۔ زیر کاشت رقبے میں معقول اضافے اور بروقت بارشوں کی وجہ سے امکان ہے کہ رواں مالی سال گندم کی فصل نئی ریکارڈ بلندی پر جا پہنچے گی۔



مالی سال 2009ء کے میزاسے میں (اور بعد میں بھی) کیے جانے والے بعض اہم پالیسی اقدامات سے بھی کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہوگی۔ وہ پالیسی اقدامات یہ ہیں: (1) رواں مالی سال کے لیے گندم کی سرکاری قیمتوں میں اضافہ، (2) مالی سال 08ء کے مقابلے میں رواں مالی سال کے لیے زرعی قرضوں کے ہدف میں 25 فیصد اضافہ، علاوہ ازیں بڑی اور چھوٹی فصلوں، بانٹیچوں اور ماہی گیری کے لیے فی ایکڑ علامتی قرضے کی حد میں اوسطاً 70 فیصد اضافہ، (3) ڈی اے پی پر زر اعانت میں اضافہ، (4) فصلوں کے بیمہ کی اسکیم، اور (5) مصنوعی کھاد اور کیڑے مار ادویات وغیرہ کا جنرل سیلز ٹیکس سے استثناء۔

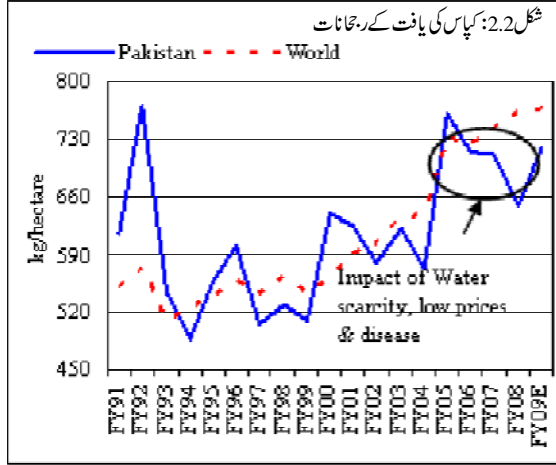
خریف کی فصلیں

بوائی کے وقت ریکارڈ بلند قیمتوں کی وجہ سے چاول کے زیر کاشت رقبے میں خاصا اضافہ ہوا۔ کاشت کاروں نے کپاس اور گنے کی بجائے چاول کا انتخاب کیا کیونکہ گزشتہ سیزن میں ان دو فصلوں کی سرکاری قیمت انہیں توقع سے کم ملی تھی۔ اس کے علاوہ دیگر عوامل بھی چاول کی عمدہ فصل میں معاون ثابت ہوئے: (1) مون سون کی بارشیں خوب ہوئیں جنہوں نے فصل کی ضروریات کو پورا کیا، (2) خام مال کو عمدگی سے استعمال کیا گیا، اور (3) فصل کی یافت بڑھانے والے طریقے اپنائے گئے جیسے پیوندی (hybrid) چاول کی کاشت، کاشت کاری کے متنوع (inter-culture) طریقے اور کیڑے مار دواؤں کا مؤثر استعمال۔

چاول کی مالی سال 2009ء کی مجموعی پیداوار میں سے اندازاً 4 ملین ٹن برآمدات کے لیے دستیاب ہوگا۔ تاہم اندرون ملک طلب کے مقابلے میں رسد بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ چاول کی عالمی قیمتوں میں بھی کمی آئی ہے جس سے چاول کی ملکی اور برآمدی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھی جاسکتی ہے۔²

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ کپاس کی فصل جو گزشتہ تین برس کے دوران گرتی رہی ہے، رواں مالی سال میں 3.5 فیصد اضافے سے 12.1 ملین گانٹھوں تک جا پہنچی ہے تاہم یہ 14.1 ملین گانٹھوں کے سالانہ ہدف سے اب بھی خاصی کم ہے۔ زیر کاشت رقبہ حالیہ برسوں کی طرح مالی سال 2009ء میں بھی گھٹ گیا جس سے کپاس کی فصل کم رہی، نیز بوائی کے وقت پانی کی قلت بھی آڑے آئی، تاہم کیڑوں/بیماریوں اور CLCV سے

² چاول (باسماتی) کی ملکی قیمتیں جون 2008ء میں بلند ترین تھیں، نومبر 2008ء تک ان میں 21.7 فیصد کمی آگئی۔ اسی طرح چاول کی عالمی قیمتیں اپریل میں بلند ترین تھیں، نومبر 2008ء میں ان میں تقریباً 44.5 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔



ہونے والے نقصانات مقابلتاً کم رہے۔ پنجاب اور سندھ میں کپاس کا زیر کاشت رقبہ مالی سال 05ء سے بتدریج کم ہو رہا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔ اس کا بنیادی سبب دیگر فصلوں کے مقابلے میں کپاس سے ہونے والی کم آمدنی ہے کیونکہ پیداواری لاگت کئی گنا بڑھ چکی ہے جبکہ کپاس کے نرخ کم ہیں۔

ملک میں کپاس کی کم یافت ایک بڑا مسئلہ ہے جو مالی سال 05ء کی سطح 760 کلوگرام فی ہیکٹر (جو اس وقت کی عالمی اوسط سے زائد تھی) سے گر کر مالی سال 06ء اور 09ء کی اوسط سطح 700 کلوگرام تک آ گئی

(دیکھئے شکل 2.2)۔ اس کم یافت کے اسباب یہ ہیں: (1) مہلک کیڑے مہلی بگ (mealy bug) کی وبا کا پھیلنا جس پر اب تک قابو نہیں پایا جاسکا ہے، (2) خراب معیار کے خام مال کا استعمال، اور (3) خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت اور اس کے نتیجے میں کسانوں کی کم ہوتی ہوئی دلچسپی۔ کپاس کی فصل اشیاء سازی اور برآمدی شعبوں کے ساتھ سب سے مستحکم روابط رکھتی ہے چنانچہ اس اہم فصل کے لیے مناسب پالیسی کی تشکیل اور اس پر مؤثر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔

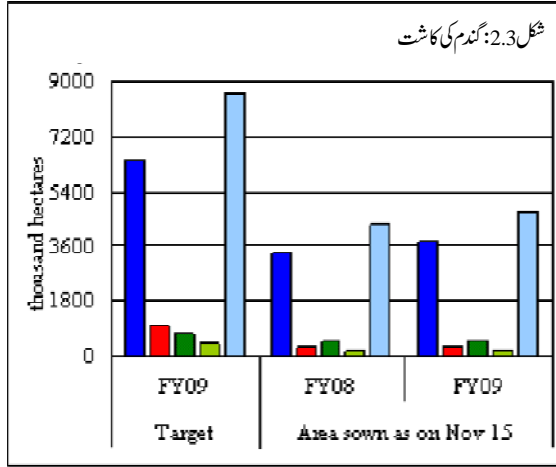
گنے کی فصل گذشتہ سیزن میں کاشت کاروں کی شدید مایوسی کی وجہ سے اس بار سخت متاثر ہوئی۔ نہ صرف (اعلان کردہ سرکاری) قیمتیں توقع سے کم رہیں بلکہ کچل کاری کے آغاز اور ادائیگیوں میں تاخیر نے بھی کاشت کاروں کو نقصان پہنچایا۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 09ء میں کاشت کار گنے کی بجائے دوسری فصلوں کی طرف چلے گئے جس سے اس کے زیر کاشت رقبے میں 16 فیصد کمی واقع ہو گئی اور پیداوار بھی کم رہی۔ گنے کی کم پیداوار سے شکر سازی بھی کم ہوگی (جس کا مطلب بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو میں تخفیف ہوگا)، شکر درآمد کرنا پڑے گی (یعنی تجارتی خسارہ بڑھے گا) اور ساتھ ساتھ ملک میں شکر کی قیمت میں اضافہ ہوگا (یعنی گرانی بڑھے گی)۔ ان اثرات کو دیکھتے ہوئے ایسے مؤثر سرکاری اقدامات کی ضرورت ہے جو قیمت کے تعین، کچل کاری کے آغاز اور جلد ادائیگیوں کے بنیادی مسائل کو حل کر سکیں۔

ربیع کی فصل

مالی سال 09ء کے سیزن کے لیے گندم کا پیداواری ہدف ³ 25 ملین ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ ⁴ موسم سرما کی جلد بارشوں اور برفباری نے گندم کی بہتر فصل کی امیدیں بڑھا دیں تاہم فصل کا انحصار بوائی کے وقت خام مال کی بہتر فراہمی پر ہوتا ہے۔ نومبر 2008ء کے وسط تک گندم کے زیر کاشت

³ مالی سال 09ء کے لیے گندم کی فصل کے اہداف درج ذیل امور کو مد نظر رکھ کر مقرر کیے گئے ہیں: (i) مالی سال کے دوران گندم کی ملکی ضروریات جن کا اندازہ 23 ملین ٹن کے لگ بھگ لگایا گیا ہے، (ii) رقبے اور پیداوار کا گزشتہ تین سال کا اوسط، اور (iii) بنیادی طور پر پیداواریت بڑھانے کے ذریعے اور زیر کاشت رقبے میں اضافے کو پیش نظر رکھ کر بھی پیداوار میں اضافے کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

⁴ گندم کے پیداواری ہدف پر نظر ثانی کے بعد اسے بڑھا کر 24 ملین ٹن کر دیا گیا ہے۔



رقبے میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 9.3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا جا چکا تھا (دیکھئے شکل 2.3)۔ اس وقت گندم کی کاشت اپنے عروج پر ہے، درج ذیل اقدامات کی بنا پر گندم کی فصل گزشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھنے کی توقع ہے: (1) سرکاری قیمت میں اضافے کا اعلان⁵ جو بوائی کا وقت آنے سے پہلے کیا گیا، (2) ادارہ جاتی قرضوں کی مناسب دستیابی، (3) رواں مالی سال کی ربیع سے فصلوں کے بیمہ کی اسکیم کا آغاز، (4) پیداوار بڑھانے والی ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے ذرائع ابلاغ سے مہم کا آغاز، (5) تصدیق شدہ

نیچوں کی فراہمی میں اضافہ، (6) کاشت کاروں کو خود رو جھاڑیاں تلف کرنے کی طرف متوجہ کرنا، (7) ڈی اے پی کو کافی مقدار میں دستیاب کرنا،⁶ اور (8) حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی کہ گندم کا دستیاب ذخیرہ ربیع کی حالیہ فصل سے خریداجائے گا۔

تاہم گندم کی بہتر فصل کا بڑی حد تک انحصار ان باتوں پر ہوتا ہے (i) اہم مراحل پر پانی کی کافی مقدار میں فراہمی، (ii) معیاری غام مال کی فراہمی، (iii) متوازن غذائی اجزاء کا استعمال، اور (iv) سازگار موسم۔ گندم کی فصل کو خراب کرنے والے عوامل یہ ہو سکتے ہیں: پانی کی قلت، ڈی اے پی کے بلند نرخ اور گندم کی عالمی اور ملکی قیمتوں کا تیزی سے کم ہونا۔

کھادوں کا استعمال

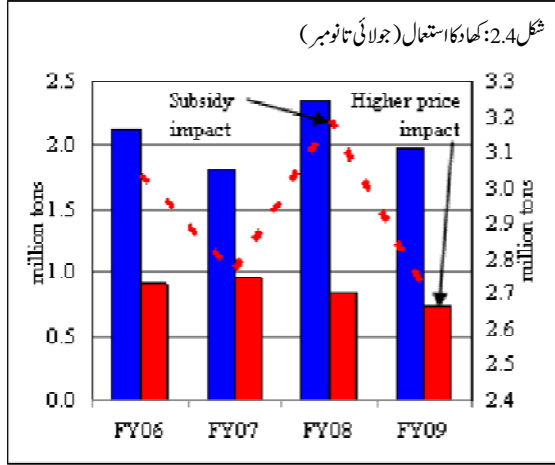
یوریا اور ڈی اے پی دونوں طرح کی کھادوں کا استعمال رواں مالی سال کے جولائی تا نومبر عرصے⁷ میں کم ہو گیا جس کی وجہ بلند نرخوں اور منڈی کے مبہم اشاروں کے باعث طلب میں کمی تھی۔ اس عرصے کے دوران یوریا کا استعمال سال بسال 16.1 فیصد کم ہو گیا جبکہ ڈی اے پی کا استعمال رواں مالی سال جولائی تا نومبر عرصے میں 11.7 فیصد کم ہو گیا جبکہ گزشتہ برس اسی عرصے میں دیکھی گئی 12.6 فیصد کمی برقرار رہی (دیکھئے شکل 2.4)۔ اس کم استعمال سے کاشت کاروں کی جانب سے غالباً محتاط خریداری کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ انہیں ڈی اے پی کی عالمی قیمتوں میں زبردست کمی کے بعد قیمتیں کم ہونے کی توقع ہوگی۔ تاہم عالمی قیمتوں میں اس کمی کے اثرات تا حال دیکھنے میں نہیں آئے۔

خیال کیا جا رہا ہے کہ مصنوعی کھاد کی رسد اس کی طلب سے کم رہے گی جس کی واحد وجہ یوریا کی کم دستیابی ہوگی۔ ڈی اے پی کی دستیابی کا تخمینہ

⁵ مالی سال 09ء کی فصل کے لیے گندم کی سرکاری قیمت 52 فیصد اضافے سے 950 روپے فی 50 کلوگرام مقرر کی گئی ہے۔

⁶ وزارت خوراک و زراعت نے تخمینہ لگایا ہے کہ ڈی اے پی کی دستیابی 985 ہزار ٹن (655 ہزار ٹن opening inventory اور 330 ہزار ٹن مقامی پیداوار) ہوگی جبکہ استعمال 829 ہزار ٹن ہے، یوں مالی سال 10ء کی خریف کے لیے 135 ہزار ٹن ڈی اے پی فراہم ہو سکے گی۔

⁷ مصنوعی کھاد کا مجموعی استعمال جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء میں اگرچہ کم ہو گیا تاہم نومبر میں اس میں بہتری آگئی۔



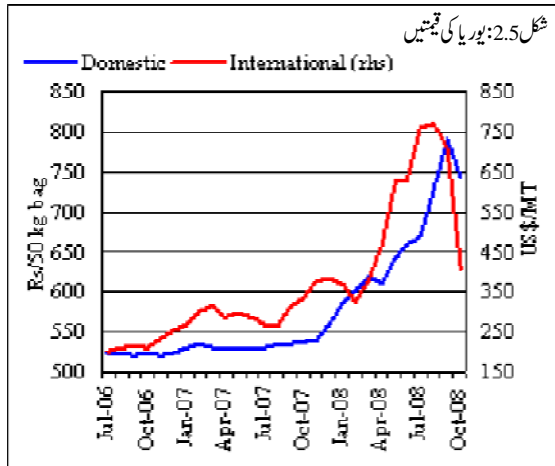
985 ہزار ٹن (655 ہزار ٹن opening inventory اور 330 ہزار ٹن مقامی پیداوار) لگایا گیا ہے جبکہ طلب 885 ہزار ٹن کی ہے، یوں اگلے سال خریف کے لیے 135 ہزار ٹن ڈی اے پی فراہم ہو سکے گی۔

کھاد کی قیمتیں

ریج 2009ء کی بوائی کے وقت بلند طلب کے باوجود یوریا کی قیمت میں کمی آئی جو ستمبر 2008ء میں 790 روپے فی 50 کلوگرام تھیلا کی ریکارڈ بلندی سے گر کر اکتوبر 2008ء میں 744 روپے رہ گئی۔ یہ کمی یوریا کی

عالمی قیمتوں میں تخفیف کا براہ راست اثر ہے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ عالمی منڈی میں ڈی اے پی کی قیمت میں کمی کے باوجود ملکی قیمتیں برقرار ہیں جس کا سبب غالباً پرانی قیمتوں پر خریدے گئے ذخیرے کی موجودگی ہے (دیکھئے شکل 2.5 اور 2.6)۔ بہر حال عالمی قیمتوں میں کمی کا مثبت اثر روپے کی قدر گرنے کی وجہ سے کسی حد تک کم ہو جائے گا چنانچہ عالمی نرخوں میں کمی کے فوائد کاشت کاروں تک بھی پہنچانا ضروری ہے۔

مصنوعی کھاد کی عالمی قیمتوں میں تخفیف کی وجہ طلب میں کمی، ایندھن کی قیمتوں میں کمی اور عالمی کساد بازاری کے خدشات ہیں۔ دیگر عوامل (1)



خوراک کی قیمتوں میں کمی⁸ اور (2) چین کا مصنوعی کھاد کی برآمد بحال کرنا ہے جو پہلے بلند ٹیکسوں کی وجہ گھٹ گئی تھی۔ علاوہ ازیں ایک سبب قرضوں میں عالمی سست روی بھی ہے جس نے مصنوعی کھاد کی تمام رسدی کڑیوں کو سست کر دیا ہے اور اس کی خرید و فروخت گھٹ گئی ہے۔ توانائی کے نرخوں میں معقول کمی کے نتیجے میں مصنوعی کھاد کی قیمتیں مزید کم ہونے کی توقع ہے۔

زرعی قرضہ

مالی سال 09ء کے لیے زرعی قرضے کا ہدف گزشتہ

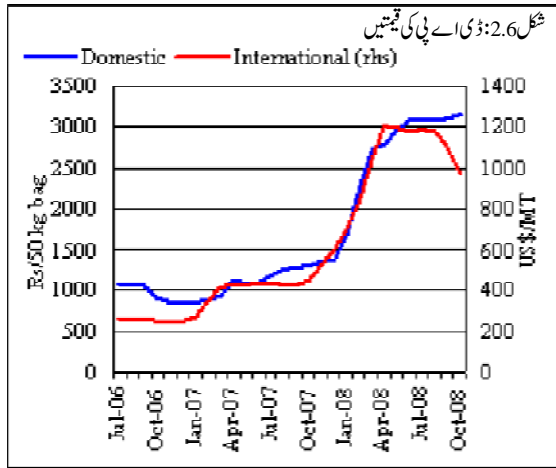
مالی سال کے تقسیم شدہ قرضوں 211.6 ارب روپے کے مقابلے میں 250 ارب روپے مقرر کیا گیا جو کہ 18.1 فیصد زائد ہے۔ تاہم رواں مالی

⁸ عالمی بینک کا غذائی قیمت اشاریہ جون 08ء میں بلند ترین ہونے کے بعد اکتوبر 08ء میں 32.2 فیصد کم ہو گیا۔

جدول 2.2: زرعی قرضے کے رجحانات (جولائی تا اکتوبر)									
ارب روپے، تبدیلی فیصد میں									
تقسیم		واپسی		خالص قرضہ		واجب الادا			
میں 08ء	میں 09ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء	تبدیلی	میں 08ء	میں 09ء		
38.2	44.6	16.7	33.5	44.0	31.2	76.7	85.3	کمرشل بینک	
26.8	31.5	17.2	24.7	30.9	25.4	55.1	58.6	پانچ بڑے کمرشل بینک	
11.4	13.2	15.5	8.9	13.1	47.4	21.6	26.8	ملکی نجی بینک	
11.3	13.0	14.6	8.6	10.8	25.4	82.6	87.9	تخصیصی بینک	
10.0	12.1	20.8	7.7	9.6	25.1	73.4	78.0	زرعی ترقیاتی بینک	
1.3	0.9	-33.0	1.0	1.2	28.2	9.1	9.8	پنجاب پرائفل کمرشل بینک	
49.5	57.6	16.2	42.2	54.8	30.0	159.2	173.2	کل	

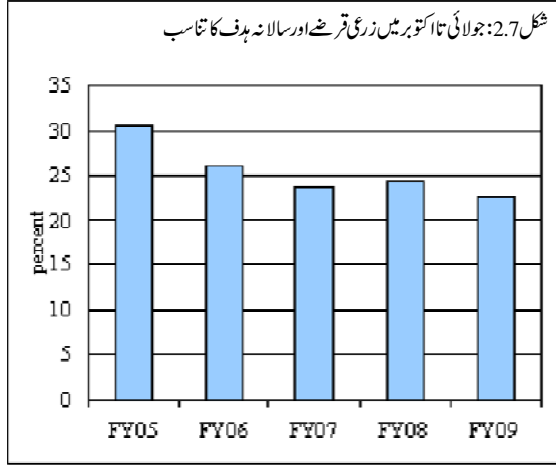
سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرعی قرضے کی تقسیم میں 16.2 فیصد نمو پائی گئی (دیکھئے جدول 2.2)؛ جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو 27 فیصد کے مقابلے میں واضح طور پر کم ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران زرعی قرضے کی تقسیم سالانہ ہدف کے تناسب کے مقابلے میں گذشتہ پانچ برس میں سب سے کم رہی (دیکھئے شکل 2.7)۔

تاہم، یہ بات باعث تشویش نہیں ہے کیونکہ مذکورہ کی عارضی معلوم ہوتی ہے۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کی وجہ سے مصنوعی کھاد کا استعمال نومبر سے بڑھ جانے کی توقع ہے۔ بہر حال موجودہ معتدل نمو برقرار رہنے کی صورت میں بھی زرعی قرضے کی تقسیم کا سالانہ ہدف باسانی پورا کر لیا جائے گا۔



تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی قرضے کی نمو میں آنے والی کمی کا واحد سبب جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء کے دوران پیداوار سے متعلق قرضوں میں کمزور نمو ہے جبکہ ترقیاتی مقاصد کے لیے قرضے کی تقسیم میں مستحکم اضافہ ہوا۔ درحقیقت پیداوار سے متعلق قرضوں کی تقسیم کم رہنے سے، اس عرصے میں مصنوعی کھاد کی طلب کمزور رہنے کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں تخصیصی بینکوں نے پیداواری قرضوں میں زبردست نمو دکھائی جس سے کمرشل بینکوں کی کمزور کارکردگی کی کسی حد تک تلافی ہو گئی۔

⁹ جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران زرعی قرضے کی تقسیم مزید کم ہو کر صرف 7.9 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 33.5 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔

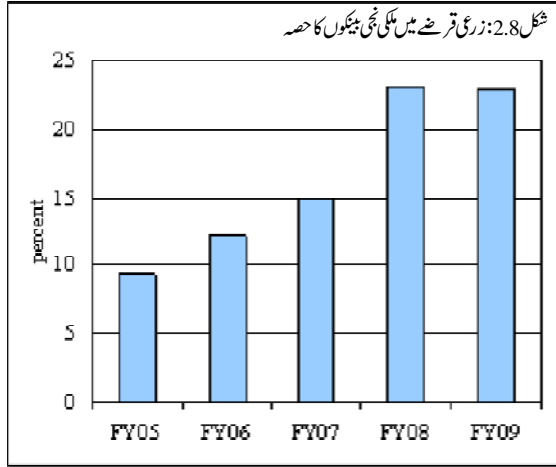


فارمی اور غیر فارمی قرض گیری کی تفصیلات پر نظر ڈالنے سے غیر فارمی شعبے کے حصے میں بتدریج اضافے کا پتہ چلتا ہے جو کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 08ء کی 27.9 فیصد نمو کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے میں بڑھ کر 34.3 فیصد ہو گئی۔ اس طرح، اس عرصے کے دوران فارمی شعبے کی (5.8 فیصد سال بسال) نمو کے مقابلے میں غیر فارمی شعبے میں قرضوں کی تقسیم میں معقول نمو (سال بسال 43 فیصد) کا اندازہ ہوتا ہے۔ غیر فارمی شعبے کا ذیلی شعبہ گلہ بانی بڑی تیزی سے ابھر رہا ہے اور شعبہ مرغابی کو پیچھے چھوڑتا جا رہا ہے۔ ایسا اتفاقاً نہیں ہوا بلکہ حکومت نے غربت میں کمی لانے میں شعبہ گلہ بانی کے مثبت اثرات کو محسوس کرتے ہوئے اسے چھوٹے قرضے دینے کی جو پالیسی اختیار کی تھی، حالیہ اعداد و شمار اسی کا نتیجہ ہیں۔

اسی طرح شعبہ گلہ بانی میں قرض گیروں کی تعداد شعبہ مرغابی کے قرض گیروں کی تعداد سے غیر معمولی طور پر آگے نکل گئی ہے۔ مالی سال 08ء کی پہلی سہ ماہی میں شعبہ گلہ بانی کے قرض گیروں کی تعداد 10 ہزار 150 تھی جو رواں مالی سال کے اسی عرصے میں بڑھ کر 20 ہزار 717 ہو گئی۔ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے مرغابی میں قرض گیروں کی تعداد 565 تھی جو رواں مالی سال بڑھ کر 821 ہو گئی۔

جہاں تک مالی اداروں کا تعلق ہے، ملکی نجی بینکوں کی طرف سے زرعی قرضے کی تقسیم میں نمو تیزی سے کم ہوئی ہے اور یہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 08ء کی 95.2 فیصد مستحکم نمو کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے میں گھٹ کر 15.5 فیصد رہ گئی۔ نتیجتاً زرعی قرضے کی منڈی میں ملکی نجی بینکوں کا بڑھتا ہوا حصہ ان بینکوں کی اس شعبے میں آمد کے بعد سے پہلی بار معمولی سا کم ہو گیا (دیکھئے شکل 2.8)۔ زرعی قرضے کی تقسیم کی نمو میں مذکورہ تیز رفتاری غالباً سیالیت کی اس شدید کمی کی عکاسی کرتی ہے جس کا سامنا زیر نظر عرصے کے دوران ان بینکوں کو کرنا پڑا۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کی طرف سے سیالیت کی صورتحال کو بہتر بنانے کے اقدامات کے بعد توقع ہے کہ زرعی قرضوں کی تقسیم میں ان اداروں کا حصہ پھر سے بڑھنا شروع ہو جائے گا۔

اس کے برعکس زرعی ترقیاتی بینک کی عمدہ کارکردگی کے باوجود زرعی قرضوں کی تقسیم میں تخصیصی بینکوں کا حصہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 08ء میں کم ہو گیا۔ اس کمی کی بنیادی وجہ پنجاب پرائیویٹ کمرشل بینک کی طرف سے تقسیم میں 32.8 فیصد کی تیز رفتاری تھی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں بھی اس بینک کی طرف سے تقسیم 17.1 فیصد کم ہو گئی تھی۔



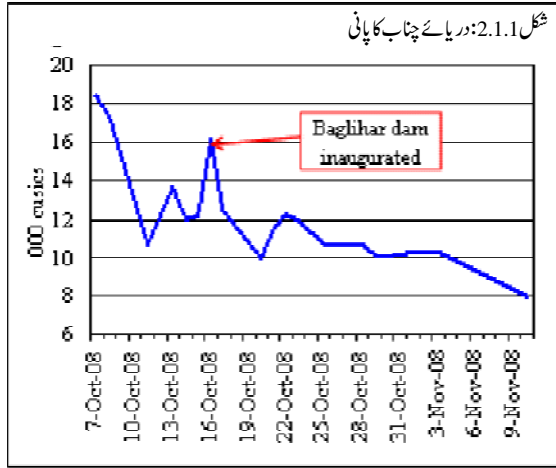
آب پاشی

مالی سال 09ء کے ربیع سیزن کے آغاز ہی میں 'ارسا' نے پانی میں 32 سے 39 فیصد کی کمی پیش گوئی کر دی تھی جس کا موسم کی اہم فصلوں کی کاشت اور پانی کی فراہمی کے شیڈول پر منفی اثر پڑا۔ اس عرصے میں بارشیں توقع سے کم رہیں اور گلشیئر پگھلنے سے بھی مدد نہ ملی، چنانچہ زراعت کا انحصار تیزی سے کم ہوتے ہوئے ذخائر سے پانی لانے والی نہروں یا مغرب سے آنے والی بارشوں پر رہ گیا۔ تاہم، گندم بوئی کے موسم میں بارشوں سے کاشت کاروں کو زیادہ یافتہ کے حصول میں مدد ملی ہے۔

دریائے چناب کی سطح کم ہونے سے پانی کی صورتحال مزید خراب ہو گئی ہے جس کا بنیادی اثر پنجاب میں زرعی سرگرمیوں پر پڑا ہے (دیکھئے باکس 2.1)۔ آب پاشی کے پانی کی قلت پر قابو پان کے لیے چند فوری اقدامات لازمی ہیں: (1) زیر تعمیر منصوبوں پر کام کی رفتار تیز کی جائے، (2)

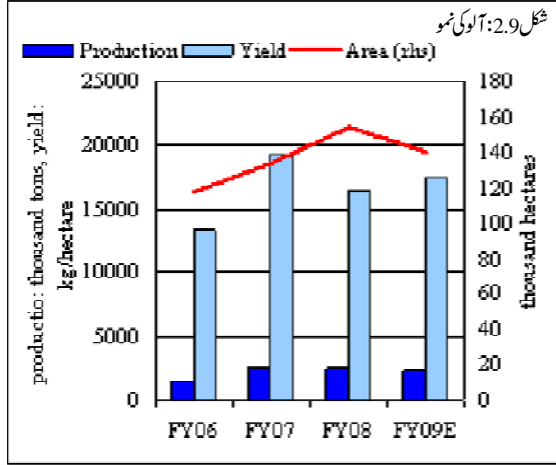
باکس 2.1: چناب کے پانی پر بگھیہ ڈیم کے اثرات

بھارتی قبضہ کشمیر میں دریائے چناب کے راستے میں بگھیہ ڈیم کے اکتوبر 08ء میں کام شروع کر دینے سے پاکستانی کاشت کاروں کو پانی کی مزید قلت سے دوچار ہونا پڑے گا (دیکھئے شکل 2.1.1)۔



2.1.1)۔ صوبہ پنجاب کے آبپاشی حکام نے تخمینہ لگایا ہے کہ چناب کی بالائی اور ذیلی نہروں پر براہ راست انحصار کرنے والے بالائی پنجاب کے 11 اضلاع متاثر ہوں گے، اس کے علاوہ وسطی اور جنوبی پنجاب کے 16 اضلاع ایسے ہیں جو راوی اور ستلج کے توسط سے چناب سے پانی لیتے ہیں چنانچہ ان اضلاع کا چناب پر بالواسطہ انحصار ہے۔ پاکستان سے گزرنے والے پھر دریاؤں کو 1960ء کے سندھ طاس معاہدے کے تحت دونوں ہمسایہ ممالک پاکستان اور بھارت کے مابین تقسیم کیا گیا تھا۔ معاہدے کی رو سے بھارت کو راوی، ستلج اور بیاس پر مکمل کنٹرول دیا گیا جبکہ سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کے حصے میں آئے۔ جو علاقے 1960ء سے پہلے راوی اور ستلج سے پانی حاصل کیا کرتے تھے، معاہدے کے بعد انہیں چناب سے پانی ملنے لگا۔ دریا کے منبع پر پانی کم پڑنے کا اثر لاہور، ریس علاقوں پر پڑتا ہے۔ بالآخر پنجاب کے جو 11 اضلاع باری باری گندم اور چاول کاشت کرتے ہیں ان میں سیالکوٹ، نارووال، گوجرانوالہ، حافظ آباد، شیخوپورہ،

فیصل آباد، ننکانہ صاحب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اور جھنگ شامل ہیں اور جہاں مجموعی طور پر 5 ملین ایکڑ قابل کاشت اراضی ہے۔ راوی کے توسط سے پانی لینے والے اضلاع گندم اور کپاس اگاتے ہیں جن میں اوکاڑہ، پاک پتن، وہاڑی، ملتان، بہاول پور، اور بہاول نگر شامل ہیں اور ان کی مجموعی قابل کاشت اراضی 3.5 ملین ایکڑ ہے۔



دستیاب وسائل کا کارگر استعمال بڑھانے کے لیے تکنیکی ذرائع اختیار کیے جائیں (دیکھئے باکس 2.2)، (3) آب پاشی کا پانی ضائع ہونے سے بچانے کے لیے اقدامات کیے جائیں، اور (4) خشک سالی کی مزاحمت کرنے والے بیج استعمال کیے جائیں۔

روایتی طور پر بیج خشک موسم ہوتا ہے جس میں نہری پانی سے زیادہ اٹھارہ موسم سرما کی بارشوں پر ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں کے دوران عالمی درجہ حرارت بڑھنے سے سرمائی بارشیں اکا دکا اور ناکافی مقدار

میں ہونے لگی ہیں جن سے اہم فصلوں کی بوائی میں فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ کم ہوتے ہوئے آبی ذخائر کو محفوظ بنانے اور گندم کی فصل کو پانی کی فراہمی ممکن بنانے کے لیے 2008ء کے آخر میں نہری پانی کی راشتنگ کا امکان ہے۔

چھوٹی فصلیں

مالی سال 09ء کے لیے چھوٹی فصلوں کے اہداف گزشتہ مالی سال میں پورے کیے جانے والے اہداف سے زائد مقرر کیے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ کاشت کار اکثر چھوٹی فصلوں کی موجودہ بلند قیمتوں کے پیش نظر بہتر خام مال استعمال کریں گے۔ یہ بات آلو کی فصل سے ظاہر ہے جس کا زیر کاشت رقبہ مالی سال 2009ء میں 9.3 فیصد کم ہونے سے اس کی پیداوار 3.2 ارب 3.2 لاکھ ٹن، پھر بھی آلو کی فی ایکڑ یافت میں 6.7 فیصد کا معقول اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.9)۔ تاہم اکثر پھلوں، سبزیوں اور دالوں کی قیمت کے حالیہ رجحان کو دیکھتے ہوئے چھوٹی فصلوں کے لیے صورتحال سازگار معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح چھوٹی فصلوں کی اندرون ملک قلت کے وہ آثار بھی دکھائی نہیں دے رہے جو گزشتہ چند سال کے دوران رہے ہیں۔ مثال کے طور پر مونگ کی دال کی قیمت رواں مالی سال بھر پور فصل کی وجہ سے تقریباً 50 فیصد کم ہوگئی۔

باکس 2.2: ہائڈروپونک فارمگ ٹیکنالوجی

ہائڈروپونک پودے اگانے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں نشوونما کے لیے کھاد کی بجائے معدنی اجزاء کے محلول استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس طریقے میں زینگی پودوں کو نشوونما دی جاتی ہے، ان کی جڑیں معدنی اجزاء کے محلول میں یا کسی جامد واسطے (inert medium) مثلاً پرلائٹ (perlite)، موئے ٹنکر میں یا معدنی اون میں پیوست ہوتی ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی 19 ویں صدی میں دریافت ہوئی تھی جب یہ بات معلوم کی گئی کہ پودے پانی میں شامل ان معدنی غذائی اجزاء کو، جو ان کی نشوونما کے لیے لازمی ہیں، غیر نامیاتی آئن کی صورت میں جذب کرتے ہیں۔ عام حالات میں کھاد دراصل ان ہی معدنی اجزاء کے ذخیرے کے طور پر کام کرتی ہے اس لیے خود کھاد پودے کی نمو کے لیے لازمی حیثیت نہیں رکھتی۔ جب ہم پودے کو پانی دیتے ہیں تو کھاد میں موجود معدنی اجزاء اس پانی میں حل ہو جاتے ہیں، اس محلول کو جڑیں جذب کر لیتی ہیں۔ اگر لازمی معدنی اجزاء پانی میں حل کر کے پودے کو فراہم کر دیے جائیں تو کھاد کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ تقریباً تمام زمینی پودے ہائڈروپونک طریقے سے اگائے جاسکتے ہیں۔ ہائڈروپونک طریقہ حیاتیات کی تحقیق اور تعلیم میں ایک مسلمہ حیثیت رکھتا ہے۔ حالیہ عرصے میں 'ناسا' نے اپنے 'کنٹرولڈ ایکولوجیکل لائف سپورٹ سسٹم' کے لیے ہائڈروپونک تحقیق کی ہے۔ مریخ پر پودے اگانے کے لیے جو ہائڈروپونک ٹیکنالوجی لی جاتی ہے اس میں ایل ای ڈی روشنی استعمال ہوگی جس میں رنگوں کے مختلف طیف بے حد کم حرارت کے ساتھ پودوں کی نمو میں استعمال کیے جائیں گے۔

محققین نے متعدد ملکوں میں بے حد اہم نتائج حاصل کیے ہیں تاہم یہ طریقہ مکمل طور پر عملی ہے، اور اسے باغبانی کے مروجہ طریقوں پر فوقیت حاصل ہے۔ کھاد کے بغیر پودے اگانے کے طریقے کے دو بڑے فائدے ہیں: (1) زیادہ یافتہ، اور (2) ان علاقوں میں بھی کامیابی جہاں روایتی زراعت ناممکن ہے۔ اس طریقے سے قابل کاشت اراضی کی لازمی موجودگی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ دیگر فوائد یہ ہیں: (1) پانی کی بچت ہوتی ہے۔ عام طریقے سے جتنا پانی استعمال کر کے فصل حاصل ہوتی ہے، ہائڈروپونک طریقے میں اس سے 20 گنا کم پانی استعمال کر کے اتنی ہی فصل حاصل کی جاسکتی ہے، (2) پودے کی نشوونما تیز ہوتی ہے، (3) کھاد کے نقص اور جھاڑیوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے، (4) مستقل فصلوں سے معیار میں یکسانیت حاصل ہوتی ہے، (5) کم سے کم محنت درکار ہوتی ہے، اور (6) لاگت مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ سائنس دانوں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہائڈروپونک طریقے سے اگے ہوئے پھل اور سبزیاں عام پھلوں اور سبزیوں سے زیادہ میٹھے اور رس دار ہوتی ہیں۔ یہ طریقہ امریکہ، یورپی یونین اور افریقہ سمیت دنیا بھر میں استعمال کیا جا رہا ہے۔

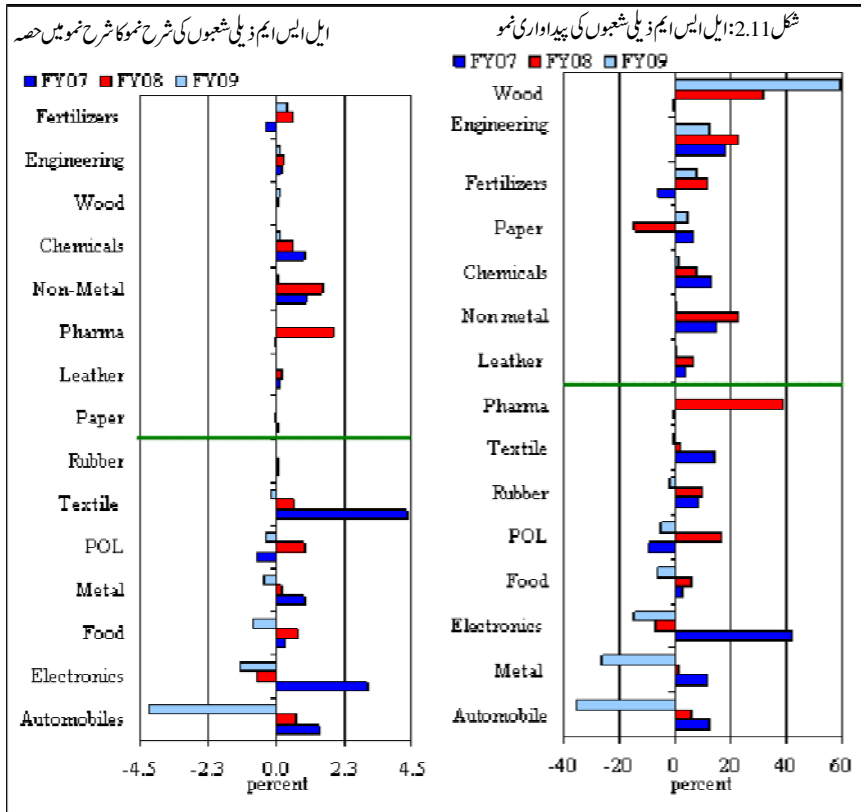
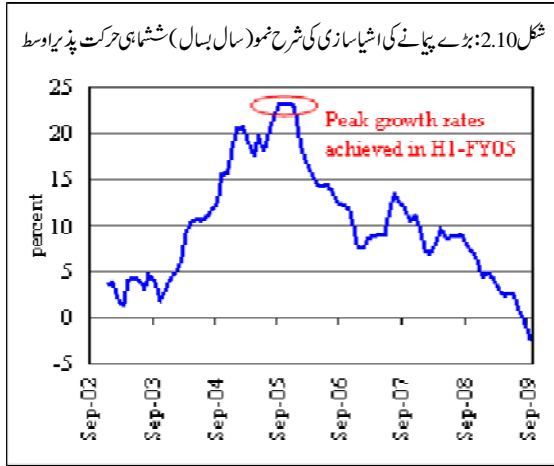
طریقے

ہائڈروپونک کلچر کی دو بنیادی اقسام ہیں: محلول کلچر اور واسطہ کلچر۔ محلول کلچر میں غذائی اجزاء کے حصول کے لیے پودے کو جڑوں کی ضرورت نہیں ہوتی، جبکہ واسطہ کلچر میں جڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ محلول کلچر کی مزید تین اقسام ہیں: اسٹیک (static) محلول کلچر، مسلسل بہاؤ کا محلول کلچر اور ایروپونکس (aeroponics)۔ دوسری طرف واسطہ کلچر میں ایک واسطہ درکار ہوتا ہے جس کے ذریعے سے جڑ کا کام کرتی ہے۔ اس کی اقسام ریت کلچر، کنکر کلچر اور چٹانی اون (rock wool) کلچر ہیں۔ ان کی مزید دو اقسام ذیلی آب پاشی (sub-irrigation) اور بالائی آب پاشی (top irrigation) ہیں۔ تمام طریقوں میں ہائڈروپونک ذخائر بنانے کے لیے زیادہ تر پلاسٹک استعمال ہوتا ہے تاہم دوسری اشیاء مثلاً ٹنکر بیٹ، شیش، دھات، ہزیوں کے تختے اور لکڑی بھی استعمال کی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ذخیرہ کی ایسی شے سے بنا ہونا چاہیے جو روشنی کا راستہ روکے تاکہ غذائی محلول میں الجھائی نہ ہونے پائے۔

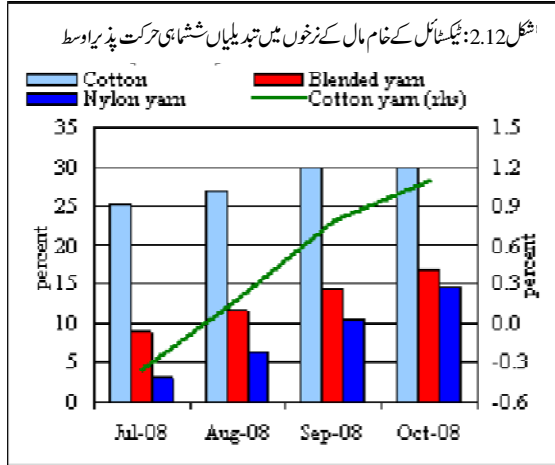
پاکستان بھی ہائڈروپونک طریقے استعمال کر کے سبزیوں اور پھلوں کی فصلوں کی یافتہ بڑھا سکتا ہے تاکہ ایک طرف غذائی قلت دور ہو اور دوسری طرف قیمتوں میں اضافے کو روکا جائے۔ اس طریقے سے نہ صرف یافتہ بلکہ پودوں کے غذائی خواص بھی بڑھیں گے۔ ہائڈروپونک کا تجرباتی منصوبہ حال ہی میں روات (اسلام آباد) میں ہایو بلٹرز کے نام سے 15 ایکڑ اراضی پر شروع کیا گیا ہے۔ اس جدہ گرین ہاؤس مقام پر تمام اقسام کے ہائڈروپونک نماز کاشت کیے جا رہے ہیں جن میں ٹنکی، ایلن گیٹ، چیری وغیرہ شامل ہیں۔ ہائڈروپونک ٹیکنالوجی درست طریقے سے رائج کی جائے تو ملک کی زرعی برآمدات سے ہونے والی آمدنی تین گنا تک بڑھ سکتی ہے۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے کمزوری کا سلسلہ جاری رکھا (دیکھئے شکل 2.10)۔ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں ہونے والی 7.3 فیصد نمو کے مقابلے میں اس سال یہ نمو منفی 6.2 فیصد تک گر گئی۔ شعبے کی نمو میں یہ کمی وسیع البنیاد ہے۔ 15 میں سے 7 ذیلی شعبوں (جن کا حصہ 72.4 فیصد بنتا ہے) کی پیداوار میں کمی دیکھی گئی (دیکھئے شکل 2.11)، جبکہ 15.3 فیصد حصے کے حامل تین شعبوں کی نمو ایک

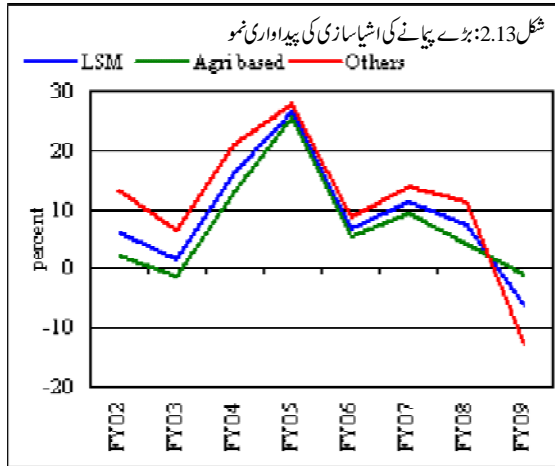


فیصد سے بھی کم رہی۔



اس مایوس کن کارکردگی کے متعدد اسباب ہیں جن میں بجلی کی شدید قلت، امن وامان کی خراب حالت، تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ملک پر اثرات، روپے کی قدر میں تخفیف اور سب سے بڑھ کر عالمی کساد بازاری کے باعث بیرون ملک طلب میں کمی اور اندرون ملک بھی طلب کا کم ہونا قابل ذکر ہیں (دیکھئے باکس 2.3)۔

بجلی کی قلت گزشتہ مالی سال کی طرح اس سہ ماہی میں بھی پیداوار کے تقریباً تمام ذیلی شعبوں پر منفی اثر ڈالتی رہی۔ بالخصوص ٹیکسٹائل کا شعبہ دیگر خدمات سے بھی متاثر ہوا: (1) چونکہ یہ برآمدات سے وابستہ شعبہ ہے، بیرون ملک طلب میں کمی اس شعبے پر بری طرح اثر انداز ہوئی، (2) امن وامان کی خراب صورتحال نے پاکستانی مصنوعات کے درآمد کنندگان کو نئے سپلائرز کی تلاش پر مجبور کیا، (3) خام مال کی لاگت بڑھی (دیکھئے شکل 2.12)، اور (4) ٹیکسٹائل کی پیداوار میں استعمال ہونے والا درآمدی خام مال مہنگا ہوا، نیز روپے کی قدر میں زبردست تغیرات نے بھی لاگت اور قیمت کا تعین دشوار بنا دیا۔



یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کا پیداواری شعبہ بڑی حد تک زرعی پیداوار پر انحصار کرتا ہے، چنانچہ زرعی شعبے کی کارکردگی کا اثر، زراعت سے منسلک صنعتوں کے توسط سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو پر بھی پڑتا ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے ذیلی شعبوں کا زرعی شعبے پر کس حد تک انحصار ہے، اس بارے میں اعداد و شمار کی درجہ بندی

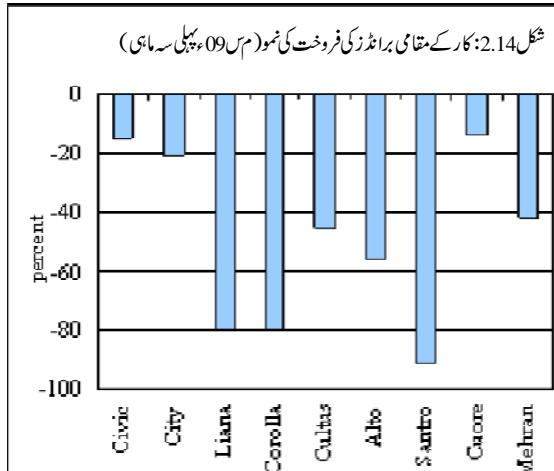
(دیکھئے جدول 2.3) سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں زراعت سے منسلک صنعتوں اور دیگر صنعتوں، دونوں کی پیداوار میں کمی آئی، تاہم مؤخر الذکر کی پیداوار میں کمی زیادہ نمایاں رہی۔ اس درجہ بندی سے یہ حقیقت بھی منکشف ہوتی ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ صنعت کے ان دو شعبوں کی بہتر کارکردگی کے بغیر عمدہ نمو حاصل نہیں کر پایا حالانکہ ماضی قریب میں اس کی نمو خاصی بلند رہی تھی (دیکھئے شکل 2.13)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.3: شعبہ زراعت پر انحصار کے حوالے سے بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے ذیلی شعبوں کی درجہ بندی

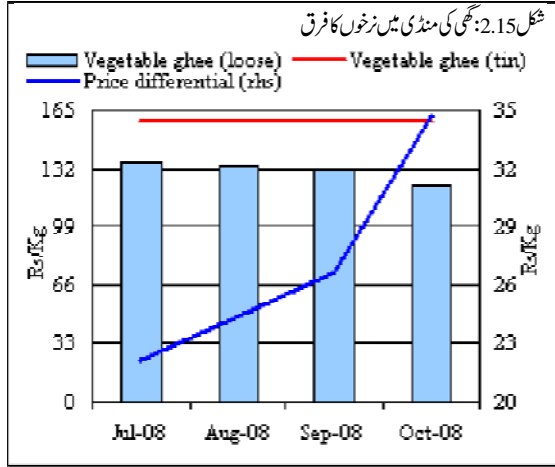
1- زراعت پر مبنی	2- دیگر
زراعت سے حاصل ہونے والا خام مال زراعت کے لیے خام مال زراعت کے لیے مشینری زراعت پر مبنی صنعتوں کے لیے خام مال	ٹیکسٹائل، غذا، چمڑا، لکڑی، کاغذ اور گتہ، اسٹارچ اور مصنوعات، صابن اور ڈٹرجنٹ، ٹوائلٹ سوپ، مپس کھادیں گندم، تھریٹر، بھوسے کے لیے کٹر، بریکٹر، ڈرل انجن گنے کی مشینیں، پاور لومز، دھاگے اور ڈوریاں، مصنوعی رال
پٹرولیم مصنوعات، دوائیں، دھات، غیر دھاتی اشیا، ٹائر اور ٹیوب، گاڑیاں، کیمیکلز، انجینئرنگ، الیکٹرانکس	ہیڈ ذیلی شعبہ جن میں زراعت پر مبنی سیکشن میں مذکور صنعتیں شامل نہیں

پہلی سہ ماہی کے دوران غیر زرعی صنعتوں میں صارفی مصنوعات (کار اور جیپ، موٹر سائیکل، ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، ٹی وی، ایرکنڈیشنر وغیرہ) کی پیداوار 31.2 فیصد کم ہو گئی، تاہم جب ان مصنوعات میں کمی کو منہا کیا گیا تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں منفی نمو گھٹ کر صرف 0.8 فیصد رہ گئی۔ صارفی مصنوعات کی پیداوار میں کمی کا سبب نہ صرف صارفی ماکاری پر شرح سود بڑھنا تھا بلکہ ان مصنوعات کی قیمتیں بڑھنے سے ان کی طلب میں زبردست کمی واقع ہوئی جس کا اثر ان کی پیداوار پر بھی پڑا۔ خصوصاً برقی اشیا کی پیداواری نمو بجلی کے نرخوں میں اضافے اور بجلی کی قلت کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی۔



اس کے علاوہ صارفی مصنوعات کی طلب میں کمی کی ایک اور وجہ فولادی مصنوعات کی عالمی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ اور روپے کی قدر میں کمی تھی جس نے مقامی اشیا سازوں کو قیمتیں بڑھانے پر مجبور کیا جبکہ گرائی میں اضافے نے متوسط طبقے کے صارفین (جو مصنوعات کا بڑا خریدار طبقہ ہے) کی قوت خرید گھٹا دی۔ مصنوعات کی طلب گرنے کے سب سے قوی اثرات کار اور جیپ کے ملکی برانڈز کی فروخت پر دیکھے جاسکتے ہیں، کیونکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو گرنے میں اس شعبے کا حصہ سب سے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 2.14)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل اور دھات کی عالمی قیمتوں میں کمی کے اثرات کو روپے کی قدر میں تخفیف نے دھندلا دیا۔ تاہم ترسیل میں تاخیر اور فوری ترسیل پر پریمیم کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیمتیں کم کر کے اور ترسیل میں تاخیر کا ازالہ کر کے کار کی ملکی فروخت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔



خوراک، مشروبات اور تمباکو جیسے (زراعت پر منحصر) ذیلی شعبوں کی نمو میں کمی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو گھٹنے کا باعث بنی۔ رکی شعبے میں نباتاتی گھی اور تیل کی صنعت غیر رکی فریقوں کے ساتھ مسابقت میں قیمتیں کم کرنے میں ¹⁰ ناکام رہی (دیکھئے شکل 2.15) اور نتیجتاً ان اشیا کے متبادل کو فروغ ملا، دوسری طرف آمدنی میں کمی کے صارفین پر اثرات کی وجہ سے ان اشیا کی پیداوار میں خاصی کمی آگئی۔ اس کے علاوہ مشروبات کی صنعت میں، جس کی کارکردگی (20 سے زائد پیداواری نمو کے ساتھ) مالی سال 05ء سے عمدہ چلی

آ رہی تھی، 17.8 فیصد کمی آئی۔ گندم اور اناج کی پسائی میں بھی دوہندسی (10.4 فیصد) کمی دیکھی گئی۔ ملک میں غذائی اشیا کی قیمتوں میں ہونے والے خاصے اضافے کو خوراک کے ذیلی شعبے کی پیداوار میں اس کمی کا بڑا سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی کا ایک اور سبب دھات کا ذیلی شعبہ ہے جس کی پیداوار پہلی سہ ماہی میں 16.6 فیصد کم ہوئی۔ دھاتی پیداوار میں کمی کے پس پردہ کارفرما بنیادی عوامل میں بلند عالمی قیمتیں، پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) میں کٹوتی کی وجہ سے تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی، اور نجی شعبے کے نزدیک جائیداد کی خرید و فروخت کا کشش کھو بیٹھنا شامل ہیں۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں معقول کمی کا اظہار سینٹ کی ملکی کھپت میں زبردست تخفیف سے بھی ہوتا ہے جو پہلی سہ ماہی میں سال بسال 16 فیصد کم ہو گئی۔ ¹¹ سینٹ کی ملکی طلب میں اتنی زیادہ کمی نے اس عرصے میں برآمداتی طلب میں ہونے والے 71 فیصد اضافے کے اثرات کو دھندلا دیا، چنانچہ سینٹ کی پیداوار میں مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.7 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 23 فیصد کمی نمودار ہوئی تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دیگر تعمیراتی ساز و سامان کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ سینٹ کی بلند ملکی قیمتیں بھی نجی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کا ایک سبب رہی ہیں۔

دوسری طرف رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران ذیلی شعبوں کھاد، انجینئرنگ، لکڑی اور کیمیکل کی پیداوار میں مثبت نمو دیکھی گئی۔ نائٹروجنی اور فاسفورس، دونوں طرح کی کھادوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا جو گزشتہ سال بی ایم آر کے بعد استعداد میں بہتری کا عکاس ہے۔ ذیلی شعبہ انجینئرنگ میں معقول نمو کا سبب سیفٹی ریزر بلیڈ، ڈیزل انجن (زرعی شعبے میں ڈیزل انجن کئی مقاصد میں استعمال ہوتے ہیں) اور گندم کے تھریشر (گندم کی عمدہ فصل کی توقع کے پیش نظر) کی بلند پیداوار تھی۔

10 پام آئل، سویڈین آئل اور سورج گھی تیل کی عالمی قیمتیں جون تا ستمبر 2008ء بالترتیب 39.2 فیصد، 26.3 فیصد اور 15.3 فیصد کم ہوئی ہیں۔

11 سینٹ کی ملکی کھپت جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء میں 15 فیصد گر گئی جبکہ برآمدی فروخت میں 72.6 فیصد کا اضافہ ہوا۔

پاکستان 2008ء کا سرمایہ کاروں کا سروے

اور سیزانویٹرز جیمز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (او آئی سی سی آئی) نے معیشت میں بحیثیت مجموعی کاروباری سوچ کے تجربے کی غرض سے سرمایہ کاروں کا ایک سروے کرایا جس کے بڑے حوصلہ افزا نتائج موصول ہوئے۔ جہاں تک سرمایہ کاری کے منصوبوں کا تعلق ہے، معاشی مستقبل نہایت روشن ہے۔ 110 فرموں نے سروے میں حصہ لیا اور ان میں سے 75 فیصد سے زائد نے اگلے دو برسوں میں سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، تاہم سرمایہ کاروں نے عالمی منڈی میں پاکستان کے بارے میں پائے جانے والے منفی تاثر پر تشویش کا اظہار کیا۔ بعض شعبوں میں بگڑتی ہوئی صورتحال اس منفی تاثر کی بڑی وجہ ہے، مثلاً امن و امان، سیاسی پے یقینی، توانائی کی قلت، کاروباری سرگرمیوں کی بلند لاگت، اور انفراسٹرکچر کی رکاوٹیں۔

جدول 2.3.1: پاکستان میں کاروباری ماحول کے لیے دشواریوں کی درجہ بندی

درجہ	مسئلہ
1	امن و امان
2	سیاسی غیر یقینی کیفیت
3	توانائی کی قلت
4	سرگرمیوں کی لاگت
5	انفراسٹرکچر
6	قانون سازی
7	انسانی وسائل
8	کانپرائز اور آئی پی آر
9	منظوری رلائسنسنگ

سرمایہ کاروں کی مثبت سوچ کے پس پردہ عوامل جاننے کے لیے ان سے درج ذیل کے بارے میں الگ الگ رائے لی گئی: (1) کاروباری ماحول، (2) پالیسیاں اور ضوابط، (3) سرکاری انتظامیہ، (4) ضلعی حکومتوں کا کردار، (5) وزارتوں اور ضوابطی اداروں کی کارکردگی، (6) بنیادی ضروریات کی دستیابی، اور (7) امن و امان کی صورتحال۔

(1) تمام طرح کے کاروبار کے لیے، سوائے تیل اور گیس کمپنیوں کے، ماحول کو جنوبی ایشیا کی دوسری منڈیوں کے ماحول کے مقابلے میں بہتر قرار دیا گیا ہے۔ انگریزی میں منڈیوں (بھارت، چین، ویت نام، ہانگ کانگ، اور مشرق وسطیٰ) میں کاروباری ماحول نسبتاً خراب ہے۔ رائے دہندگان کی اکثریت (72 فیصد) کا خیال تھا کہ حکومت کثیر قومی اداروں کو یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے اور بڑے تجارتی شرکتوں کے ساتھ پاکستان کے اچھے تعلقات ہیں۔ تاہم 72 فیصد نے ملکی معیشت کی حالت کو خراب، اور امن و امان کو بڑے مسائل میں سے ایک قرار دیا (دیکھئے جدول 2.1.1)۔

(2) رائے دہندگان کی اکثریت نے ملازمت، جائیداد کے اندراج، ترسیلات اور معاہدوں کے نفاذ سے متعلق پالیسیوں اور ضوابط کو تسلی بخش قرار دیا جبکہ کارپوریٹ ٹیکس کی بلند شرح (35 فیصد)، پرائیویٹ فنانسنگ پر ٹیکس اور پالیسیوں کے مؤثر نفاذ کے حوالے سے شکایت کی۔

(3) سرکاری انتظامیہ تک رسائی کا معاملہ غیر تسلی بخش پایا گیا، فروری 2008ء میں جمہوریت کی پیش قدمی کے باوجود وزارتوں سے رابطہ کرنا کاروباری حلقوں کے لیے اب بھی دشوار ہے۔

(4) سروے میں 12 ضوابطی اداروں کی کارکردگی کے بارے میں پوچھا گیا جن میں سے واپڈا اور آئی پی او پی کے سوا تمام کی کارکردگی کو تسلی بخش قرار دیا گیا۔ رائے دہندگان نے کارکردگی کے اعتبار سے اسٹیٹ بینک، سیکورٹیز اینڈ انویسٹمنٹ کمیشن آف پاکستان اور فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو بہترین قرار دیا۔

(5) رائے دہندگان کے مطابق پانچ بڑے شہروں میں سے کراچی، لاہور اور اسلام آباد کی ضلعی حکومتوں کی طرف سے سازگار ماحول فراہم کیا جا رہا ہے جبکہ کوئٹہ کو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے سب سے زیادہ سازگار قرار دیا گیا، 62 فیصد نے کوئٹہ کو سرمایہ کاری کے لیے قابل قبول حد سے نیچے قرار دیا۔ فیصل آباد کو بھی سازگار ماحول کا حامل قرار دیا گیا تاہم 35 فیصد کے نزدیک یہ سرمایہ کاری کے لیے ناموزوں شہر ہے۔

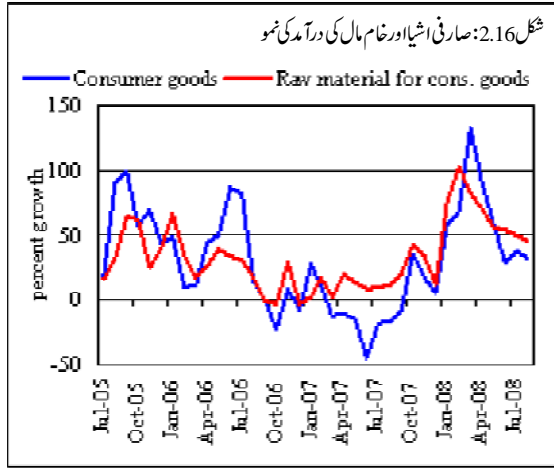
(6) جہاں تک بنیادی ضروریات کی فراہمی کا سوال ہے تو گیس کی دستیابی بحیثیت مجموعی تسلی بخش رہی تاہم بجلی کی دستیابی کو 99 فیصد نے انتہائی غیر یقینی قرار دیا۔ 73 فیصد رائے دہندگان نے نزدیک پانی اور نکاسی کی سہولتیں غیر معیاری ہیں۔

(7) امن و امان کی موجودہ حالت کو سرمایہ کاری کے لیے سب سے زیادہ ناموزوں سمجھا گیا، 96 فیصد رائے دہندگان نے امن و امان کو غیر تسلی بخش قرار دیا، تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ 83 فیصد سرمایہ کار امن و امان کی خراب صورتحال کے باوجود سرمایہ کاری کرنے کے فیصلے پر برقرار ہیں۔

12 ماخذ: اور سیزانویٹرز جیمز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (او آئی سی سی آئی)۔ او آئی سی سی آئی 1860ء میں قائم کیا گیا، اس میں اشیاء سازی کے تمام بڑے شعبوں (تیل اور گیس، توانائی، انجینئرنگ، فارما، ٹیکسٹائل، مصنوعی کھاد، ٹیکسٹائل، آئی ٹی، ٹیلی مواصلات، زراعت وغیرہ) کی 175 کمپنیوں کو نمائندگی حاصل ہے۔ رکن کمپنیاں مختلف خطوں سے تعلق رکھتی ہیں: 85 یورپ کی، 42 امریکہ کی، 17 مشرق وسطیٰ، 10 جاپان، 4 چین اور 17 کمپنیاں دیگر ملکوں کی ہے۔

سروے کی آرا کو دیکھتے ہوئے پائیدار نمو کی بحالی کے لیے سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنا ناگزیر ہے، اور اس مقصد کے لیے اسن و امان کی صورتحال میں بہتری، کارپوریٹ انتظامیہ میں بہتری، بجلی کی مسلسل فراہمی، اور انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں کو دور کرنا بنیادی اہمیت کے حامل اقدامات ہیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض مسائل کو عارضی انتظامی اقدامات سے عارضی طور پر حل کیا جاسکتا ہے تاہم ان مسائل کا مستقل حل تعلیم، صحت اور انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے علاوہ ساختی اصلاحات اور دوسرے مرحلے کی اصلاحات کے مؤثر عمل درآمد میں پوشیدہ ہے۔

2.3 خدمات



حالیہ برسوں کے دوران اقتصادی سرگرمیوں میں اتار چڑھاؤ کے تناظر میں خدمات کا شعبہ بہت مستحکم رہا ہے۔ ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں بحیثیت مجموعی سست روی کے باوجود خدمات کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری بڑھنے سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔¹³ کارکردگی کے لحاظ سے اجناس کی پیداوار کے شعبے کی صورتحال فی الحال حوصلہ شکن ہے تاہم خدمات کے شعبے کے اظہار پے ایک ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔ تھوک اور خوردہ تجارت، ٹرانسپورٹ اور مواصلات جیسے شعبوں کی کارکردگی گزشتہ مالی سال سے کمزور رہنے کا امکان ہے تاہم

کیونٹی اور سماجی خدمات، فنانس اور بیمہ، اور سرکاری انتظامیہ اور دفاع جیسے شعبوں کی کارکردگی میں نمواس سال بھی مستحکم رہنے کی توقع ہے۔

تھوک اور خوردہ تجارت کے اہم اظہار پے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی سرگرمیوں میں واضح کمی دکھار ہے ہیں جس کا بنیادی سبب اشیا سازی کی سرگرمیوں میں نمایاں کمی اور درآمدی صارفی اشیا کی طلب کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 2.16)۔¹⁴ صارفی اشیا کی طلب کا گھٹنا روپے کی قدر میں نمایاں کمی کا بھی عکاس ہے، جبکہ بلند گرانے اور ملازمتیں پیدا ہونے کے ناسازگار حالات کو دیکھتے ہوئے لوگ صرف بنیادی ضرورت کی اشیا کی خریداری کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ بعض شواہد سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال کے دوران عید کی خریداری گزشتہ برس کی نسبت خاصی کم رہی جس کا ایک سبب مذکورہ بالا اقتصادی عوامل ہیں اور جزوی سبب رمضان اور اس کے بعد سے ملک کے بعض علاقوں میں موجود بد امنی ہے۔

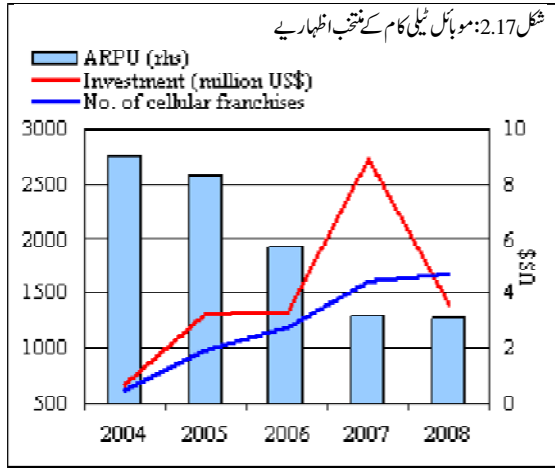
ان متعدد منفی پہلوؤں کے مقابلے میں زرعی نمو میں بہتری آنے سے تجارت کے ذیلی شعبے کو اضافہ قدر بڑھانے میں مدد ملے گی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگرچہ پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی درآمدات میں خاصا مستحکم اضافہ ہوا تاہم نومبر 2008ء میں اس میں اعتدال کا رویہ دیکھا گیا جو کہ آئندہ جاری رہنے کا امکان ہے۔

13 خدمات کے شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 2.5 فیصد بڑھ گئی، جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں اس میں 4.4 فیصد کمی آئی تھی۔

14 سالانہ ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ صارفی مصنوعات کی درآمد میں تھوک اور خوردہ تجارت میں نمو کے مابین بلند کوریلیشن (0.84) پایا جاتا ہے۔

جدول 2.4: پی آئی اے کی کارکردگی کے منتخب اظہارے			
فیصد یا دیگر مذکور اکائی			
08ء، تیسری سہ ماہی	08ء، دوسری سہ ماہی	08ء، پہلی سہ ماہی	08ء، چوتھی سہ ماہی
33.0	14.7	0.8	عالمی حاصل میں نمو
45.5	18.2	-1.9	عالمی اخراجات میں نمو
274.0	241.2	174.5	جی ڈی پی (روپے فی گیلن) کی قیمت
34.0	33.9	37.2	ایڈھن کی لاگت بطور فیصد کل لاگت
99,486	87,033	83,211	طویل مدت قرضہ (ملین روپے)
(20,437)	(12,601)	(5,487)	بعد ازینس نفع نقصان (ملین روپے)

کمرشل بینکوں کی آمدنی 2008ء کے 9 مہینوں میں، پچھلے سال کے مقابلے میں خاصی کم رہنے کے باوجود، فننس اور بیمہ کے ذیلی شعبوں کی نمو اس مالی سال بھی عمدہ رہنے کی توقع کی جا رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے منافع میں متوقع اضافے سے فننس اور بیمہ میں نمو کو ہمیز ملنے کا امکان ہے، نیز شعبہ بیمہ کی بہتر کارکردگی اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی مستحکم آمد کے علاوہ جو چیز اس میں اہم کردار ادا کرے گی وہ کمرشل بینکوں کے منافع میں دوبارہ ہونے والا اضافہ ہے جو بینکاری نظام میں سیالیت کی قلت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے حالیہ اقدامات سے ہوا۔



مالی سال 08ء میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں اضافہ قدر میں ٹرانسپورٹ کا حصہ تقریباً 70 فیصد رہا تھا۔ تب ایڈھن کی قیمتوں میں ہونے والے زبردست اضافے نے فضائی، بحری اور روڈ ٹرانسپورٹ میں اضافہ قدر کو بری طرح متاثر کیا تھا جس کے اثرات نئے مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ پیٹرول کی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کا اندازہ پی آئی اے کو بڑھتے ہوئے نقصانات سے لگایا جاسکتا ہے۔ ایڈھن کی مہنگائی نے جاری اخراجات میں زبردست اضافہ کر دیا جس نے نئے مالی سال کی

پہلی سہ ماہی کے دوران رواں محاصل میں مستحکم نمو کے اثرات کو دھندلا دیا ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی اور ان قیمتوں کی مقامی منڈی کو منتقلی کے نتیجے میں امید ہے کہ ٹرانسپورٹ کے ذیلی شعبے میں اضافہ قدر پر مثبت اثرات پڑیں گے۔

مواصلات کے شعبے میں موبائل مواصلات کے زیر اثر اضافہ قدر نے حالیہ برسوں میں مستحکم نمو دکھائی ہے۔ حکومت نے بھی اس شعبے کے لیے آزاد روی کی پالیسی اپنائی ہے جس کے تحت صارفین کو کم خرچ اور جدت پر مبنی مصنوعات فراہم ہو رہی ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیلولر ڈینسٹی (cellular density) میں اضافے کے اعداد و شمار کمزور طور پر گمراہ کن ہو سکتے ہیں کیونکہ سیلولر کنکشن کی مجموعی تعداد میں غیر فعال موبائل کنکشن بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ اس حقیقت، اور کال ریٹس میں کمی کے اثرات کی عکاسی اس امر سے ہوتی ہے کہ فی صارف ماہانہ اوسط محاصل

(ARPU) بڑی حد تک مستقل ہو چکے ہیں (دیکھئے شکل 2.17)۔ صارف کے بارے میں معلومات (know your customer) کے حوالے سے موجود قواعد کی سختی سے پابندی اور مواصلاتی خدمات پر ٹیکس بڑھانے کی وجہ سے فی صارف ماہانہ اوسط محاصل¹⁵ میں مزید کمی متوقع ہے۔¹⁵ ٹیلی مواصلات میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی آنے سے اس تاثر کو تقویت ملتی ہے کہ اگلے مہینوں میں اس ذیلی شعبے میں نمو سست ہو جائے گی۔ تاہم موبائل بینکاری، موبائل ویڈیو کالنگ اور بذریعہ موبائل فون انٹرنیٹ تک رسائی جیسی جدید سہولتیں وہ چند مثبت عوامل ہیں جو اس ذیلی شعبے میں آنے والے تنازل کی کسی حد تک تلافی کر دیں گے۔

حکومت کے شروع کیے گئے متعدد ترقیاتی منصوبوں میں لوگوں کو ملازمتیں دینے سے سرکاری اخراجات بڑھ گئے ہیں، اس کے علاوہ ملک کے قبائلی علاقوں میں دہشت گردی کے خلاف جاری مہم کی وجہ سے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں انتظامیہ اور دفاع پر سرکاری اخراجات میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ اخراجات میں اس اضافے سے سرکاری انتظامیہ اور دفاع کے ذیلی شعبوں کی طرف سے مالی سال میں اضافہ قدر میں اعانت ملنے کی توقع ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں، اور دہشت گردی کے خلاف مہم کی وجہ سے قبائلی علاقوں سے بے گھر ہونے والوں کی بحالی کے لیے کی جانے والی امدادی سرگرمیوں کے نتیجے میں کمیونٹی اور سماجی خدمات کی طرف سے اضافہ قدر میں اضافہ متوقع ہے۔

خدمات کے شعبے کے بحیثیت مجموعی تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شعبہ، جی ڈی پی میں جس کا حصہ نصف سے زائد ہے، مالی سال 09ء میں 6.1 فیصد نمو کا اپنا ہدف حاصل کر لے گا۔ یہ بات یاد رہے کہ گزشتہ مالی سال کی عبوری نمو 8.2 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 09ء کا ہدف خاصا کم رکھا گیا ہے۔

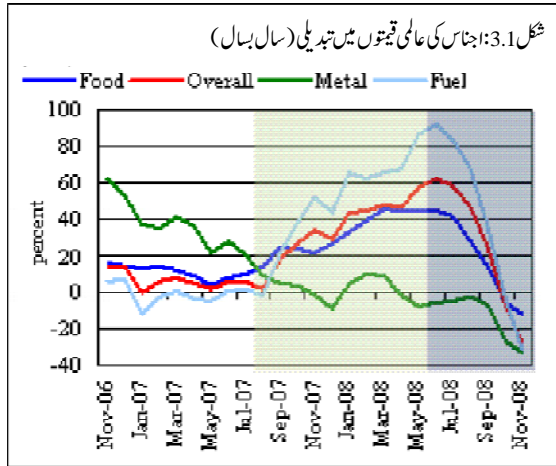
15 ٹیلی مواصلات خدمات پرفیڈرل ایکسٹرنل ڈیویژن جولائی مالی سال 08ء میں 15 سے بڑھا کر 21 فیصد کردی گئی۔ اس کے علاوہ ان خدمات پر دہ ہولڈنگ ٹیکس عائد ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.5: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار پے					
فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی					
مک 07ء	مک 08ء	مک 07ء، پہلی سرمایہ	مک 08ء، پہلی سرمایہ	مک 09ء، پہلی سرمایہ	
5.4	6.4				تھوک اور خوردہ تجارت
-62.7	143.5	15.0	5.7	20.1	تھوک اور خوردہ کاروبار کو قرضہ
46.0	1.3	107.1	-15.3	-17.1	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
6.9	30.9	13.3	8.5	34.3	درآمدات
5.5	24.2	9.1	6.8	28.9	تجارتی حجم (درآمدات اور برآمدات)
6.5	4.4				ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
48.3	-23.0	30.8	11.4	17.0	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کو قرضہ
-4.9	44.8	2.3	5.3	85.8	خام پٹرولیم کی درآمد
7.9	2.0	5.8	0.9	10.9	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار
44.1	59.7	-	47.8	60.0	ٹیلی ڈینٹری (فیصد آبادی)
39.9	54.7	-	43.6	55.9	سیلر ڈینٹری (فیصد آبادی)
15.2	4.0	17.7	6.4	-29.4	ٹیلی کام درآمدات
9.2	-6.4	20.3	-7.5	-20.9	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات
-0.5	-11.0	217.1	24.8	-27.9	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
15.0	17.0				مالیات اور بیمہ
24 a	-1.8 a	75.9 b	12.9 b	1.3 b	کمرشل بینکوں کا منافع
182.6	72.4	948.7	-37.9	68.3	مالی کاروبار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
3.5	3.5				رہائش کی ملکیت
22.5	17.6	14.3	23.0	0.6	سینٹ کی پیداوار
10.7	-12.7	11.5	1.6	-26.6	دھات کی پیداوار
22.1	90.3	22.8	33.6	45.0	تعمیرات کو قرضہ
9.1	10.9				نظم عامہ اور دفاع
3.3	14.1	-18.5	26.3	42.8	نظم عامہ اور دفاع پر مالیاتی اخراجات
8.8	9.4				کیوٹی، سماجی اور ذاتی خدمات
23.8	16.3	40.4	1.5	129.2	کیوٹی، سماجی اور ذاتی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
27.4	13.5	298.4	-4.4	2.5	شعبہ خدمات میں کل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
a: یہ اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں۔					
b: کیلنڈر سال سے متعلق سرمایہ اعداد و شمار					

3.1 گرائی کا عالمی منظر نامہ

اجناس کی عالمی قیمتیں ریکارڈ بلندی تک پہنچنے کے بعد عالمی کساد بازاری کے باعث جون 2008ء¹ سے تیزی سے کم ہونا شروع ہوئیں (دیکھئے شکل 3.1 اور باکس 3.1)۔ دیگر عوامل بھی بین الاقوامی منڈی میں اجناس کی قیمتوں میں کمی کا سبب بنے جیسے: (الف) تقریباً تمام اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت میں اضافہ، (ب) غذائی اجناس کی آئندہ رسدی صورتحال میں بہتری، (ج) بار برداری کی لاگت میں نمایاں کمی، اور (د) بعض ممالک کی جانب سے تجارتی رکاوٹیں ختم کیا جانا جو انہوں نے اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے اپنی معیشت کو بچانے کے لیے عائد کی تھیں۔



خوراک کی گرتی ہوئی قیمتوں کا اثر ترقی پذیر ممالک میں زیادہ محسوس ہونے کا امکان ہے جہاں آمدنی کا بڑا حصہ غذائی اخراجات پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ غذائی اشیاء اور توانائی درآمد کرنے والے ممالک کے جاری حسابات اور مالیاتی حالت میں اجناس اور ایندھن کے نرخ کم ہونے کی بنا پر بہتری کی امید ہے۔

خام تیل کی قیمت² جولائی 2008ء میں 132.5 ڈالر فی بیرل سے کم ہو کر نومبر 2008ء میں 54 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ اسی طرح دیگر اہم غذائی اشیاء اور دھاتوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی (دیکھئے جدول 3.1)۔ اگر اجناس کی قیمتوں کا موجودہ رجحان جاری رہا تو کئی اجناس کی خردہ قیمتوں میں سال بسال تبدیلی منفی ہو جائے گی۔ اس خطرے کی وجہ سے کئی ممالک کی معیشتوں میں پالیسی رد و بدل کیا گیا ہے اور وہ ارزانی (deflation) کے خوف سے شرح سود کم کر رہے ہیں کیونکہ اس صورتحال میں حقیقی شرح سود بڑھ جانے کی بنا پر قرض مزید مہنگا ہو جائے گا۔ یہ عالمی معیشت کے لیے ایک اور دھچکا ہوگا جو پہلے ہی کساد بازاری کا شکار ہے۔

سست نمو کے امکان کے ساتھ اجناس کی قیمتوں کے معکوس ہونے سے دنیا بھر کے مرکزی بینکوں کو پالیسی شرح سود میں کمی کرنی پڑی۔ تاہم

¹ آئی ایم ایف کے اجناس کے اشاریہ قیمت کے مطابق۔

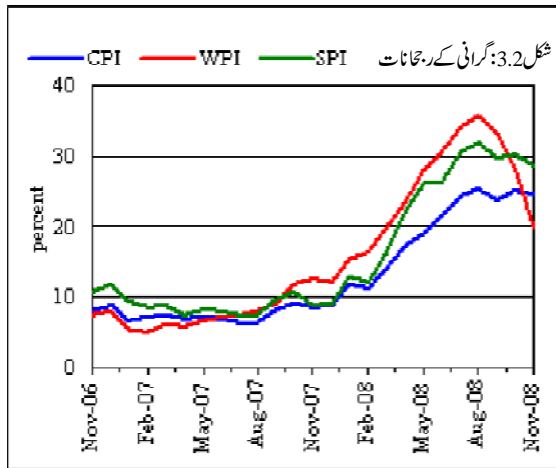
² تین اسپٹ نرخوں کی سادہ اوسط، ڈی بیڈ بریٹ، ویسٹ کیلاس انٹرمیڈیٹ اور دبئی فتح۔

جدول 3.1: اجناس کی عالمی قیمتیں						
اشیا	اکائی	نومبر 07ء	نومبر 08ء	نقطہ عروج پر قیمت	نقطہ عروج کا مہینہ	حالیہ نقطہ عروج کے بعد کمی (%)
خام تیل	ڈالر فی بیرل	91.3	54.0	132.5	جولائی 08ء	-59.23
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	356.5	563.3	1015.2	اپریل 08ء	-44.52
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	321.2	226.8	439.7	مارچ 08ء	-48.41
شکر	سینٹ فی پونڈ	9.9	11.8	14.0	ستمبر 08ء	-15.63
پام آئل	ڈالر فی میٹرک ٹن	877.3	433.1	1146.9	مارچ 08ء	-62.24
سویا بین کا تیل	ڈالر فی میٹرک ٹن	988.0	728.5	1414.4	جون 08ء	-48.49
مکئی	ڈالر فی میٹرک ٹن	171.1	164.3	287.1	جون 08ء	-42.79
تانبا	ڈالر فی میٹرک ٹن	6957.4	3729.2	8714.2	اپریل 08ء	-57.21
ایلیٹیم	ڈالر فی میٹرک ٹن	2507.2	1857.1	3067.5	جولائی 08ء	-39.46
سونا	ڈالر فی اونس	806.2	760.9	968.4	مارچ 08ء	-21.43
سیسہ	ڈالر فی میٹرک ٹن	3319.9	1286.4	3722.6	اکتوبر 07ء	-65.44

ماخذ: آئی ایم ایف اور www.gold.org

پاکستان اور سری لنکا جیسے ممالک ملکی عوامل کے باعث بلند گرانی کا شکار رہے اور انہیں سخت زری موقف برقرار رکھنا پڑا۔

3.2 ملکی صورتحال



گرانی کے عالمی دباؤ میں کمی کے برعکس ملکی معیشت میں یہ دباؤ رہا (دیکھئے جدول 3.2)۔ خاص طور پر صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ میں م س 09ء کے دوران اب تک بلند سال اضافے دیکھنے میں آتے رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2)۔

بلند ملکی گرانی مضبوط مجموعی طلب، روپے کی کمزوری³ اور دیگر عوامل⁴ کی عکاسی کرتی ہے جن سے تیزی سے کم ہونے والے بین الاقوامی نرخوں کی ملکی

³ جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران پاکستانی روپے کی قیمت 13.3 فیصد گھٹ گئی (تفصیلات کے لیے باب 6 دیکھئے) جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی بڑی حد تک بے اثر ہو گئی۔

⁴ ملکی تاجروں اور ٹرانسپورٹروں کی جانب سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی منتقلی پورے طور پر اس لیے نہ ہوئی کہ ایک تو کمپنیاں اپنے نفع میں اضافے کی کوشش کر رہی ہیں اور اس کے علاوہ اہل سی نرخوں کے مطابق درآمدی ڈیوٹی کے نفاذ کا تنازع بھی ہے۔ مثلاً دھات اور خوردنی تیل کے درآمد کنندگان درآمدی ڈیوٹی زیادہ ہونے کی شکایت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کو پورے طور پر ملکی صارفین کو منتقل نہیں کر رہے۔

جدول 3.2: گرائی کے رجحانات

فیصد	سال 2007	سال 2008	سال 2009	سال 2010
صارف اشاریہ قیمت	8.7	24.7	7.6	19.1
غذائی	12.5	30.4	10.8	26.3
غیر غذائی	5.9	20.2	5.3	13.7
تھوک اشاریہ قیمت	12.6	19.9	7.9	25.0
غذائی	15.3	29.2	11.2	26.6
غیر غذائی	10.7	12.8	5.5	23.7
حساس اظہار قیمت	9.0	28.8	9.0	23.3
قوزی گرائی	6.9	18.9	5.9	12.9
غیر غذائی غیر توانائی	8.6	21.3	7.1	16.1
تراشیدہ اوسط				

¹ نومبر 2007ء کے مقابلے میں نومبر 2008ء میں تبدیلی

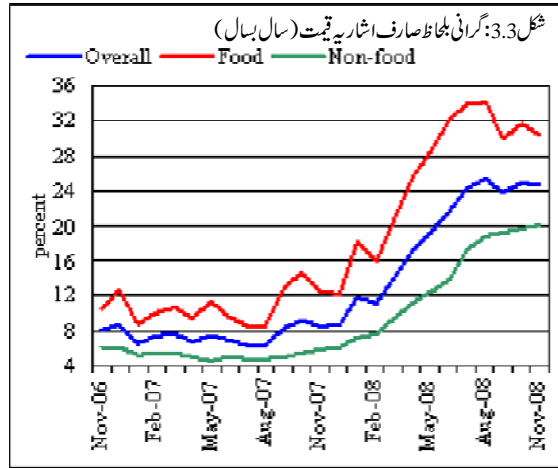
² نومبر 2007ء کے مقابلے میں نومبر 2008ء کے بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط میں تبدیلی

ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات

صارفین کو مناسب طور پر منتقلی نہ ہو سکی۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ابھی تک اتنی کم نہیں ہوئی ہے جتنی تھوک اشاریہ قیمت ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔

حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت م س 09ء کے پہلے دو ماہ میں تیزی سے اضافے کے بعد عالمی قیمتوں کے تناسب سے نمایاں طور پر کم ہوئی ہے۔ اگست 2008ء میں 35.7 فیصد کے نقطہ عروج پر پہنچنے کے بعد ایندھن اور اجناس کی عالمی قیمتیں کم ہونے کے باعث نومبر 2008ء میں گر کر 19.9 فیصد رہ گئی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایندھن اور اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں کی منتقلی خوردہ نرخوں کے مقابلے میں تھوک نرخوں کو زیادہ ہوئی ہے۔

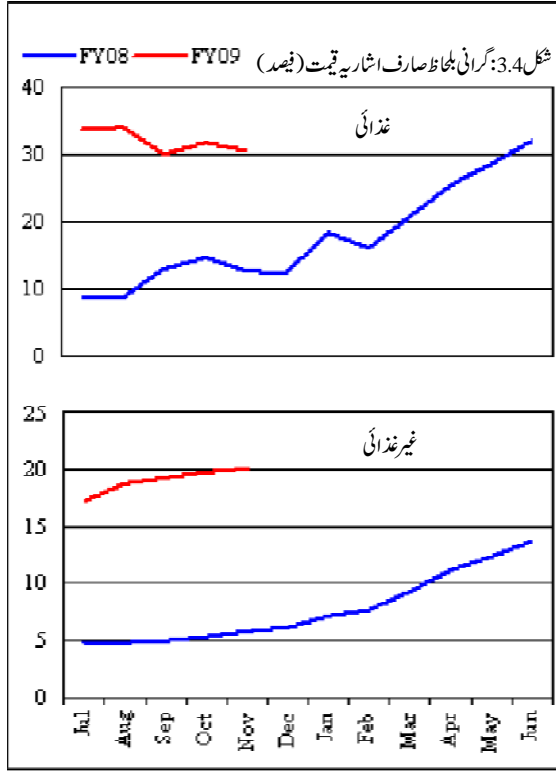
اس کا بنیادی سبب تھوک اشاریہ قیمت کی باسکٹ کی ہیئت ترکیبی ہے۔ اس باسکٹ میں موجود زیادہ تر اشیا کے نرخوں کا تعین عالمی قیمتوں کے ذریعے ہوتا ہے، جیسے فرنس آئل، موبل آئل، پگ آئرن، لوہے کی سلاخیں اور چادریں، کوک، روٹی، تار وغیرہ۔ اگر تھوک قیمتوں کے گرنے کا رجحان جاری رہا تو اس سے آئندہ مہینوں کے دوران خوردہ قیمتوں کو نیچے لانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔



گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی طرح قوزی گرائی کے دونوں پیمانے، غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط بھی م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران تیزی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرائی (سال بسال) نومبر 2008ء میں بڑھ کر 18.9 فیصد ہو گئی جبکہ نومبر 2007ء میں صرف 6.9 فیصد تھی۔ اسی طرح 20

فیصد تراشیدہ اوسط قوزی گرائی نومبر 2008ء میں 21.3 فیصد ہو گئی جبکہ 2007ء کے اسی مہینے میں یہ 8.6 فیصد تھی (دیکھئے جدول 3.2)۔ قوزی گرائی کی بلندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی کا دباؤ برقرار ہے۔ مسلسل بلند گرائی، مرکزی بینک سے بھاری حکومتی قرض گیری اور جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں لگ بھگ 100 فیصد اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے نومبر 2008ء میں زری پالیسی

سخت کردی۔



اہم بات یہ ہے کہ 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے چار مراحل میں پالیسی ریٹ 500 پیس پوائنٹس بڑھایا⁵ اور بینکاری شعبے میں موزوں سیالیت کو قائم رکھنے اور ترجیحی شعبوں کو قرضوں کی دستیابی کے لیے دیگر اقدامات بھی کیے گئے (تفصیلات کے لیے باب 4 دیکھئے)۔ تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مطلوبہ معاشی استحکام فقط زری پالیسی کے اقدامات سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مالیاتی پالیسی کی ہم آہنگی کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے آئی ایم ایف کے پروگرام کے تحت مالیاتی نظم و ضبط کے حالیہ اقدامات سے زری پالیسی کو مدد ملے گی۔ چنانچہ توقع ہے کہ آئندہ گرانے کے دباؤ میں کمی آئے گی۔

گرانے کا دباؤ کم ہونے کے باوجود م س 09ء کے لیے گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20-22 فیصد

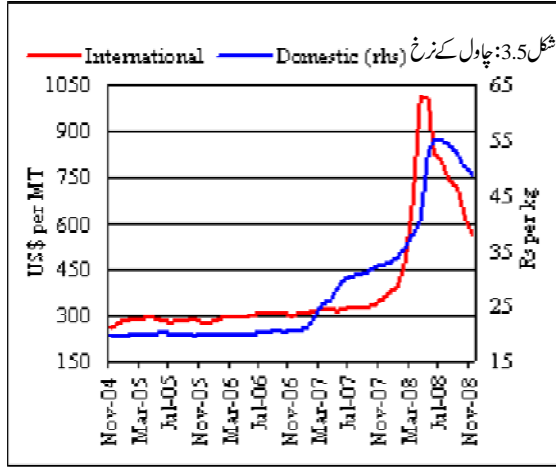
کی حدود میں رہنے کا امکان ہے جبکہ م س 08ء میں یہ 12 فیصد تھی۔ گرانے کے دباؤ کا تقاضا ہے کہ معاشی نظم و ضبط مسلسل برقرار رکھا جائے۔ خاص طور پر مالیاتی اور بیرونی خساروں میں کمی سازگار معاشی ماحول کے حصول کے لیے لازمی ہے۔

3.3 صارف اشاریہ قیمت

گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) م س 08ء کی دوسری سہ ماہی تک یک ہندی رہی تاہم تیسری سہ ماہی میں بڑھنے لگی۔ یہ رجحان م س 09ء کے ابتدائی مہینوں تک جاری رہا اور نومبر 2008ء میں یہ گرانے 24.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ نومبر 2007ء میں 8.7 فیصد تھی۔

یہ بات اہم ہے کہ غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں م س 09ء کے دوران معمولی کمی کا رجحان ہے جبکہ م س 08ء کے دوران اس میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 3.4)۔ اس کے برعکس غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں م س 09ء میں بھی تیزی کا رجحان برقرار رہا جس کا سبب مالیاتی تحریک، اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی منتقلی کے اثرات کا ست ہونا اور مسلسل بلند غذائی گرانے کے دورانی

⁵ دو اضافے زری پالیسی بیان کے معمول کے اجراء (یعنی جنوری اور جولائی) میں کیے گئے جبکہ عبوری اقدامات دو بار یعنی مئی اور نومبر میں کیے گئے۔



کے اثرات تھے۔ تیل کی عالمی قیمتوں کے گرنے کے بعد اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں میں حالیہ کمی سے آئندہ مہینوں کے دوران غیر غذائی گمرانی کم ہونے کی توقع ہے۔

امکان یہ ہے کہ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں نمایاں کمی کی ملکی معیشت کو منتقلی سست رفتاری سے ہوگی کیونکہ ایک تو کاروباری ادارے اپنے نفع کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، دوسرے منڈی کے ساختی مسائل بھی اس میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ چنانچہ زرخوں میں متوقع کمی کے رجحان کے لیے صارفین

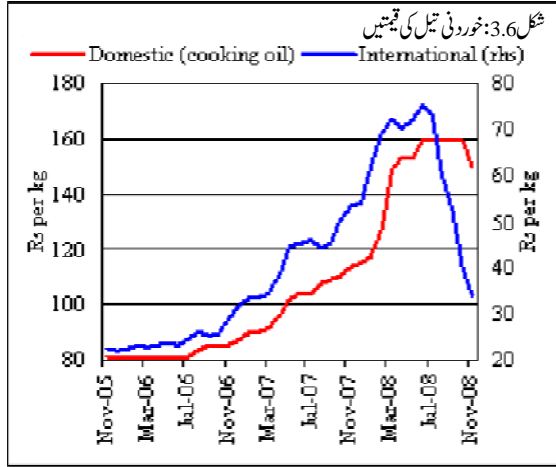
میں آگاہی، تھوک اور خردہ زرخوں کی اطلاع دینے کے حوالے سے ذرائع ابلاغ کا کردار اور حکومت کی جانب سے لازمی اشیاء کی قیمتوں کی موثر نگرانی ضروری ہے۔

اقتصادی لٹرچر سے واضح ہے کہ نامیہ زرخوں میں کمی دشوار ہو سکتی ہے کیونکہ اجرت، نفع کے مارجن اور کرایوں کا گھٹانا کاروباری اداروں کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کرنا کاشتکاروں کے لیے اس وقت حوصلہ افزا تھا جب عالمی قیمتیں بلند تھیں تاہم بعد میں یہ قیمتیں تیزی سے گریں اور منفی نتائج کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تاہم گندم کی ملکی قیمتوں میں کمی مشکل ہوگی۔ اسی طرح ایندھن کی قیمتوں کے ساتھ ٹرانسپورٹ کی لاگت بڑھ گئی لیکن جب ایندھن کی قیمتیں کم ہوں تو ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اسی نسبت سے کمی نہیں ہوئی۔

چاول کی ملکی قیمتیں عالمی زرخوں میں تیزی آنے سے پہلے ہی بڑھنے لگی تھیں لیکن بین الاقوامی قیمتوں کے نیچے جانے کے بعد ملکی قیمتوں میں کمی تاخیر سے ہوئی اور عالمی قیمتوں کی مناسبت سے نہیں ہوئی (دیکھئے شکل 3.5)۔ نومبر 2008ء میں چاول کے عالمی نرخ اپنے نقطہ عروج کے مقابلے میں 44.5 فیصد گر گئے جبکہ مختلف اقسام کے چاول کی ملکی قیمتیں نقطہ عروج سے صرف 11.4 سے 21.7 فیصد کم ہوئیں حالانکہ مئی 09ء میں چاول کی 65 لاکھ ٹن کی شاندار فصل ہوئی ہے۔

اسی طرح گھی اور پکانے کے تیل کی ملکی قیمتیں خوردنی تیل کے عالمی زرخوں کی مطابقت سے بڑھیں (دیکھئے شکل 3.6) لیکن پریشانی کی بات یہ ہے کہ ان اشیاء کی ملکی قیمتوں میں کمی ان کی تیاری میں استعمال ہونے والی خام مال کی عالمی قیمتوں میں کمی کے تناسب سے نہیں ہوئی۔

اس امر کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ چاول کی ملکی قیمتوں میں عالمی زرخوں کے مطابق کمی ہو۔ اس مقصد کے لیے انتظامی اقدامات کرنے ہوں

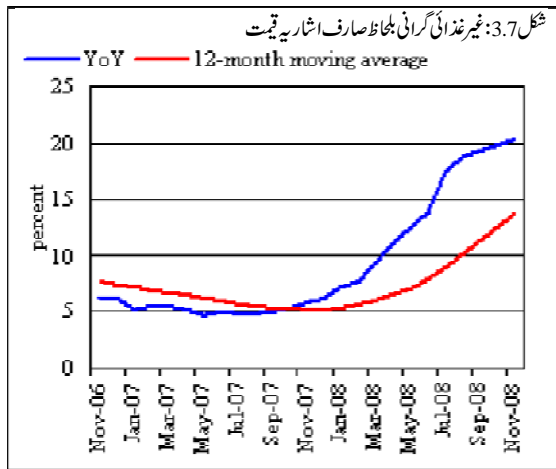


گے جن میں مڈل مین اور تھوک فروشوں کے حد سے متجاوز نفع کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کرنی پڑے گی۔ اگرچہ فی الوقت کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کرنا موزوں نہیں تاہم اگر منڈی کی میکانیت طلب و رسد کی قوتوں کے مطابق صارفی قیمت کا تعین کرنے میں ناکام رہی تو انتظامی اقدامات ناگزیر ہیں۔

3.3.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

م س 09ء کے ابتدائی پانچ مہینوں کے دوران غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بلند رہی۔ نومبر 2008ء میں یہ 30.4 فیصد (سال بسال) تھی جبکہ

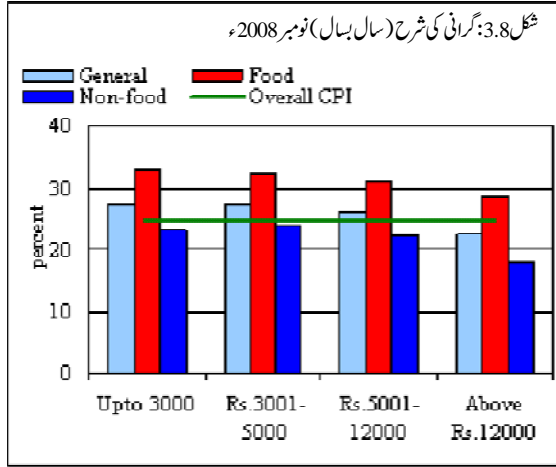
گذشتہ سال کے اسی مہینے میں 12.5 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگست 2008ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی اور م س 09ء کی دوسری ششماہی میں اس کے کم ہونے کی توقع ہے۔



اہم غذائی اجناس میں شکر کی قیمتوں میں منفی نمو کا سلسلہ جون 2008ء سے رکا اور نومبر 2008ء میں اس میں 23.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ اس کا بنیادی سبب قیاس آرائیاں، گنے کی فصل میں 16 فیصد کمی اور اس کے نتیجے میں آئندہ مہینوں کے دوران ملکی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران گندم کی قیمت بھی زیادہ رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قیمت حکومت کی جانب سے مقرر کردہ بلند امدادی قیمت کی طرف بتدریج بڑھ رہی ہے۔ اچھی فصل کے امکانات کے پیش نظر حالیہ مہینوں میں گندم کی درآمد کے ساتھ عالمی قیمتوں اور اجناس کے ملکی نرخوں میں کمی آنے کی توقع ہے۔

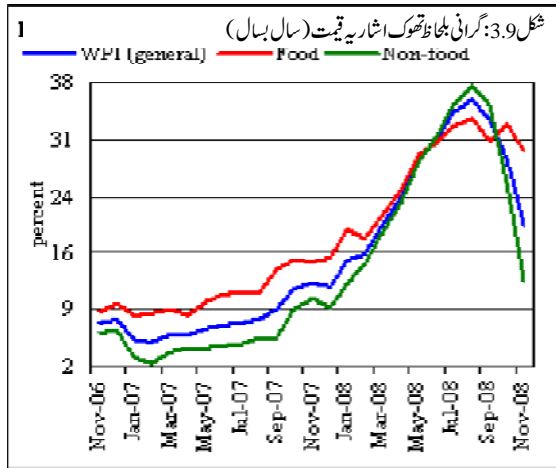
3.3.2 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے بڑھنے کا رجحان جاری رہا۔ نومبر 2008ء میں یہ گرانی



20.2 فیصد ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ برس کے اسی مہینے سے 14.3 فیصدی درجے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔

غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تیزی کا سبب غیر غذائی گروپ کے تمام تختی اشاریے تھے۔ سب سے بڑا اضافہ نومبر 2008ء میں ایندھن اور روشنی اور نقل و حمل اور مواصلات کے تختی اشاریوں میں دیکھئے میں آیا۔ ان تختی گروپوں میں اس لیے اضافہ ہوا کہ اہم ایندھنوں کی قیمتیں اور اس کی بنا پر نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی۔ تاہم ایندھن کے عالمی نرخ گرنے کے بعد ایندھن اور نقل و حمل کی قیمت میں حالیہ کمی سے آئندہ مہینوں کے دوران ان تختی گروپوں میں گرانی کے دباؤ کو قابو میں لانے میں مدد ملے گی۔



3.3.3 گرانی بلحاظ آمدنی گروپ

م س 09ء کے پہلے پانچ مہینوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم آمدنی والے گروپوں کے لیے گرانی کی شرح بلند رہی۔ نومبر 2008ء میں بلند ترین آمدنی گروپ (12000 روپے ماہانہ سے زائد) کے سوا تمام آمدنی گروپوں کو مجموعی صارف اشاریہ قیمت کی نسبت بلند تر گرانی کا سامنا کرنا پڑا (دیکھئے شکل 3.8)۔ کم آمدنی والے گروپوں کے لیے بلند گرانی اس امر کا ثبوت ہے کہ غذائی گرانی زیادہ ہے کیونکہ کم آمدنی والے گروپوں کے بیشتر اخراجات غذائی اشیاء کی خریداری پر ہوتے ہیں۔

3.4 تھوک اشاریہ قیمت

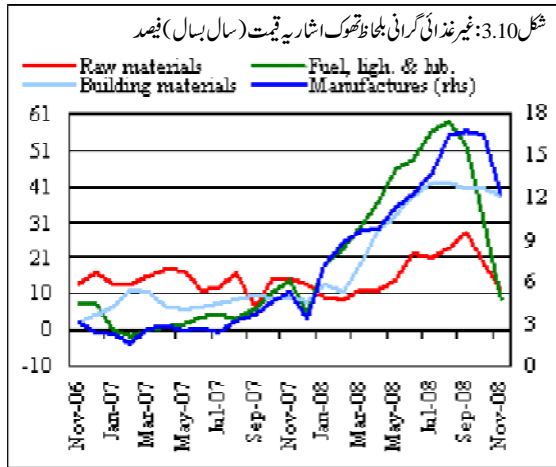
م س 09ء کے دوران تھوک اشاریہ قیمت میں ملا جلا رجحان رہا۔ ابتدائی دو مہینوں میں گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت بلند رہی اور اگست 2008ء میں 35.7 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی مہینے میں 8 فیصد تھی۔ تاہم اگست 2008ء کے بعد اس میں نمایاں سست رفتاری

جدول 3.4: غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں ترقی اشاریوں کا فیصد حصہ

نومبر 07ء	جون 08ء	اکتوبر 08ء	نومبر 08ء
17.9	9.5	9.9	12.1
57.1	65.8	53.8	30.6
17.8	14.2	23.0	32.8
7.2	10.5	13.4	24.5

آئی (دیکھئے شکل 3.9)۔ گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں کمی کا حالیہ رجحان تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کی بنا پر آیا جس میں ستمبر 2008ء میں تیزی سے کمی ہوئی۔ دوسری طرف تھوک اشاریہ قیمت کے غذائی گروپ کی گرانے ابھی تک 30 فیصد (سال بسال) کے آس پاس رہی ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں حالیہ کمی کا رجحان مجموعی تھوک اشاریہ قیمت گرانے میں اس کے بہ وزن حصے میں تبدیلی کا عکاس ہے۔

غیر غذائی گروپ میں مختلف ترقی گروپوں کے بہ وزن حصوں میں بھی ملے جلے رجحانات دیکھے گئے۔ خام مال، تیار اشیا اور تعمیراتی مواد کے ترقی گروپوں کا بہ وزن حصہ نومبر 2008ء میں پچھلے مالی سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں بڑھ گیا۔ دوسری جانب ایندھن، روشنی اور لبریری کنٹینر گروپ کا بہ وزن حصہ گھٹ گیا (دیکھئے جدول 3.4)۔ اس ترقی گروپ کے بہ وزن حصے میں کمی اس بنا پر ہوئی کہ خام تیل کی عالمی قیمتیں گرنے کے بعد تیل کے ملکی نرخ کم ہو گئے۔



تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کے سال بسال تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام ترقی گروپوں میں س 09ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران گرانے بڑھ گئی۔ تاہم ستمبر 2008ء سے تمام ترقی گروپوں کی گرانے میں قدرے کمی ہوئی اور کمی کا یہ عمل خاصا وسیع البند ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔

بکس 3.1: اجناس کی عالمی منڈیوں کے اہم واقعات

پانچ ماہ قبل ریکارڈ سطح تک پہنچنے کے بعد خام تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے بھی زیادہ گر گئیں اور 40 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔ تیل کے نرخ کم کرنے میں عالمی کساد بازاری، قرضوں کی دشوار صورتحال، اوپیک سے باہر کے ممالک کی بڑھتی ہوئی رسد اور خام تیل کی خصوصاً امریکہ اور یورپ میں کم طلب نے کردار ادا کیا۔ دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی اور اس کے ساتھ ایران اور مغربی ممالک کے مابین کشیدگی میں کمی کی وجہ سے بھی تیل کی قیمتیں گریں۔

گندم کی قیمتیں بھی 2008ء کی دوسری ششماہی میں پہنچ گئیں کیونکہ عالمی کساد بازاری کے باعث اجناس کی طلب میں کمی آگئی۔ گندم برآمد کرنے والے ممالک میں مناسب بارش اور درجہ حرارت نے پیداوار بڑھادی جس سے قیمتیں مزید کم ہوئیں۔ چونکہ مویشیوں کی غذا گندم کے علاوہ کئی بھی ہے اس لیے کئی کئی گھنٹی ہوئی قیمتوں نے گندم کے نرخوں میں مزید کمی کے لیے دباؤ ڈالا۔ جب توانائی کی قیمتیں گرنے سے متبادل ایندھن کے طور پر نایاب کی طلب کم ہوئی تو کئی کے نرخ مزید گھٹ گئے۔

عالمی کساد بازاری کے باعث طلب کم ہونے سے 2008ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران شکر کی قیمتیں دباؤ میں رہیں۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی نے بھی شکر کے نرخوں کو نیچے لانے میں کردار ادا کیا کیونکہ انتھوئل کی طلب گھٹ گئی۔ 30 ستمبر 2009ء کو ختم ہونے والے سال میں شکر کی عالمی پیداوار 2005ء کے بعد پہلی بار کم ہونے کی توقع ہے جس کا بڑا سبب بھارت اور یورپی یونین کی پیداوار میں کمی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگلے سال شکر کی قیمتیں بلند رہ سکتی ہیں۔

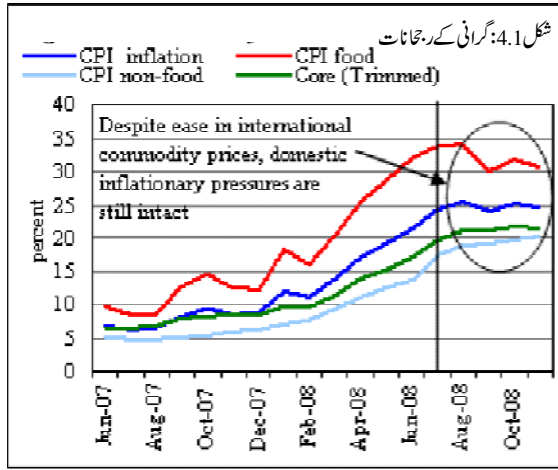
خوردنی تیل کے نرخ 2008ء کی دوسری ششماہی میں کم ہوئے۔ عالمی کساد بازاری اور پام آئل کی رسد میں اضافہ طلب کے گھٹنے کا باعث بنا۔ خوردنی تیل کی رسد میں اس لیے اضافہ ہوا کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں پیداوار بڑھ گئی اور چین اور بھارت میں اچھی فصلیں ہوئیں۔ خام تیل کی قیمت میں کمی متبادل ایندھنوں کی کم طلب اور پام آئل کی قیمتوں میں کمی کا سبب بنی۔

مئی 2008ء کے دوسرے ہفتے میں چاول کی قیمتیں ریکارڈ بلندی پر پہنچنے کے بعد کم ہونا شروع ہوئیں اور کچھ عرصے قبل تک کمزوری رہیں۔ یہ کمی چاول کی عالمی رسد میں اضافے اور اس کے ساتھ اس کی برآمد پر سے پابندی اٹھانے کی وجہ سے ہوئی۔ مئی 2008ء میں جب قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچیں تو چاول برآمد کرنے والے ممالک کے کاشتکاروں نے اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے کاشت کی جانے والی فصل کی مقدار بڑھادی۔ عالمی ادارہ خوراک کی شائع کردہ ایک رپورٹ میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ گندم (جو چاول کا متبادل ہے) کی کم قیمتوں کے باعث عالمی منڈی میں چاول کے نرخ مستقبل قریب میں دباؤ میں رہیں گے۔ تاہم شمالی نصف کرے اور ایشیائی ملکوں میں مومن سون کی وجہ سے بھی قیمتیں متاثر ہوں گی۔

جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران دھاتوں کی قیمتیں نیچے جاتی رہیں۔ عالمی کساد بازاری اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت بڑھنے کے باعث صنعتی نمو کم ہوئی جس سے دھاتوں کی طلب خاصی گرتی۔ یورپ اور امریکہ میں کاروں کی فروخت کم ہونے سے ایلومینیم، سیسے اور پلائیم کی طلب کم ہوگئی اور ان دھاتوں کی قیمتیں گھٹ گئیں۔ اسٹیل لیس اسٹیل بنانے والوں کی جانب سے گرتی ہوئی طلب کے باعث نکل کی قیمت دباؤ میں رہی۔ چین میں کم طلب، امریکہ میں مکانات کی منڈی میں کساد بازاری اور تانبے کی عالمی ذخائر بڑھنے کی وجہ سے تانبے کے نرخ بھی دباؤ میں آ گئے۔ 2008ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران سونے کی قیمتیں گرنے کی بڑی وجہ ڈالر کی مضبوطی تھی۔

4 زراور بیکاری

4.1 زری پالیسی



اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے دوران زری سختی میں اضافہ کرتے ہوئے پالیسی ریٹ مزید 300 بی پی ایس بڑھادیا، یہ اضافہ دواہرہ میں کیا گیا۔ پالیسی ریٹ میں گزشتہ 18 ماہ کے دوران مجموعی طور پر 550 بی پی ایس کا اضافہ ہو چکا ہے۔ رواں مالی سال کے یہ اقدامات گزشتہ سال سے چلے آ رہے اس اقتصادی دباؤ کے جواب میں کیے گئے جس کا حجم رواں سال بڑھ چکا تھا۔

مالی سال 09ء کے دوران گرانی کے دباؤ میں اضافے کے پیش نظر زری سختی ناگزیر ہو گئی۔ سال

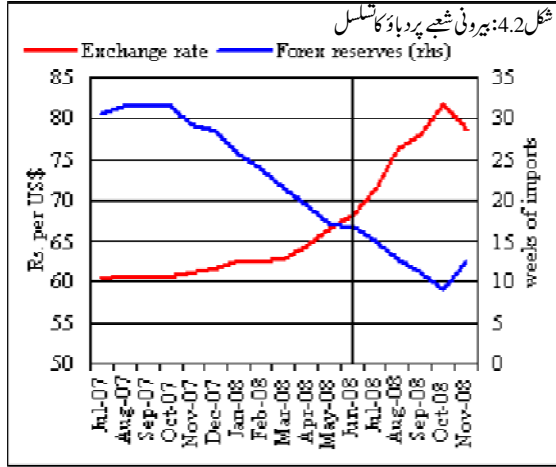
بسال صارف اشاریہ قیمت گرانی (ص 1 ق) اگست 08ء میں 25.3 فیصد کی ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئی جبکہ غذائی گرانی 34.1 فیصد تک چلی گئی۔ ملکی گرانی میں کمی آچکی ہے تاہم یہ اب بھی خاصی بلند ہے۔ غذائی قیمتیں اگرچہ کسی حد تک واپس آچکی ہیں، غیر غذائی گرانی نے اجناس کی عالمی قیمتوں میں زبردست کمی کے باوجود اس کا کوئی اثر قبول نہیں کیا ہے (دیکھئے شکل 4.1)۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ کاروباری شعبہ زائد منافع کے لیے طاقتور ملکی طلب کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔

بیرونی جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ زری پالیسی کے لیے ایک اور وجہ تشویش تھا جو بنیادی طور پر ملکی طلبی دباؤ کی عکاسی کرتا ہے۔¹ ایک طرف یہ مسئلہ تھا، دوسری طرف بیرونی مالکاری کی آمدست پڑ گئی، چنانچہ ان دونوں عوامل کے مشترکہ اثر سے زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہونے لگے اور نتیجتاً روپے کی قدر تیزی سے گر گئی۔ زرمبادلہ کے ذخائر جتنے عرصے کی درآمدات کے لیے کافی ہوتے ہیں وہ عرصہ نہایت کم رہ گیا (دیکھئے شکل 4.2)، بیرونی حسابات پر بڑھتا ہوا اتنا بلند دباؤ تا قابل برداشت تھا خواہ مختصر عرصے ہی کے لیے ہو۔²

اجناس کی عالمی قیمتیں حال میں گرنے کی وجہ سے اگرچہ توقع ہے کہ مجموعی درآمدی بل میں بھی کمی آجائے گی، اس کے باوجود ایک پہلو ایسا ہے جو بیرونی حسابات پر دباؤ برقرار رہنے کا اشارہ کرتا ہے، اور وہ پہلو پاکستانی درآمدات میں کمی کا ہے جو بڑے بڑے ملکوں میں کساد بازاری کی وجہ سے طلب گھٹنے کے نتیجے میں واقع ہو سکتی ہے، نیز کارکنوں کی ترسیلات میں بھی کمی آ سکتی ہے۔ چنانچہ طلب سے نمٹنے کی پالیسیوں کے ذریعے مجموعی

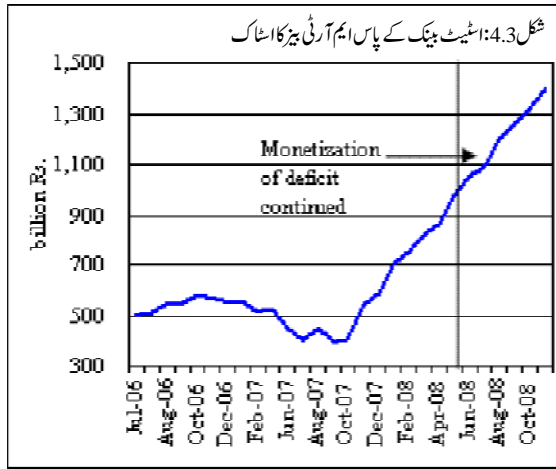
1 بیرونی جاری خسارے کی وجہ تیل کے علاوہ دیگر مصنوعات کی بھی طلب میں ہونے والی مختصر مدتی کمی (دیکھئے باب 6 میں سیکشن بیرونی تجارت)۔

2 جاری حسابات کا خسارہ جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران 6.9 ارب ڈالر تک جا پہنچا جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 4.7 ارب ڈالر تھا۔



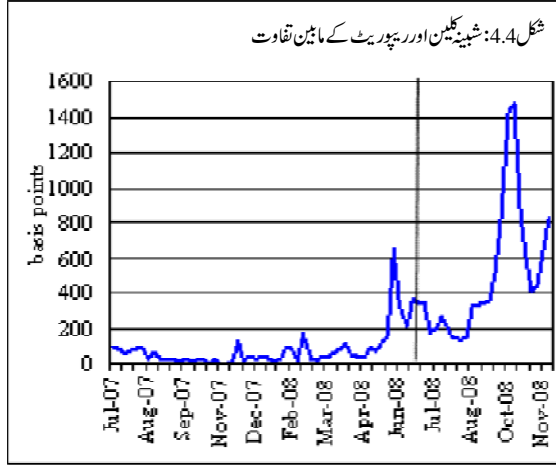
درآمدات میں مستحکم کمی لانا اور اس طرح بیرونی جاری حسابات کے خسارے پر قابو پانا لازمی ہوگا۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ملکی طلب بڑھانے والے عوامل میں کمی لانا ہوگی جو خسارے کی مسلسل تسلیک سے پروان چڑھ رہے ہیں اور جنہوں نے گذشتہ زری تختی کے اثرات کو بڑی حد تک زائل کر دیا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 09ء مرکزی بینک سے حکومت کی میزانی قرض گیری 356.4 ارب روپے تک جا پہنچی جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 169.5 ارب روپے رہی تھی۔ منڈی سے متعلق اسٹیٹ بینک کے ٹی بلز نومبر 08ء کے اختتام تک 1,393.4 ارب روپے تک جا پہنچے (دیکھئے شکل 4.3)۔



رواں مالی سال کے دوران مرکزی بینک سے قرض گیری میں یہ زبردست اضافہ حکومت کے (2008-09ء کے میزانیے میں) اس واضح اعلان کے باوجود ہوا کہ مالی سال 09ء میں مرکزی بینک سے میزانی قرض گیری نہیں کی جائے گی۔ قرض گیری میں اس مستحکم نمو کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک نے اپنے زری پالیسی بیان برائے جولائی تا دسمبر 2008ء میں حکومت سے سفارش کی کہ وہ ہر سہ ماہی میں مرکزی بینک کو 21 ارب روپے کا قرضہ واپس کرے۔

دستیاب اظہار یوں سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی بینک سے مسلسل اضافی قرض گیری کی بنیادی وجہ یہ ہیں: (الف) رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر بینکی ذرائع اور بیرونی شعبے، دونوں سے مالکاری وصولیوں میں نسبتاً کمی واقع ہونا، اور (ب) جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء کے دوران جدولی بینکوں کا موجودہ شرح سود پر سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری پر تذبذب۔ اسٹیٹ بینک سیالیت کے انتظام میں ہونے والی دشواریوں اور میزانی خسارے کی مسلسل تسلیک کی وجہ سے گرائی بڑھنے کے خطرات کی جانب ماضی میں بار بار توجہ دلا چکا ہے۔ چنانچہ زری تختی اس لیے لازمی تھی کہ (الف) مرکزی بینک پر سے حکومتی مالکاری کا بوجھ کم کیا جائے، اور (ب) اضافی طلب کو محدود کیا جائے جو کہ بیرونی حسابات پر

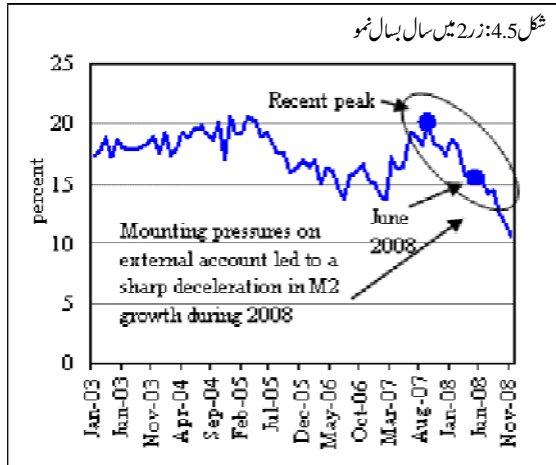


دباؤ ڈالنے کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ اور زر مبادلہ کے ذخائر کو بھی متاثر کر رہی تھی۔

درحقیقت (بیرونی حسابات پر دباؤ کے نتیجے میں) زر مبادلہ کے ذخائر میں تیز رفتار کمی اور روپے کی قدر میں زبردست تخفیف سے بین الینک منڈی سے روپے کی سیالیت کی اکتوبر 08ء تک معقول نکاسی ہو چکی تھی، اور حکومت جدولی بینکوں سے مزید فنڈز اکٹھا کرنے کے قابل نہ رہی تھی۔

نتیجتاً بینکوں کی سیالیت میں آنے والی کمی اور ٹی بل کی خریداری سے جدولی بینکوں کے گریز سے بین الینک منڈی میں کال رٹس میں تیزی سے اضافہ ہوا، اور کال رٹس اور رپورٹس کے مابین تفاوت غیر معمولی سطح تک بلند ہو گیا (دیکھئے شکل 4.4)۔

عید الفطر کے موقع پر امانتوں سے روایتی طور پر بھاری رقم نکلوانے سے سیالیت کا بحران شدید تر ہو گیا۔ اکتوبر 08ء میں بینکاری نظام کو ایک اور بحران کا سامنا کرنا پڑا: لوگوں نے افواہوں کے نتیجے میں امانتوں سے رقم نکلوانا شروع کر دیں۔³ اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام میں سیالیت کے غیر معمولی فقدان پر بعض عارضی اقدامات کے ذریعے قابو پانے کی کوشش کی۔⁴



اسٹیٹ بینک کے بروقت اقدامات سے سیالیت کی صورتحال خاصی بہتر ہو چکی ہے، تاہم بلند گرائی، بیرونی حسابات پر غیر معمولی دباؤ اور مرکزی بینک سے قرض گیری پر حکومت کے بدستور انحصار جیسے اہم اقتصادی شعبوں کو درست کرنے کی پالیسی پر مسلسل توجہ دینے کی اب بھی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے اقتصادی استحکام کا ایک منصوبہ تیار کر لیا ہے اور جس پر عمل درآمد جاری ہے۔ آئی ایم ایف کے

3 اسی باب میں آگے چل کر سیشن امانتیں جمع کرنا ملاحظہ کیجئے۔

4 دیکھئے اسٹیٹ بینک کی دستاویز: 'عمدہ زر پالیسی' نومبر 2008ء

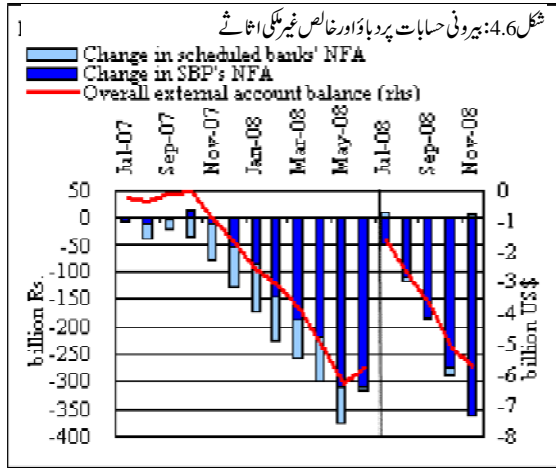
جدول 4.1: گرانٹی و شرح سود (فیصد)

پالیسی ریٹ	موجودہ	گزشتہ	گرانٹی سال بسال	
			نومبر 07ء	نومبر 08ء
نافذ اصل				
دسمبر 08ء	0.25	1.0	3.7	3.5*
دسمبر 08ء	2.0	3.0	4.5	2.1*
دسمبر 08ء	2.5	3.3	2.1	3.1
دسمبر 08ء	1.5	2.3	2.6	2.4*
دسمبر 08ء	4.3	5.3	5.0	1.9#
اکتوبر 08ء	0.3	0.5	1.7	0.3*
نومبر 08ء	5.6	6.7	2.4	6.9
دسمبر 08ء	3.0	4.0	4.5	3.5
نومبر 08ء	3.3	3.8	7.6	1.9*
دسمبر 08ء	2.8	3.8	2.2	3.0
اگست 08ء	6.0	5.8	9.9	3.2
دسمبر 08ء	6.0	7.5	10.4	5.5*
نومبر 08ء	15.0	13.0	24.7	8.7
اکتوبر 08ء	10.5	10.0	20.2	18.2*
اکتوبر 08ء	12.0	13.0	24.2	10.0
اکتوبر 08ء	9.5	9.3	11.7	5.6

* اکتوبر تک اعداد و شمار، # سہ ماہی اعداد و شمار
ماخذ: بلومبرگ ڈی اکنامنٹ

ساتھ ملے پانے والا 23 ماہی عارضی انتظام اس مجموعی پیکج کا ایک اہم حصہ ہے جس سے دیگر بین الاقوامی مالی اداروں (آئی ایف آئی) سے وسائل کے حصول میں بھی مدد ملے گی۔ یہ فطری امر ہے کہ آئی ایم ایف سے ملے پانے والے منصوبے میں گرانٹی کو کم کرنا، زرمبادلہ کے ذخائر کو بچانا اور اسٹیٹ بینک سے مالکاری کو ختم کرنا بھی شامل ہے۔

یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ بین الاقوامی مالی بحران پھیلنے کے نتیجے میں خطے، اور دنیا کے دیگر ملکوں کو جس اقتصادی دباؤ کا سامنا ہے پاکستان کی دشواریاں اس سے قطعی مختلف ہیں۔ چنانچہ پاکستان کی پالیسیاں بھی دوسرے ملکوں کی پالیسیوں سے خاصی مختلف ہوں گی۔ پاکستان کی اقتصادی صورتحال زری سختی کو برقرار رکھنے کا تقاضا کرتی ہے (جس کے ساتھ معاون مالیاتی اقدامات بھی ہوں)، تاہم دوسرے ممالک کی اقتصادی کساد بازاری کے خطرے کا سامنا کر رہے ہیں جس کا اظہار ان کی زری پالیسیوں میں ہو رہا ہے (دیکھئے جدول 4.1)۔



4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں غیر معمولی سکڑاؤ کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران بینکاری نظام سے زر وسیع کے مجموعے (زر) میں 10.8 ارب روپے کی خالص نکاسی واقع ہوئی۔ خالص غیر ملکی اثاثوں میں آنے والا سکڑاؤ مرکزی بینک سے سرکاری قرض گیری میں تیز رفتار اضافے سے جزوی طور پر زائل ہو گیا (دیکھئے جدول 4.2)۔ تاہم زر 2 نموسال بسال

تیزی سے گر کر نومبر 08ء کے اختتام تک 10.7 فیصد رہ گئی (دیکھئے شکل 4.5)، جو کہ گزشتہ سات برسوں میں سب سے کم نمونہ ہے۔

جدول 4.2: زری مجموعے (آخر جون تا 29 نومبر)				
بہاؤ ارب روپے میں		سال ہمال نمو (فیصد) ذخائر میں		
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	
171.4	-10.8	19.3	10.4	زریوئع (زرر)
-99.9	-356.3	38.5	-64.8	خالص بیرونی اثاثے
-34.5	-363.0	42.9	-84.5	اسٹیٹ بینک
-65.4	6.7	17.7	47.7	جدولی بینک
271.3	345.5	15.1	30.3	خالص ملکی اثاثے
153.6	292.4	-10.6	250.2	اسٹیٹ بینک
117.7	53.1	18.5	8.3	جدولی بینک
				اس میں شامل ہیں
168.0	270.9	18.4	62.7	حکومتی شعبہ
191.3	263.1	24.3	62.5	خالص میزانیہ امداد
169.5	356.4	2.4	170.2	اسٹیٹ بینک سے
21.9	-93.3	60.4	-51.2	جدولی بینک سے
4.5	54.8	61.2	97.9	بی ایس ایف کو قرضہ
133.9	145.8	15.6	16.1	غنی شعبے کے قرضہ
				یادداشتی فہرست
306.7	471.5	17.1	31.2	مجموعی ملکی قرضہ ¹
76.1	-38.6	14.9	12.0	زریوئع

¹ سرکاری اور غیر سرکاری قرضوں کا مجموعہ

چونکہ خالص غیر ملکی اثاثوں میں سکڑاؤ درآمدات کی مستحکم طلب کے باعث آتا ہے اور ملکی قرضے (سرکاری اور نجی قرضہ دونوں) کی نمو بلند رہی ہے اس لیے جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران زرر میں کمی سے یہ مفہوم اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ مجموعی ملکی طلب کمزور پڑ گئی ہے۔ درحقیقت مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری میں غیر معمولی اضافہ معیشت میں پہلے سے بلند طلبی دباؤ کو مزید بڑھا رہا ہے۔⁵ یہ دباؤ مجموعی ملکی قرضے میں غیر معمولی اضافے سے ظاہر ہے جس میں نومبر 08ء کے اختتام پر سال ہمال 31.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ایک سال قبل یہ اضافہ 17.1 فیصد رہا تھا۔

خالص غیر ملکی اثاثے

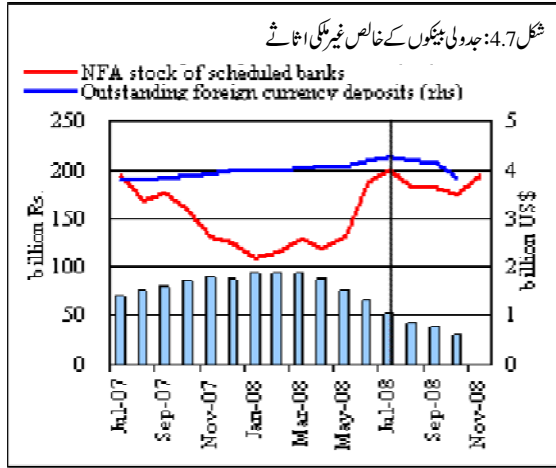
جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں 356.3 ارب روپے کی کمی گذشتہ پورے مالی سال میں خالص غیر ملکی اثاثوں میں ہونے والی 317.4 ارب روپے کی کمی سے بھی زائد رہی (دیکھئے شکل 4.6)۔ بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثوں پر یہ دباؤ بیرونی حسابات کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔

رواں مالی سال میں جولائی تا نومبر برآمدات میں نمو (تیل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے سبب) 21.6 فیصد کی خاصی بلند سطح پر رہنے سے بیرونی جاری حسابات کے خسارے میں تیزی سے اضافہ ہوا جو گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں ہونے والے خسارے پر سبقت لے گیا۔ بیرونی مالکاری کی آمدست پڑنے سے ادائیگیوں کا دباؤ پیچیدہ صورت اختیار کر گیا چنانچہ زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہونے لگے، خصوصاً وہ جو مرکزی بینک کے پاس تھے۔⁶ مالی سال 08ء میں جولائی تا نومبر کے دوران اسٹیٹ بینک نے تیل کی ادائیگیوں میں 6.1 ارب ڈالر تعاون کیا جو کہ اس سے سابقہ برس کے اسی عرصے میں کیے جانے والے تعاون 2.9 ارب ڈالر سے دگنے سے زائد تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرکزی بینک

5 جب حکومت جدولی بینکوں سے قرض لیتی ہے تو وسائل نجی شعبے سے حکومت کو منتقل ہو جاتے ہیں (جس سے طلب بھی معیشت کے ایک شعبے سے دوسرے کو منتقل ہو جاتی ہے)۔ دوسری طرف اسٹیٹ بینک سے میزانی قرض گیری بہت زیادہ گرانی پیدا کرنے والا سبب ہے کیونکہ اس کا مطلب (نجی شعبے کے لیے دستیاب وسائل میں کٹوتی کے بغیر) معیشت میں تازہ قوم کی آمد ہوتا ہے۔

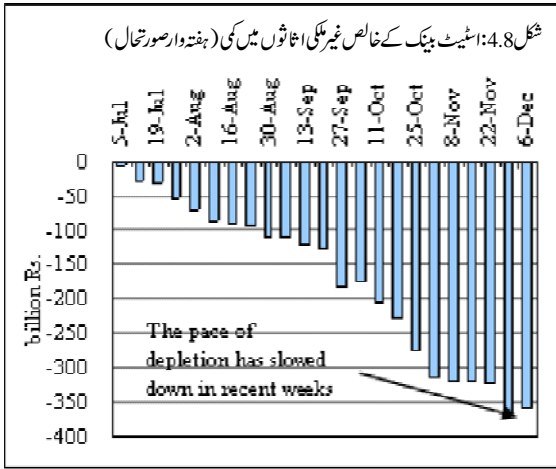
6 حکومت میزانیہ کے لیے بیرونی مالکاری کا بندوبست نہ کر سکتی تھی چنانچہ مالی سال 09ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر کی نکاسی بہت زیادہ ہوئی۔ عالمی مالی صورتحال بگڑنے کی وجہ سے پاکستان بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے وسائل جمع نہ کر سکا نیز اندرون ملک اقتصادی بے یقینی کے باعث پاکستان کی سادرن کرڈٹ ریٹنگ رو بہ تنزل ہوئی۔ خطرات میں اضافے نے بھی زرمبادلہ کے اخراج (خصوصاً جزو دانی سرمایہ کاری کے اخراج) میں اضافہ کر دیا اور درآمد کنندگان کو غیر ملکی کرنسی میں بیٹگی ادائیگی پر مجبور کر دیا۔

کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں کمی کہیں زیادہ ہوئی۔



رواں مالی سال جولائی تا نومبر کے دوران جدولی بینکوں کے خالص غیر ملکی اثاثوں پر دباؤ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نسبتاً اعتدال پر رہا۔ مالی سال 08ء کے ابتدائی مہینوں میں جدولی بینکوں کے غیر ملکی اثاثے غیر ملکی کرنسی کے قرضے بڑھنے کی بنا پر دباؤ میں آ گئے۔ ان قرضوں کو درج ذیل دونوں صورتوں سے بڑھاوا ملا: (الف) روپے کی نسبتاً مستحکم شرح تبادلہ کی توقعات، اور (ب) روپے میں قرض گیری اور غیر ملکی کرنسی میں قرض گیری کے مابین سود میں بلند تفاوت۔

مالی سال 09ء کے دوران شرح سود میں فرق اگرچہ بڑھ گیا تاہم بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر گر کرنے سے غیر ملکی کرنسی میں قرضے مہنگے اور پرخطر ہو گئے۔ اس سے تاجروں کو غیر ملکی کرنسی میں اپنے واجبات ادا کرنے کی تحریک ہوئی۔⁷ نتیجتاً بینکوں کے غیر ملکی اثاثوں میں اتنا اضافہ ہوا کہ اس نے ستمبر 08ء کے اختتام اور اکتوبر کے اوائل میں غیر ملکی کرنسی کی امانتوں سے بھاری رقوم نکلوائے جانے سے خالص غیر ملکی اثاثوں پر جو زبردست دباؤ پڑا تھا اسے اعتدال پر لانے میں مدد دی (دیکھئے شکل 4.7)۔



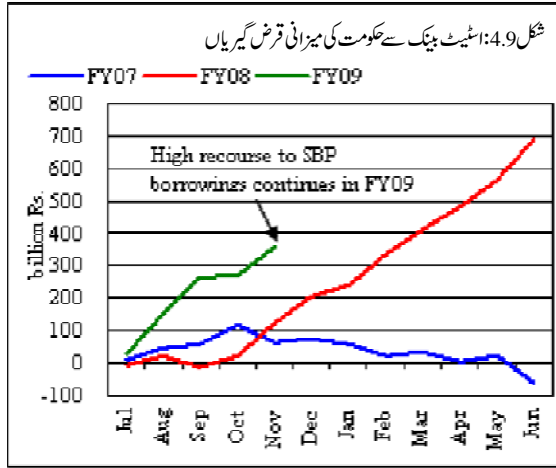
اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثوں میں تازہ ترین ہفتہ وار رجحانات پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کے بیرونی حسابات پر دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 4.8)۔ اس کی بنیادی وجوہات تیل اور دیگر اجناس کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی، اسٹیٹ بینک کے اقدامات

7 بیرونی کرنسی میں قرضے چونکہ رہائشیوں پر بینکوں کے واجبات ہوتے ہیں، انہیں زری حسابات میں بینکوں کے بطور ملکی اثاثے ظاہر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بیرونی کرنسی میں قرضوں کے نتیجے میں بینکوں کے غیر ملکی اثاثے (جو مثلاً بیرون ملک ہوتے ہیں) ان کے ملکی اثاثوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اور جب بیرونی کرنسی میں یہ قرضے ادا ہو جاتے ہیں تو متضاد صورتحال واقع ہوتی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

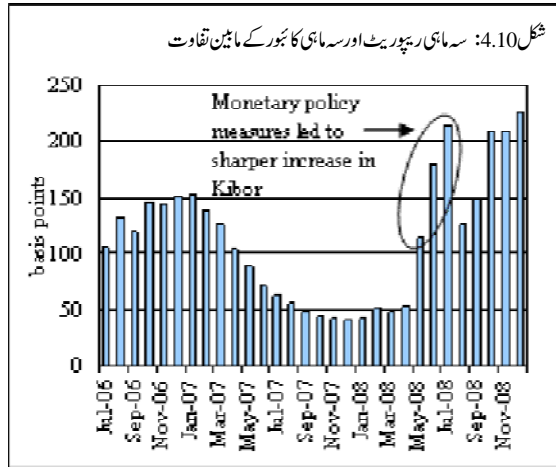
(بشمول زری تختی) کے بعد مبادلہ منڈی کی صورتحال میں نسبتاً سکون اور آئی ایم ایف کے تعاون سے شروع ہونے والا پروگرام ہے۔

توقع ہے کہ آئی ایم ایف کے عارضی انتظام (Stand-By Arrangement) اور اقتصادی استحکام کے پیکیج پر عمل درآمد سے پاکستان کی



معیشت پر اعتماد بحال کرنے میں مدد ملے گی اور دیگر کثیر طر فی اور دوطرفہ ذرائع سے مزید مالی تعاون کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اس سے پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر کی صورتحال بھی بہتر ہو جائے گی۔⁸ تاہم ان ذخائر کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے مجموعی درآمدی طلب میں پائیدار کمی بے حد ضروری ہے، بالخصوص ایسے وقت میں جب دوسرے ملکوں کی معیشت میں کساد بازاری پاکستان کی برآمدی نمواور کارکنوں کی ترسیلات دونوں میں کمی لانے کا سبب بن سکتی ہے۔

خالص ملکی اثاثے

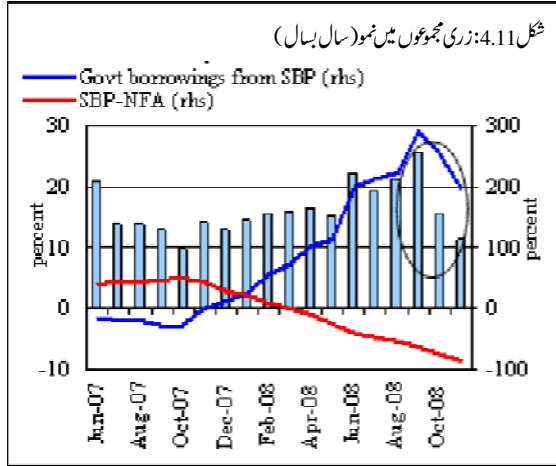


خالص ملکی اثاثوں نے مالی سال 08ء میں 30.6 فیصد کی سال بسال غیر معمولی نمو حاصل کی تاہم رواں مالی سال جولائی تا نومبر بھی اس نمویں 30.3 فیصد کی مستحکم سطح دیکھنے میں آئی۔ زیر نظر عرصے کے دوران خالص ملکی اثاثوں کی اس نمو میں جو عوامل کارفرما رہے وہ مرکزی بینک سے حکومت کی مسلسل بلند میزانی قرض گیری، اور سرکاری اداروں اور نجی شعبے دونوں میں قرضے کی مستحکم طلب ہے۔ ان اثاثوں کی نمو میں اسٹیٹ بینک کا حصہ سب سے زیادہ رہا جس کا سبب مرکزی بینک سے مالکاری پر حکومت کا بھاری انحصار اور جدولی بینکوں کے واجبات کی ادائیگی تھا۔

8 پاکستان کو آئی ایم ایف سے 13.1 ارب ڈالر کی پہلی قسط 26 نومبر 2008ء کو وصول ہو چکی ہے جس سے اسٹیٹ بینک کے ذخائر 6.2 ارب ڈالر ہو گئے۔ تاہم یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ اسٹیٹ بینک کے خالص غیر ملکی اثاثے (اور زری رسد) آئی ایم ایف سے قسط ملنے کے باوجود اس سطح پر برقرار رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف کا قرضہ، جو بنیادی طور پر ادائیگیوں کے توازن کے لیے ہوتا ہے، مرکزی بینک پر واجبات کا بھی سبب بنتا ہے۔

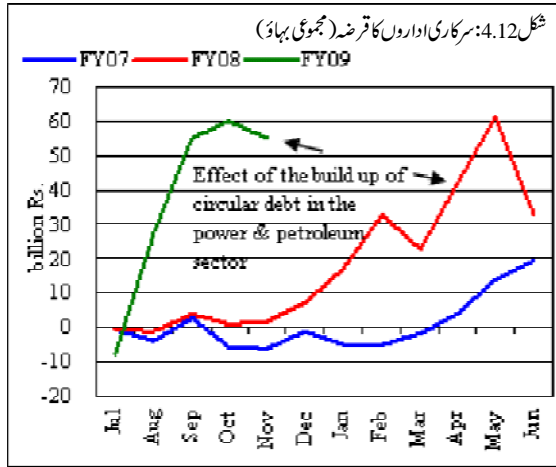
حکومت کی میزانی قرض گیری

مالی سال 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومت کی میزانی قرض گیری کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری رہنے سے یہ رقم جولائی تا نومبر 356.4



ارب روپے تک جا پہنچی (دیکھئے شکل 4.9)۔ نتیجتاً اسٹیٹ بینک کے منڈی سے متعلق ٹی بلز (ایم آر ٹی بی) 29 نومبر 08ء تک 1393.4 روپے ہو گئے جو کہ اختتام جون 08ء پر 1053 ارب روپے تھے۔

رواں مالی سال مالیاتی کھاتے کے اب تک کے رجحانات حکومت کے اس اعلان سے مطابقت ظاہر کر رہے ہیں کہ مالی سال 09ء کا میزانی خسارہ جی ڈی پی کے 4.2 فیصد تک لایا جائے گا۔⁹ چنانچہ بیرونی مالکاری میں کمی¹⁰ اور دیگر ذرائع سے فنڈز کے حصول میں حکومت کی ناکامی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے حکومت مرکزی بینک سے قرض گیری پر بھاری انحصار کر رہی ہے۔



مالی سال 09ء میں جولائی سے اکتوبر کے دوران جدولی بینک حکومت کو اس وقت کے قطع شرح سود پر مالکاری فراہم کرنے میں تذبذب کا شکار تھے۔ اس ہچکچاہٹ کی وجہ یہ تھی: (الف) نجی شعبے کا قرضہ (جو خاصے مستحکم طریقے سے نمونہ پذیر تھا) بینکوں کو زائد منافع دے رہا تھا، (دیکھئے شکل 4.10) اور (ب) انہیں یہ توقعات تھیں کہ بلند گرانے کے نتیجے میں جلد

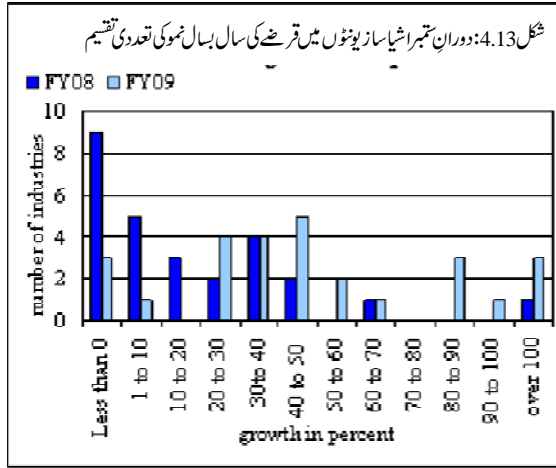
ہی بلند شرح منافع ملے گی۔ اکتوبر 08ء میں جب سیالیت کا بحران آیا تو یہ توقعات مزید پختہ ہو گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت جدولی بینکوں کے پاس عرصیت مکمل کر چکنے والی قرضہ تمسکات پر منافع ادا کرنے کے قابل نہ تھی۔¹¹ چنانچہ حکومت نے جولائی تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران

9 مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کا مالیاتی خسارہ 139.5 ارب روپے (یا رواں مالی سال کے تخمینہ شدہ جی ڈی پی کا ایک فیصد) تھا جو کہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے خسارے 158.1 ارب روپے (یا جی ڈی پی کا 1.5 فیصد) سے کم تھا۔

10 مالی سال 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بیرونی مالکاری تقریباً معرقی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 36.8 ارب روپے کی خالص وصولیاں عمل میں آئی تھیں۔

11 جولائی تا دسمبر 07ء کے دوران حکومت نے نیلامی کی عرصیتوں کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد، ٹی بل کی نیلامیوں سے 137 ارب روپے جمع کر لیے تھے۔ اس کے مقابلے میں رواں مالی سال کے اسی عرصے کے دوران عرصیتوں سے 18.9 ارب روپے کم نیلامیاں ہوئیں۔

جدولی بینکوں کو 69 ارب روپے ادائیگی کردی۔



مرکزی بینک سے مسلسل مالکاری نے معیشت میں گرائی کے دباؤ کو، جو پہلے ہی خاصا بلند ہے، بڑھانے کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے لیے کئی دشواریاں کھڑی کر دیں۔ مثال کے طور پر غیر متوقع اور بھاری قرض گیری نے سیالیت کے انتظام کو مزید مشکل بنا دیا اور زری پالیسی کے اشاروں کی خردہ زخوں تک ترسیل کو کمزور کر دیا۔ سیالیت کا انتظام یوں دشوار تر ہو گیا کہ ٹی بل کا ذخیرہ کم ہونے سے (بینک سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاریوں کی تجدید سے گریزاں تھے) جدولی بینکوں کی ریپو مارکیٹ میں فنڈ زنجیر کرنے کی اہلیت محدود ہو کر رہ گئی۔¹²

اس کے دو مضمرات سامنے آئے: (1) بینکوں کو اپنی رقوم کی ضروریات زیادہ تر کال مارکیٹ سے پوری کرنی پڑیں (یوں بین الینک شبنہ کال ریٹس میں تغیر مزید بڑھ گیا)۔¹³ (2) بین الینک منڈی میں (بازار زر کے سودوں اور ڈسکاؤنٹ ونڈو کے ذریعے) سیالیت کی قلت دور کرنے کی اسٹیٹ بینک کی اہلیت بھی متاثر ہوئی۔

مالی سال 09ء کے دوران زربنیاد میں مسلسل بلند نمو سے بھی،

زری انتظام میں اسٹیٹ بینک کی دشواری کا اندازہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ شکل 4.11 سے ظاہر ہے، حالیہ مہینوں میں زربنیاد میں نمو صرف اس وقت سست ہوئی جب اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری سست پڑی۔

مرکزی بینک سے حکومت کی قرض گیری سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو دیکھتے ہوئے یہ لازم ہے کہ میزانی مالکاری کے ذرائع متنوع بنائے جائیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے کام کا آغاز کرتے ہوئے زیادہ تر زراعت ختم کر دیا ہے اور قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع بڑھادی ہے۔

12 سرکاری وثیقہ جات سیال اٹھاتے ہوئے ہیں جنہیں اسٹیٹ بینک کی ڈسکاؤنٹ ونڈو تک رسائی کے دوران بینک، بین الینک ریپو منڈی میں فنڈ زنجیر کرنے کے لیے بطور گروی استعمال کرتے ہیں۔ یہ وثیقہ جات بازار زر کے کھلے سودوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔

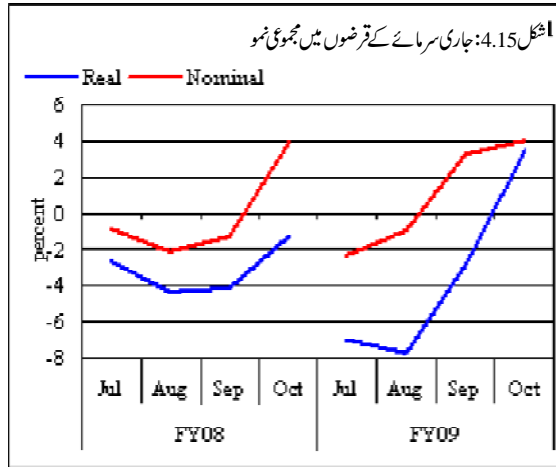
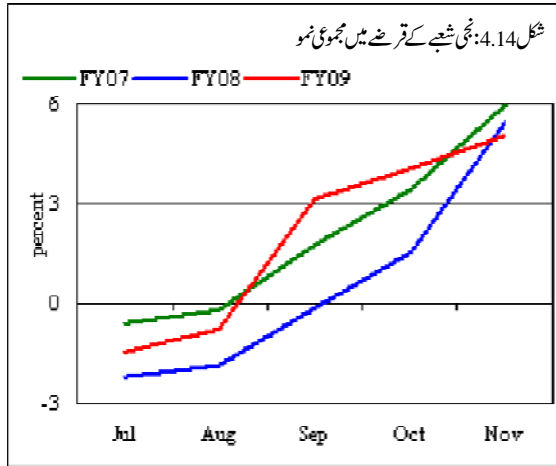
13 کم حجم کے سیال اثاثوں والے بعض بینکوں کو بین الینک منڈی میں غیر معمولی طور پر بلند کال ریٹس کا سامنا کرنا پڑا۔

سرکاری اداروں پر واجب الادا قرضے جولائی تا نومبر 09ء کے دوران تیزی سے بڑھے (دیکھئے شکل 4.12) جس کا سبب یہ ہے کہ دعووں کی چکانی میں حکومت کی طرف سے مسلسل تاخیر کے باعث، سرکاری شعبے میں بجلی پیدا کرنے والے بڑے ادارے اور تیل کی مارکیٹنگ کمپنیاں (اواہیم

سی) جدولی بینکوں سے مالکاری کے حصول میں سرگرداں ہو چکی ہیں۔ بینکوں نے سرکاری شعبے کی فضائی کمپنی کو بھی قرضہ فراہم کیا ہے۔

4.3 نجی شعبے کا قرضہ¹⁴

جولائی تا نومبر 09ء کے دوران نجی شعبے کے قرضے میں نمو تجارتی مالکاری کی منفی شرکت کے باوجود 5.1 فیصد کی مستحکم سطح پر رہی جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو سے معمولی سی کم ہے (دیکھئے جدول 4.3)، جبکہ جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری کی طلب بدستور مستحکم رہی۔



نجی شعبے کے قرضے میں مالی سال 09ء جولائی تا نومبر کے دوران اس اضافے میں کئی عوامل کارفرما رہے ہیں، مثال کے طور پر:

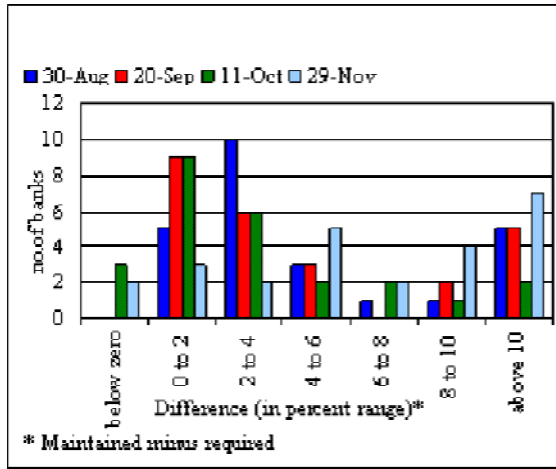
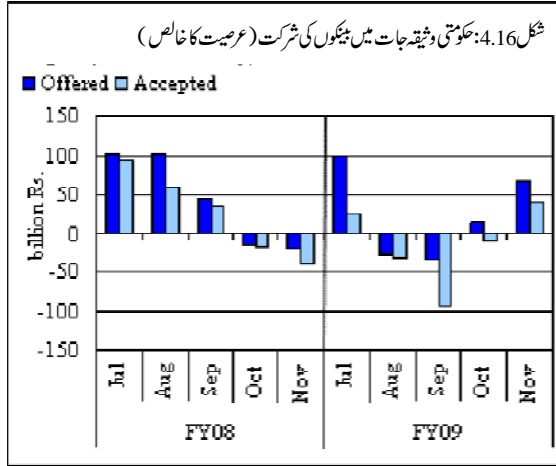
(1) مالکاری کے دیگر غیر بینکی ذرائع کا دستیاب نہ ہونا۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سابقہ رپورٹوں میں بتایا گیا ہے، مالی سال 08ء کے دوران قرضے کی طلب جزوی طور پر کارپوریٹ قرضہ دستاویزات (صلوک اور ٹی ایف سی) میں غیر بینکی سرمایہ

کاریوں کے ذریعے پوری کی گئی۔¹⁵ چونکہ مالی سال 09ء کے دوران ان طریقوں کا نیا اجراء نہیں ہو سکا ہے اس لیے بینکی ذرائع سے قرضے کی طلب فطری طور پر بلند رہی ہے۔

14 یہ مندرجہ قرضے کے اعداد و شمار بینکوں کی سرمایہ کاریوں اور کارپوریٹ شعبے کو دیے گئے قرضوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ڈیٹا زری سروے پر مبنی ہے جبکہ شعبہ دار بحث میں رواں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے کا احاطہ کیا گیا ہے۔

15 گزشتہ مالی سال کے دوران چند ایک کارپوریٹ اداروں نے بینکوں کے مہنگے قرضوں کی نو مالکاری کے لیے صلوک اور ٹی ایف سیز کے اجراء کو ترجیح دی، بعض واقعات میں توسیعی سرگرمیوں کی فنڈنگ کے لیے ایسا کیا گیا۔

(2) گزشتہ سال کی طرح، آئی پی پیزا اور او ایم سیز کی جاری سرمائے کی ضروریات رواں مالی سال میں بھی بلا روک ٹوک بڑھتی رہیں۔¹⁶ مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں جس امر نے قرضے کی طلب بڑھانے کا دباؤ ڈالا وہ حکومت سے قیمتوں میں فرق کے دعووں کے علاوہ واپڈا



سے فرنس آئل اور قدرتی گیس کے دعووں کی چکتائی میں ہونے والی تاخیر تھی (دیکھئے باکس 4.1)۔ کارپوریٹ میں قرضے کے حجم کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ چند آئی پی پیزا اور او ایم سیز نے ملکی بینکاری نظام میں قرض کی مجوزہ حد ستمبر 08ء ہی میں استعمال کر لی تھی۔ اس سے قرض کی تحدید پیدا ہوئی جو اکتوبر 08ء کے دوران قرض کی فراہمی میں آنے والی کمی سے ظاہر ہے۔

(3) یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بازارِ مبادلہ پر دباؤ پر قابو پانے کے لیے مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں جو ضوابطی اقدامات کیے تھے، ان اقدامات سے بھی قرضے کی طلب پر کچھ دباؤ پڑا۔ بعض شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی 08ء میں تمام اقسام کی درآمدات پر پیش بندی (forward cover) کے عارضی تعطل¹⁷ سے بعض درآمد کنندگان میں روپے کی مالکاری کی طلب بلند ہو گئی تاکہ ان کی شرح مبادلہ کے اکتشاف کی پیش بندی کی جاسکے۔¹⁸

(4) مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں ڈالر کے

مقابلے میں روپے کی قدر تیزی سے گری تو بین کرنسی تبادلے جیسے درپواتی (derivate) طریقوں نے کارپوریٹ اداروں کے لیے اپنی کشش کھودی۔¹⁹ اس کے نتیجے میں مالی سال کے جولائی تا اکتوبر عرصے کے دوران بڑی تعداد میں ایسے سودے نامکمل چھوڑ دیے گئے۔ شواہد بتاتے

16 مالی سال 08ء میں او ایم سیز نے تیل کے عالمی نرخوں اور ملکی صارفین کے لیے نرخوں کے مابین فرق کے دعووں کی چکتائی میں تاخیر کے سبب (حکومت کی ضمانت پر) بینکوں سے قرض گیری کی تھی۔ تاہم جون 08ء کے اختتام تک حکومت نے او ایم سیز کو ایک بڑی رقم ادا کر دی تھی۔

17 تفصیل کے لیے دیکھئے 2008ء کا زر مبادلہ کا گشتی مراسلہ نمبر 8۔

18 روپے کی قدر مزید گرنے کی توقع کے تحت بعض درآمد کنندگان نے شرح مبادلہ کے نقصانات کی پیش بندی کے لیے ڈالر خریدنے کی غرض سے بینکوں سے روپے کی قرض گیری کی۔

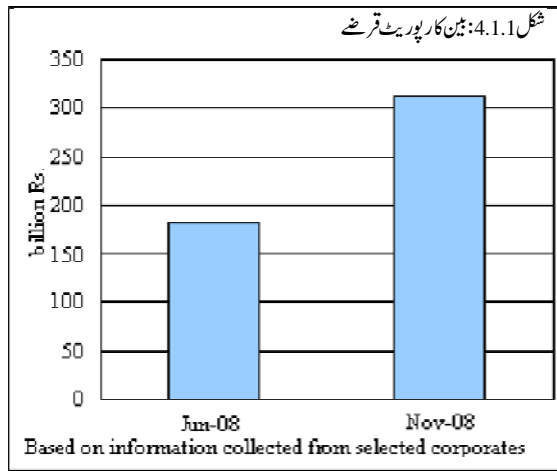
19 ماضی قریب کی مستحکم شرح مبادلہ اور فروغ پذیر ملکی شرح سود کو دیکھتے ہوئے بعض کارپوریٹ اداروں نے کابور پر اپنی سودی ادائیگیوں کی جگہ لائبر پور قرض لے کر بین کرنسی تبادلے کیے۔

ہیں کہ بین کرنسی تبادلے کا نمایاں اکتشاف رکھنے والے چند بینکوں نے ایسے سودے نمٹانے کی غرض سے اپنے کلائنٹ کے لیے روپے کی فنڈنگ کا بندوبست کیا۔

مذکورہ بالا عوامل کی یکجہائی ستمبر 08ء کے دوران خاص طور پر مستحکم رہی۔ اگرچہ قرض گیری کا زمانہ ہر سال بالعموم ستمبر میں شروع ہوتا ہے، ستمبر 08ء کے دوران قرضے کی نمو غیر معمولی طور پر بلند تھی۔²⁰ مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ قرضے میں یہ نمو اصل میں اشیاء سازی، بجلی، تعمیرات، تجارت اور کاروبار اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں جاری مالکاری کی طلب بڑھنے کی وجہ سے ہوئی۔ ستمبر کے دوران اشیاء سازی کی بہت سی صنعتوں میں قرضے کی نمو 20 سے 50 فیصد کے درمیان رہی (دیکھئے شکل 4.13)۔

بکس 4.1: قرضوں کا پیکر

کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضے²¹ کا مسئلہ گزشتہ مالی سال میں سامنے آیا اور رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں یہ بڑھ کر مزید پیچیدہ ہو گیا۔



مالی سال 08ء میں کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضے کا مسئلہ اصل میں اس وجہ سے سامنے آیا کہ حکومت ایندھن پر ٹکی صارفین کو زراعت دے رہی تھی اور بجلی ساز اداروں کو خسارہ ہو رہا تھا۔ تیل کی قیمتوں میں فرق 22 کے دعوے طے کرنے میں حکومت اور مذکورہ اداروں کی طرف سے تاخیر کے نتیجے میں بعض اوایم سیز مالی سال 8ء میں بینکوں سے (حکومت کی ضمانت پر) قرض لینے پر مجبور ہو گئیں۔ حکومت اگرچہ گزشتہ پورے مالی سال بجلی کو بھی زر اعانت دے رہی تھی تاہم اس سے بجلی اور پٹرولیم کے شعبے میں گشتی قرضے کی واجب الادا رقم میں اضافہ نہیں ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ (1) سرکاری شعبے میں بڑے بجلی ساز ادارے کے (قیمت میں فرق کے) دعووں کا حجم بہت کم تھا²³، اور (2) قرض گاروں کو ادائیگی کے لیے آئی پی بیز کے پاس کافی رقم تھیں۔

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران حکومت نے ایندھن کی قیمتوں پر زراعت دینا بند کر دیا، اس کے باوجود گشتی قرضے کی صورتحال بدتر ہو گئی۔ اس سال اوایم سیز اور آئی پی بیز پر واجب الادا قرضے میں غیر معمولی اضافے (دیکھئے شکل 4.1.1) کا سبب ایک بجلی ساز سرکاری ادارے پر تفرقی دعووں میں تیز رفتاری سے ہونے والا اضافہ ہے۔ درحقیقت بجلی ساز سرکاری اداروں پر ادائیگی کے دعووں کا بوجھ ہے جو (1) آئی پی بیز کا ہے جن سے، تقسیم کرنے کے لیے یہ ادارے بجلی خریدتے ہیں، اور (2) ایندھن فراہم کرنے والی کمپنیوں کا ہے جن سے فرنیس آئل اور قدرتی گیس خرید کر یہ ادارے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ مزید پیچیدگی یہ ہے کہ آئی پی بیز ایندھن فراہم کرنے والے اداروں کو ادائیگی میں بھی دشواریوں کا سامنا کر رہی ہیں۔

چنانچہ رقم کی آمد پر دباؤ کے سبب آئی پی بیز، اوایم سیز اور گیس کی تقسیم کے سرکاری اداروں نے بھی قرض کی ادائیگی روک دی، یوں کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضے کا حجم بڑھ گیا۔

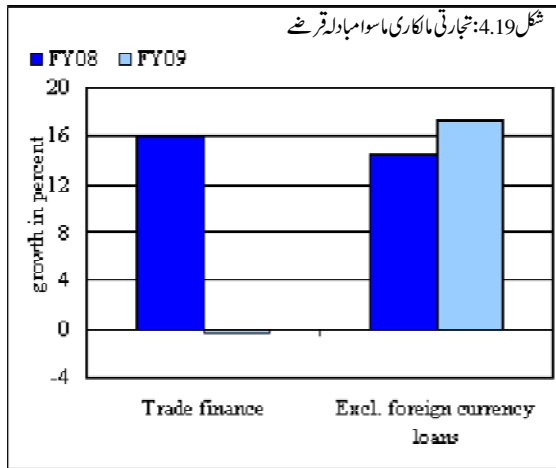
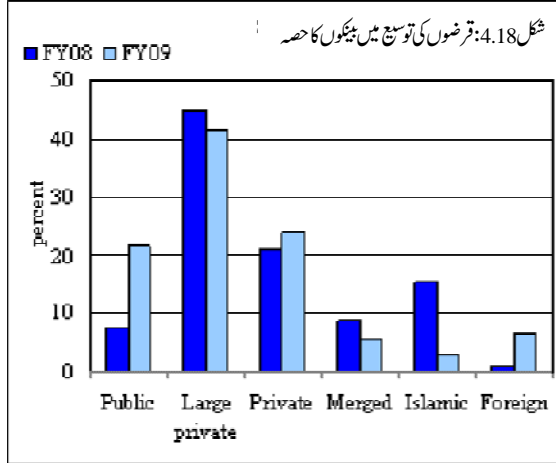
20 ستمبر 08ء کے دوران قرضوں کا پیکر 111.85 ارب روپے کی سطح پر غیر معمولی طور پر بلند تھا، اس کے مقابلے میں گزشتہ چار برسوں سے ستمبر میں اوسط 149 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

21 کارپوریٹ اداروں کے مابین قرضہ ایک ایسی صورتحال ہے جس میں کوئی کمپنی اپنے سیلائز کو ادائیگیاں روک دیتی ہے چنانچہ پلاز بھی اپنے قرض گاروں کو ادائیگیاں بند کر دیتے ہیں۔

22 یہ تیل کے عالمی نرخوں اور ٹکی صارفین کے لیے نرخوں کے مابین فرق کی طرف اشارہ ہے۔

23 اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ سالانہ میزائے میں حکومت نے بجلی پر زراعت کے لیے مالکاری رقم مختص کی تھی۔

تاہم گزشتہ برسوں کے برعکس اس بار ایک منفرد صورتحال رونما ہوئی، قرضوں کے اجرا میں غیر معمولی وقفہ آنے سے قرضوں میں نومبر 08ء کے بعد برقرار نہ رہ سکی (دیکھئے شکل 4.14)۔²⁴



قرضوں کی نمو میں یہ کمی، جو زیادہ تر جاری سرمائے کے قرضوں میں دیکھی گئی، بینکاری نظام میں غالباً سیالیت کے بحران اور نتیجتاً شرح سود میں اضافے کی وجہ سے آئی۔ اسی اثنا میں خام مال کی قیمتیں حالیہ مہینوں کے دوران²⁵ گرنے سے بھی کارپوریٹ اداروں کی جاری سرمائے کی طلب کم ہو گئی ہے۔²⁶ اس کے اثرات رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی حقیقی²⁷ اور نامیہ طلب کے مابین نسبتاً کم تغیر سے ظاہر ہیں (دیکھئے شکل 4.15)۔ چنانچہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ نئی شعبے کے قرضوں پر سیالیت کے بحران کے اثرات کچھ عرصے بعد زائل ہو جائیں گے، تاہم خام مال سستا ہونے سے قرضے کی طلب میں آنے والی کمی آگے بھی برقرار رہے گی۔

قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کا کردار
بینکوں نے قرضوں کی مضبوط طلب کو با آسانی پورا کیا خصوصاً دسمبر میں قرضوں کی طلب زیادہ تھی۔ اس کے اسباب یہ ہیں (الف) بینکوں نے اسٹیٹ

بینک کے پاس موجود لازمی اضافی ذخائر استعمال کیے اور (ب) حکومت جدولی بینکوں سے لیے گئے قرضے واپس کر رہی تھی۔

جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی ہے، حکومت کی جانب سے جدولی بینکوں کو قرضوں کی واپسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینک حکومتی وثیقہ جات میں سرمایہ

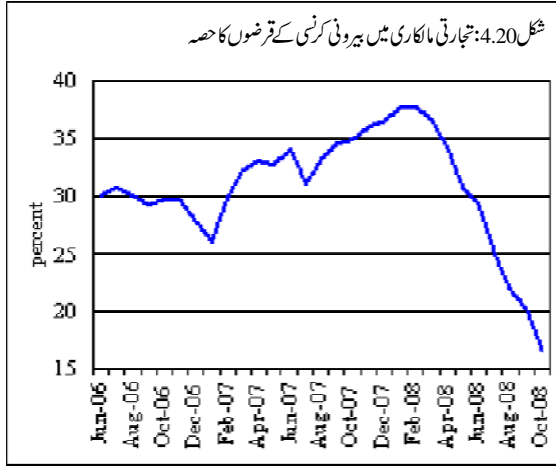
²⁴ اکتوبر تا نومبر مالی سال 09ء کے دوران نئی شعبے کے قرضے میں 55.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں یہ اضافہ 136.8 ارب روپے رہا تھا۔

²⁵ غیر غذائی گروپ کے قھوک اشاریہ قیمت میں سال ہمارا اکتوبر اور نومبر 2008ء میں تیزی سے گر کر بالترتیب 25.2 فیصد اور 12.8 فیصد رہ گئی جبکہ اگست 2008ء میں 37.4 فیصد کا سال ہمارا اضافہ ہوا تھا۔

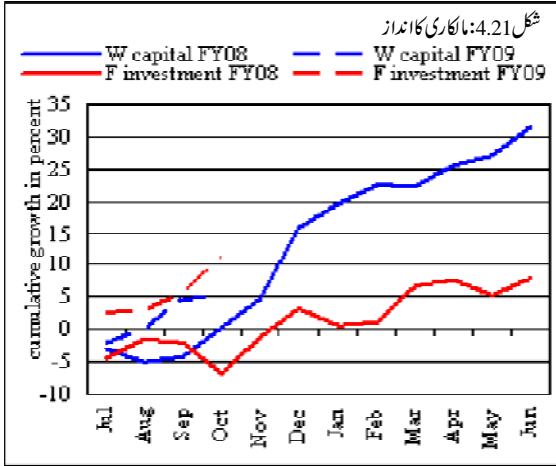
²⁶ جولائی 2007ء سے خام مال کی بلند قیمتوں (عالمی مقامی منڈیوں دونوں میں) کے باعث کارپوریٹ شعبے کی جاری سرمائے کی ضروریات خاصی بڑھ گئی تھیں۔

²⁷ جاری سرمائے کے مجموعی قرضے غیر غذائی گروپ کی قھوک اشاریہ قیمت سے متاثر ہوئے ہیں۔

کاری پر آمادہ نہیں تھے۔ اس کا ایک سبب گرانی کے دباؤ میں شدت کے باعث بلند شرح سود کی توقعات تھیں، دوسرا یہ کہ اگست، ستمبر 2008ء کے دوران قرضوں کی نمو غیر معمولی طور پر بلند تھی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بینکوں نے عرصیت مکمل کرنے والے ٹریڈری بلز میں گئی سرمایہ کاری کو رد کر دیا اور نہیں کیا (دیکھئے شکل 4.16)۔²⁸



تاہم بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے پاس موجود اپنے لازمی اضافی ذخائر میں کمی کے باعث روپے میں اپنی دستیاب سیالیت پر دباؤ محسوس کیا۔ اکتوبر کے وسط میں ایک افواہ کے باعث بے ہنگم انداز اور بھاری مقدار میں بینکوں سے امانتیں نکالی گئیں جس سے سیالیت کی صورتحال مزید سنگین ہو گئی (دیکھئے شکل 4.17)۔²⁹ اسٹیٹ بینک³⁰ کے اقدامات کے نتیجے میں سیالیت کی مشکلات کو کافی حد تک کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کی عکاسی اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ وسط اکتوبر کے مقابلے میں آخر نومبر 2008ء تک خاصے بینکوں کے پاس 4 فیصد سے زائد اضافی سیالیت³¹ تھی (دیکھئے شکل 4.17)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت میں عارضی تعاون سے قطع نظر بینکوں کو اب نئی شعبے کے قرضوں کی طلب کو پورا کرنے کے لیے امانتیں جمع کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کرنی ہے۔



بینک وارا اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ جولائی، نومبر 2008ء کے دوران قرضوں کی توسیع میں پہلے سے

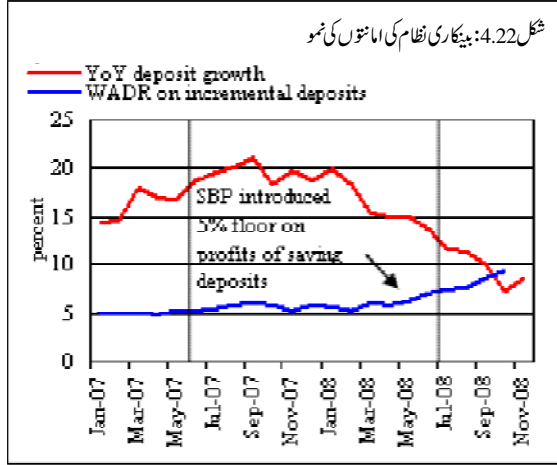
زیادہ بینکوں کا حصہ رہا ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔ خصوصاً، چھوٹے بینک جن کا قرضوں کی فراہمی میں روایتی حصہ ہوتا ہے انہوں نے بھی

²⁸ نئی شعبے میں قرضوں کی طلب کی پست سطح سے حکومت کو ٹریڈری بنیادیوں کے ذریعے خاصی رقم جمع کرنے میں مدد ملی ہے۔ تاہم اگست - ستمبر 2008ء کے دوران ٹریڈری بلز کی بنیادیوں میں مجموعی قبولیت، عرصیت کے مقابلے میں 125.6 ارب روپے کم رہی جبکہ گزشتہ برسوں کے انہی مہینوں میں خالص اوسط قبولیت 94.9 ارب روپے رہی تھی۔

²⁹ مزید تفصیلات کے لیے امانتیں جمع کرنے پر سیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

³⁰ یہ زیادہ تر ذخائر کی شرائط میں نرمی، بازار زر کے سودوں اور ڈسکاؤنٹنگ ونڈو کے ذریعے سیالیت کے ادخال پر مشتمل ہوتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے عبوری زری پالیسی اقدامات نومبر 2008ء۔

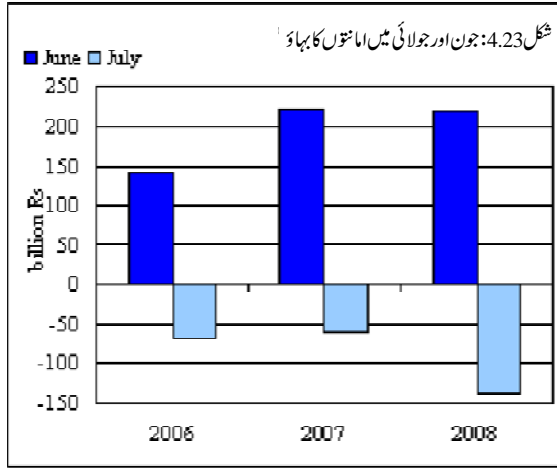
³¹ اضافی سیالیت کے تناسب کو بینکوں میں رکھی گئی اصلی اور مطلوبہ سیالیت کے مابین فرق کو مجموعی میعاد دی طلبی واجبات سے تنظیم کر کے اخذ کیا جاتا ہے۔



مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں نجی شعبے کو جارحانہ انداز میں قرضے دیے۔ اس میں بڑا حصہ اس زمرے میں شامل دو بینکوں کا ہے۔³² تاہم یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اکتوبر 2008ء میں سیالیت کی قلت نے کچھ چھوٹے بینکوں کو بری طرح متاثر کیا جس کے نتیجے میں اکتوبر، نومبر 2008ء کے دوران اضافی قرضوں میں ان کا حصہ تیزی سے گر گیا۔

نجی شعبے کے قرضوں کے رجحانات

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران کاروباری شعبے کو دیے گئے قرضوں میں 6.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ صرف 0.5 فیصد رہی تھی۔³³ جیسا کہ جدول 4.4 سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاروباری شعبے کی زیادہ تر طلب معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کے لیے تھی۔ دوسری جانب تجارتی قرضوں کی خالص واپسی کی گئی۔



جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی مالکاری میں کمی کا بنیادی سبب امریکی ڈالر کے

مقابلے میں روپے کی قدر کے تیزی سے گرنے کے باعث غیر ملکی کرنسی (زیادہ تر درآمد کنندگان کے لیے) کے قرضوں کی طلب کا تیزی سے کم ہونا تھا۔ اس لیے غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کی واپسی کے علاوہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی مالکاری کے قرضوں میں 17.4 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی ہے جو اسی مدت میں مجموعی تجارتی حجم کی نمو سے ہم آہنگ ہے (دیکھئے شکل 4.19)۔³⁴ نتیجتاً مجموعی تجارتی مالکاری میں غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کا حصہ جنوری 2008ء کے 37.8 فیصد سے گر کر اکتوبر 2008ء میں 16.6 فیصد پر آ گیا (دیکھئے شکل 4.20)۔ ماہانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال کی طرح اگست 2008ء میں معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بلند سطح پر تھی (دیکھئے شکل

³² یا مردہ چھپی کا باعث ہے کہ اگست۔ ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران مذکورہ بینکوں کی امانتوں میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔

³³ دوسری جانب صارتی قرضوں میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران تیزی سے کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں قرضوں کی خالص واپسی ہوئی تھی۔

³⁴ روپے کے تجارتی قرضوں میں، جولائی تا اکتوبر مالی سال 09ء میں ای ایف ایس قرضوں کی تقسیم بڑھ کر 147.5 ارب روپے ہو گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 135 ارب روپے تھی۔

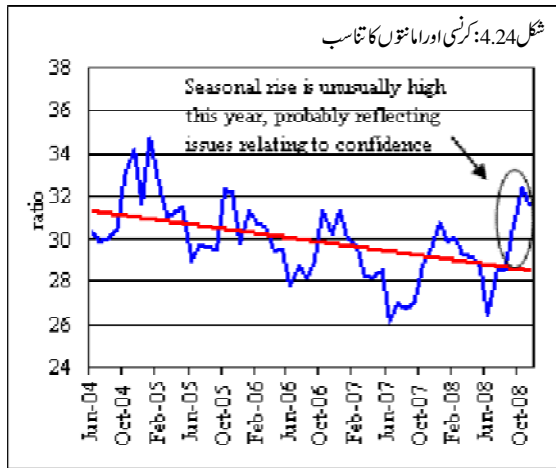
جدول 4.4: قرضوں کی نموی تفصیلات فیصد

	جولائی تا اکتوبر	اگست تا ستمبر	
میں 08ء	میں 09ء	میں 09ء	
0.5	6.1	4.9	کاروباری شعبہ
-6.9	11.4	2.9	جس میں معینہ سرمایہ کاری
0.5	5.2	7.0	جاری سرمایہ
16.0	-0.4	0.9	تجارتی مالکاری
4.1	-6.0	-2.8	صارفی مالکاری

4.21۔ مثلاً، جاری سرمائے کے قرضوں میں نمو (جس میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران 5.2 فیصد اضافہ ہوا، یہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.5 فیصد کی پست سطح پر تھا) اگست اور ستمبر کے مہینوں میں مرکوز تھی۔ جبکہ اکتوبر 2008ء میں جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی نے مذکورہ مدت میں نمو کو 5.2 فیصد تک محدود کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اگست، ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں کی شعبہ جاتی تفصیلات ظاہر کرتی ہیں کہ ابتدائی طور پر ان قرضوں کی طلب اشیا سازی کے شعبے میں تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔

بجلی کے شعبے کی طلب میں اضافہ متوقع تھا، جس کی اہم وجہ حکومتی اداروں کی جانب سے آئی پی پیز کو واجبات کی عدم ادائیگی تھی۔



اشیا سازی کے شعبے میں اگست، ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں میں 10.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں قرضے واپس کیے گئے تھے۔ اس نمو میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل اسپننگ، مصنوعی کھاد اور پیپرولیم ریفائنریز کا ہے۔

جولائی تا اکتوبر میں 2009ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری کے قرضوں کی نمو مضبوط رہی اور گزشتہ سال کی کمی کے برعکس اس میں 11.4 فیصد نمو ہوئی ہے۔ دیگر شعبے جن میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ ہوا ہے بجلی، مصنوعی کھاد، ٹیلی مواصلات اور تعمیرات ہیں۔ بجلی کے شعبے میں معینہ سرمایہ کاری کی طلب میں اضافے کا بڑا سبب بجلی کمپنیوں کی جانب سے اپنی پیداواری سرگرمیوں میں توسیع ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ مصنوعی کھاد کے شعبے نے اپنے توسیعی منصوبوں کے لیے مالکاری کی زیادہ تر ضروریات کو صلوک، میعاد کی مالکاری وثیقہ جات اور مختلف اجرائیوں سے پورا کیا ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران مذکورہ آلات کی عدم موجودگی کے باعث توقع تھی کہ معینہ سرمایہ کاری کی طلب کو پورا کرنے کے لیے یہ شعبہ بینکوں کے قرضوں پر انحصار کرے گا۔

4.4 امانتیں جمع کرنا

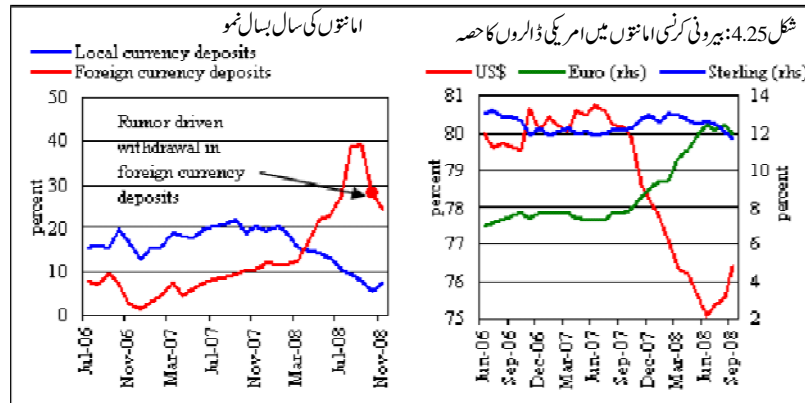
مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں پر امانتیں جمع کرنے کے لیے دباؤ بڑھ گیا کیونکہ نومبر مالی سال 2009ء میں امانتوں کی نمو کمزور ہو کر 8.7 فیصد

جدول 4.5: اگست سے ستمبر کے درمیان جاری سرمائے کے قرضوں کی تفصیلات
(رقم ارب روپے میں، بنیویصد میں)

مطلق اضافہ	مک 08ء	مک 09ء	مک 08ء	مک 09ء	عمو
جاری سرمایہ قرضہ جات	-12.4	82.1	-1.4	7.0	
الف۔ زراعت	4.9	0.2	4.8	0.1	
ب۔ اشیا سازی	-13.4	59.5	-3.0	10.3	
1۔ ٹیکسٹائل	4.0	12.1	2.4	5.3	
فابریکی اسپننگ	0.5	14.1	0.5	11.6	
2۔ صاف پڑویم مصنوعات	0.3	11.0	2.7	94.4	
3۔ ٹیکسٹائل اور ٹیکسٹائل مصنوعات	-4.3	19.0	-10.6	33.8	
4۔ مشینری اور آلات کی اشیا سازی	0.7	3.1	7.0	26.7	
ج۔ بجلی	2.8	11.7	14.7	20.4	
د۔ ٹرانسپورٹ و مواصلات	-7.6	1.6	-32.8	4.2	
و۔ دیگر کاروباری سرگرمیاں	1.9	9.5	4.0	15.3	
ہ۔ دیگر	-1.1	-0.4	-1.1	-0.1	

ہو گئی تھی جو جون 2007ء میں 13.8 فیصد اور نومبر 2007ء میں 19.7 فیصد کی بلند سطح پر تھی (دیکھئے شکل 4.22)۔ امانتوں پر بہ وزن اوسط منافع میں مسلسل اضافے کے باوجود امانتوں کی نمو سست روی کا شکار رہی۔

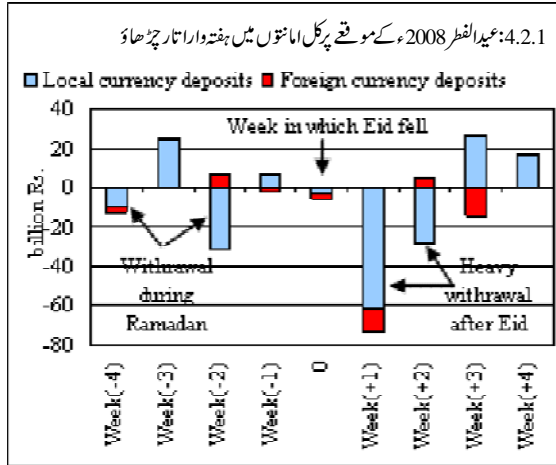
اگرچہ امانتوں کی نمو میں سست روی کے پس پردہ کئی عوامل کارفرما رہے تاہم عید الفطر کے بعد کے دو ہفتوں میں 96.5 ارب روپے بے ہنگم انداز میں نکالنے کے بینکوں کی جانب سے امانتیں جمع کرنے کی کوششوں پر بے حد منفی اثرات مرتب ہوئے۔ رمضان المبارک اور عید کے موقع پر امانتوں کو نکالنا موسمی تھا لیکن اس سال عالمی مالیاتی بحران کے باعث مقامی بینکوں کے استحکام کے متعلق افواہوں پر مبنی خدشات نے حالات کو



باکس 4.2: اکتوبر 2008ء میں بینکاری شعبے کی امانتوں پر دباؤ

بینکاری کا شعبہ ایک سال سے زائد عرصہ سے امانتوں کی نموبڑھانے کی جدوجہد کر رہا تھا تاہم اس کی کوششوں کو اکتوبر 2008ء میں اس وقت سخت دھچکا لگا جب بینکاری نظام سے عید الفطر کے صرف دو ہفتوں بعد بے ہنگم انداز میں 96.5 ارب روپے نکال لیے گئے۔

جیسا کہ شکل 4.2.1 ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں بینکاری نظام کی امانتوں پر پہلے سے دباؤ موجود تھا۔ عید الفطر کے بعد اس دباؤ میں شدت آ گئی۔ امانتوں پر دباؤ کو بڑھانے کے پس پردہ متعدد عوامل کا رفر مار ہے ہیں۔



مثلاً، امانت داروں کو عالمی مالی بحران کے ملکی بینکاری نظام پر ممکنہ اثرات کے بارے میں خدشات تھے۔ اکتوبر کے اوائل میں غیر مسدود میوچل فنڈ کے اجراء اور دوبارہ خریداری پر انجمنہ نے امانت داروں کی تشویش میں مزید اضافہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سیال اثاثوں میں کمی کا شکار بینکوں کے لیے بازار زر میں ملتی غیر معمولی طور پر بلند سطح پر پہنچ گئے۔ زرمبادلہ کی منڈی میں بھی روپے کی قدر پر شدید دباؤ پڑا اور یہ آخر ستمبر 2008ء کو 78.04 روپے فی ڈالر سے گر کر وسط اکتوبر میں 83.5 روپے فی امریکی ڈالر پر آ گیا۔ مذکورہ منظر واقعات کے باعث افواہوں کا بازار گرم ہو گیا۔ غیر ملکی کرنسی کھاتوں کے انجماد، لاکرز بیل کرنے اور بعض مقامی نجی بینکوں کے متعلق کہانیوں نے صورتحال کی سنگینی میں اضافہ کر دیا۔

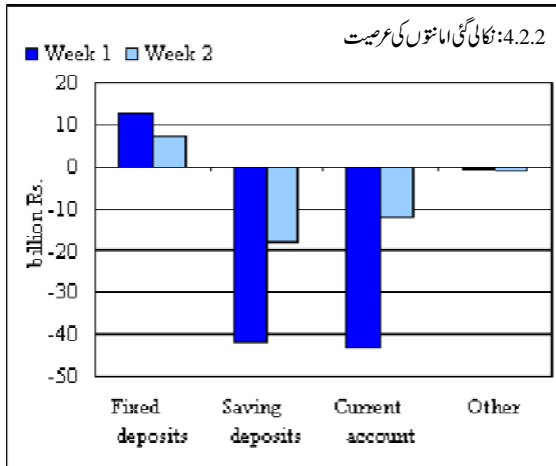
اس صورتحال میں کچھ امانت داروں نے پریشان ہو کر اپنی امانتیں نکال لیں۔ ابتدا میں مقامی اور غیر ملکی کرنسی دونوں سے امانتوں کی خاصی مقدار نکلائی گئی (دیکھئے شکل 4.2.1)۔

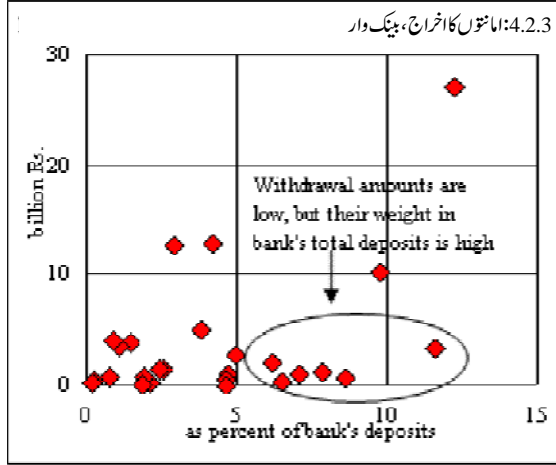
عید کے ابتدائی دو مہینوں میں امانتیں نکالوانے کے تجربے سے ذیل میں دیے حقائق سامنے آئے ہیں۔

1۔ اگرچہ امانتیں نکالوانے کے رجحان نے تمام بینکوں کو متاثر کیا تاہم کچھ بینکوں سے زیادہ بھاری رقم نکالی گئیں۔ 18 تا 4 اکتوبر 2008ء کے دوران 70 فیصد سے زائد امانتیں صرف 5 بینکوں سے نکالی گئیں۔

2۔ توقع کے مطابق رقم نکالوانے کا زیادہ دباؤ بچت اور جاری کھاتوں پر پڑا (دیکھئے شکل 4.2.2)۔

3۔ امانتوں کے اخراج کی پیچیدہ صورتحال اسٹیٹ بینک کے لیے بھی تشویشناک تھی۔ مجموعی طور پر کچھ چھوٹے نجی بینکوں سے نکالی گئی امانتوں کا حجم اگرچہ پست تھا لیکن اگر اس کا تقابل ان کی مجموعی امانتوں سے کیا جائے تو یہ کافی تھا (دیکھئے شکل 4.2.3)۔ اس صورتحال نے مستحکم بینکوں پر دباؤ میں کمی کے لیے مرکزی بینک کی جانب سے سیالیت کی فوری فراہمی کی ضرورت کو اجاگر کیا۔

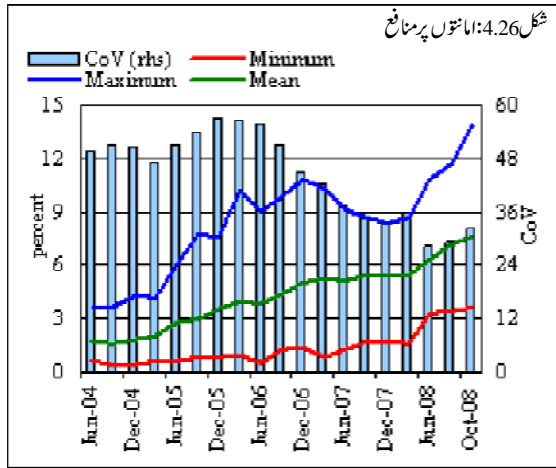




مزید سنگین بنا دیا۔ (مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے
باکس 4.2)۔

امانتوں کی نمو میں سست روی کے دیگر عوامل ذیل
میں دیے گئے ہیں:

1۔ عام طور پر پاکستان میں ہر سال جون میں امانتیں
تیزی کے ساتھ بڑھتی ہیں اور اس کے بعد کے
مہینوں میں رقوم نکال لی جاتی ہیں۔ جولائی 2008ء
میں امانتیں نکلوانے کی سطح غیر معمولی طور پر بلند تھی
(دیکھئے شکل 4.23)۔



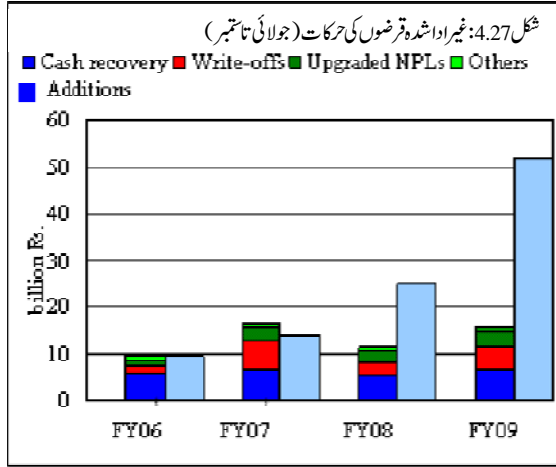
2۔ امانتوں کے علاوہ عوامی ترجیحات میں بھی خاصی
تبدیلی آئی ہے جس کی وجہ گرائی کے بڑھتے ہوئے
دباؤ کے باعث امانتوں کے ضارب میں کمی ہو سکتی
ہے کیونکہ یہ صورتحال امانتوں کی نمو میں سست روی کا
باعث بنی (دیکھئے شکل 4.24)۔

3۔ بیرونی کھاتے سے خاصی مقدار میں رقوم کے
اخراج نے بھی امانتوں کی نمو کو سست کرنے میں اہم
کردار ادا کیا۔³⁵ اس وقت رقوم کے خالص
اخراج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ
بینک غیر ملکی کرنسی فراہم کر رہا تھا۔ اس کے مساوی
روپے کی ادائیگی نے بھی بینکاری نظام کی امانتوں کو متاثر کیا۔

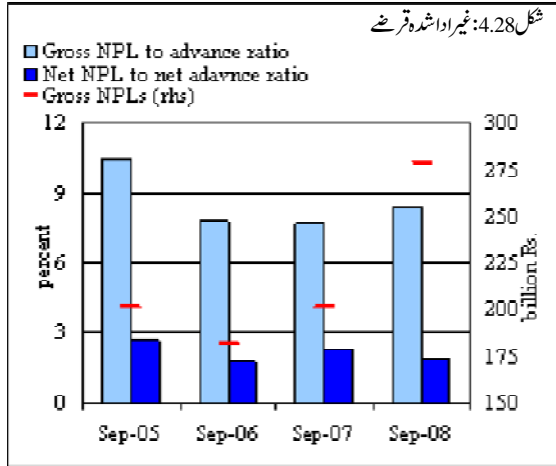
4۔ آخر میں مجموعی ملکی پیداوار کی نمو میں کمی کے نتیجے میں اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی سے بھی امانتوں کی نمو میں کچھ کمی متوقع تھی۔³⁶

³⁵ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے لیے بیرونی کھاتے کے مجموعی توازن میں 5.7 ارب ڈالر کا بھاری خسارہ ہوا جو 2007ء کی اسی مدت میں 908 ملین ڈالر تھا۔

³⁶ مالی سال 2009ء کے لیے جی ڈی پی کی نمو 3.5 تا 4.5 فیصد رہنے کی توقع ہے جو کہ مالی سال 2008ء میں 5.8 فیصد تھی۔



امانتوں کے کرنسی وار اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ روپے کی امانتوں میں مسلسل سست روی کے باوجود مارچ 2008ء کے بعد سے غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کا اہم سبب کمزور ہوتی مقامی کرنسی کے مبادلے سے نفع کے حصول کی توقعات تھیں۔³⁷ غیر ملکی کرنسی کی امانتوں کی نمو کا رجحان اکتوبر 2008ء تک برقرار رہا، اس وقت بینکوں سے بھاری مقدار میں امانتیں نکلوانے کے رجحان نے غیر ملکی کرنسی کھاتوں کو بھی متاثر کیا۔ غیر ملکی کرنسی کی امانتوں میں زیادہ نمو امریکی ڈالر کے کھاتوں میں ہوئی، اس لیے جون 2008ء کے بعد ڈالر کی امانتوں کے حصے میں خاصا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.25)۔



مالی سال 2009ء کے دوران امانتوں پر شرح منافع میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے امانتوں پر کم از کم 5 فیصد شرح منافع کی حد کے نفاذ اور بین الینک منڈی میں سیالیت کی حالیہ قلت نے انہیں امانتوں پر منافع کی شرح کو بلند رکھنے کی ترغیب دی۔ جیسا کہ شکل 4.26 سے ظاہر ہے کہ امانتوں پر کم از کم شرح سود کے علاوہ حالیہ مہینے میں بینکوں کی جانب سے امانتوں کو متوجہ کرنے کے لیے بلند شرح منافع کی پیشکش کی گئی ہے۔ بینکاری نظام میں پست (یا صفر) فائدہ مند امانتوں کے بڑے حصے کی وجہ سے امانتوں پر بہ وزن اوسط منافع کے اثرات زائل ہو گئے۔

4.5 غیر ادا شدہ قرضے

آخر ستمبر 2008ء تک مجموعی غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر 278.1 ارب روپے تک پہنچ گئے جو آخر جون 2008ء تک 241.3 ارب تھے۔ مزید تجزیے

³⁷ روپے کی ماہانہ اوسط شرح مبادلہ مارچ 2008ء میں 62.7 روپے فی امریکی ڈالر تھی جو ستمبر 2008ء میں 81.6 روپے فی امریکی ڈالر ہو گئی۔

سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں 51.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا، جس کے اثرات جزوی طور پر قوم کی بازیابی، غیر ادا شدہ قرضوں کے جزدان میں اصلاح و ترمیم اور قرضوں کی معافی کے باعث زائل ہو گئے (دیکھئے شکل 4.27)۔ مزید برآں، شعبہ دار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ، ایس ایم ای، زراعت اور صارفی شعبوں میں ڈوبے ہوئے قرضوں نے زیر جائزہ مدت کے دوران اثاثہ جاتی معیار کی ابتری میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

قرضہ جاتی جزدان پر دباؤ کے باوجود مجموعی طور پر بینکاری کا شعبہ مستحکم ہے اور اس میں وبائی تناسب قرضوں کا 8.46 فیصد ہے اور غیر ادا شدہ قرضوں پر تموین کے لیے رکھی گئی رقم سے مطابقت کی جائے تو یہ تناسب 1.9 فیصد کی پست سطح پر پہنچ جاتا ہے (دیکھئے شکل 4.28)۔³⁸

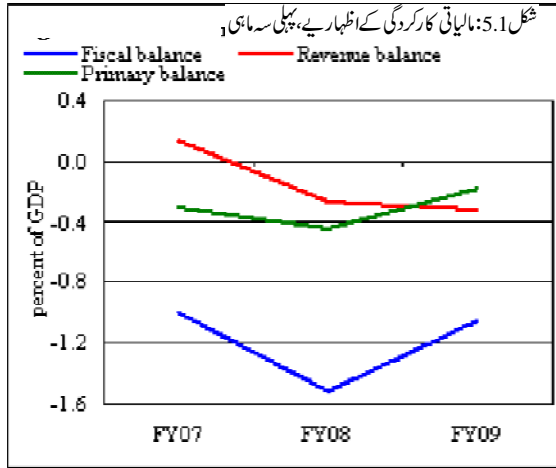
³⁸ وبائی تناسب سے مراد غیر ادا شدہ قرضے بلحاظ قرضوں کا فیصد۔

5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 2008ء کے دوران بھاری مالیاتی خسارے اور اسٹیٹ بینک کے ذریعے اس کی ماکاری کے مضر معاشی نتائج کے باعث مالیاتی صورتحال کی بہتری کو حکومت کے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں اولین حیثیت حاصل ہے۔ مالی سال 2009ء کے لیے حکومت کے مالیاتی بہتری پروگرام کے اہم نکات یہ ہیں (1) اخراجات میں کمی اور ٹیکس محاصل میں اضافے کے ذریعے بجٹ خسارے میں بطور جی ڈی پی فیصد خاصی کمی کرنا اور (2) حکومت کی جانب سے اعانت میزانیہ کے لیے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر انحصار کو بندرتیج ختم کرنا۔

یہ امر باعث حیرت نہیں کہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پالیسی میں تبدیلی کے باعث مالیاتی کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور مجموعی مالیاتی خسارہ سالانہ جی ڈی پی کے لحاظ سے ایک فیصد کم ہوا ہے۔ یہ صورتحال آئی ایم ایف کے معاشی استحکام پروگرام کے تحت مقررہ سالانہ مالیاتی خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی صورتحال میں بہتری کا بڑا سبب تیل پر زراعت اور ترقیاتی اخراجات میں کمی ہے۔ کیونکہ (1) ٹیکس بنیاد کو وسیع کر کے محاصل کو بڑھانے کی کسی بھی معنی خیز کوشش کے نتائج طویل مدت میں برآمد ہوں گے اور (2) جاری اخراجات کی پیچیدہ نوعیت (خصوصاً سودی ادائیگیوں) کے باعث قلیل مدت میں ثمرات کا حصول ممکن نہیں۔ مالیاتی اصلاحات کے نتیجے میں درمیانی مدت کے دوران غیر ترقیاتی اخراجات میں نظم و ضبط اور ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے سے مستقبل میں سماجی و انفر



اسٹرکچر منصوبوں پر سرکاری اخراجات کی مناسب سطح کو یقینی بنانے کے لیے ضروری مالیاتی گنجائش کی فراہمی ممکن ہو سکے گی۔ مذکورہ اقدامات مالیاتی کارکردگی کے متعلق آئی ایم ایف کے منظور کردہ معاشی استحکام پروگرام کے مطابق ہیں۔

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہارے

مالی سال 2008ء میں خاصے عدم توازن کے بعد مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالیاتی توازن میں خاصی بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں

بنیادی خسارہ جی ڈی پی میں حصے کے لحاظ سے گزشتہ سال کی اسی مدت کے 0.4 فیصد سے کم ہو کر 0.2 فیصد رہ گیا، جو سودی ادائیگیوں کی نمو میں کمی کا عکاس ہے۔

جدول 5.1: پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے					
سال بسال تبدیلی فیصد			جولائی تا ستمبر		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	میں 06ء
23.1	22.3	385.0	312.6	255.7	236.6
28.4	12.5	276.8	215.6	191.6	158.4
11.5	51.5	108.1	97.0	64.1	78.1
11.4	37.5	524.4	470.7	342.4	274.3
25.8	39.2	427.8	340.0	244.2	219.8
-64.0	73.3	40.7	112.9	65.2	50.6
215.1	-46.3	55.9	17.8	33.0	3.9
-11.8	82.3	-139.5	-158.1	-86.7	-37.7
بلور فیصدی ڈی پی					
--	--	2.9	3.0	2.9	3.1
--	--	2.1	2.1	2.2	2.1
--	--	0.8	0.9	0.7	1.0
--	--	3.9	4.5	3.9	3.6
--	--	3.2	3.2	2.8	2.9
--	--	0.3	1.1	0.7	0.7
--	--	0.4	0.2	0.4	0.1
--	--	-1.0	-1.5	-1.0	-0.5

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں کمی کا اہم سبب ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی ہے۔ اس کی عکاسی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل میں 23.1 فیصد کی متاثر کن نمو کے باوجود محصولاتی توازن میں مزید ابتری سے بھی ہوتی ہے۔ تاہم، محصولاتی توازن میں ابتری کا درست اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ”غیر شناخت شدہ اخراجات“ میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس لیے اگر سہ ماہی کے دوران ہونے والے ”غیر شناخت شدہ اخراجات“ میں 55 ارب روپے کے حصے کو جاری اخراجات میں شامل کیا جائے تو اس سے کہیں زیادہ خرابی کا امکان ہے۔

5.3 محاصل

پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل کی نمونہ مسلسل دوسرے سال متاثر کن رہی۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل 23.1 فیصد کی عمدہ نمو کے ساتھ بڑھ کر 385 ارب روپے ہو گئے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 22.3 فیصد نمو ہوئی تھی (دیکھئے جدول 5.1)۔ تاہم، مجموعی محاصل کی نمو میں حصے کی وجوہات مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کی نمو سے مختلف ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی محاصل میں مضبوط اضافے کا اہم سبب ٹیکس محاصل میں اضافہ ہے، جس نے غیر ٹیکس محاصل کی نمو میں سست روی کے اثرات کو زائل کر دیا۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس محاصل 28.4 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 276.8 ارب روپے ہو گئے جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 12.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس محاصل میں اضافے کی اہم وجہ بالواسطہ ٹیکسوں کی سہ ماہی کے لیے مقررہ ہدف سے زائد وصولیاں ہیں۔ خصوصاً، اشیا و خدمات کی ٹیکس وصولیاں 39.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 38.6 ارب روپے ہو گئیں جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کی شرح نمو 18.9 فیصد رہی تھی۔ ٹیکس محاصل میں اس بھاری اضافے کے اسباب میں (1) سیلز ٹیکس کی شرح 15 فیصد سے بڑھا کر 16 فیصد کرنا (2) منڈی کے نرخوں سے ہم آہنگ کرنے کے باعث پیٹرولیم مصنوعات اور قدرتی گیس کی متاثرہ ٹیکس بنیاد (3) سینٹ، بیکار، بیمہ اور فرنیچر خدمات پر وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی شرح کو بڑھانا شامل ہیں۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدات کی مضبوط نمو کے باعث عالمی تجارت پر عائد ٹیکسوں کی نمو میں تیزی آئی ہے۔ درآمدات کی مضبوط نمو کا سبب اجناس کے بلند عالمی نرخ اور روپے کی قدر کا گرنا ہے۔ مزید برآں، کئی غیر اہم اشیا پر ڈیوٹی میں 35 فیصد تک اضافہ کیا گیا۔

نقل و حمل کی اعانتی وصولیوں سے بڑی تعداد میں سرمائے کی آمد کے باوجود غیر ٹیکس محاصل میں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی کمی آئی ہے۔ اس کی وجوہات میں سودی آمدنی میں کمی اور اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی شامل ہیں۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران غیر ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی سالانہ بنیادوں پر زیادہ تشویشناک نہیں کیونکہ یہ محض وصولیوں کے وقت میں تبدیلیوں کی عکاس ہے۔ جیسے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت کو 28 ارب روپے فراہم کیے جبکہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 47.3 ارب روپے منتقل کیے گئے تھے۔ حکومت کی مرکزی بینک سے بھاری قرض گیری کے باعث توقع ہے کہ اسٹیٹ بینک کے سالانہ منافع کی منتقلی کی وصولیاں بڑھیں گی اور اس کے اثرات حکومت کی سالانہ منتقلیوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے پیٹرولیم سرچارج کا گذشتہ برسوں کی وصولیوں سے تقابل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان برسوں میں خام تیل پر رعایت کے تحت دی جانے والی رقوم بھی شامل تھیں (دیکھئے جدول 5.2)۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم سرچارج کے محاصل میں 43 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں ان وصولیوں کی نمو میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے، اگر تیل کے عالمی نرخوں میں ہونے والی کمی کے فائدے کو مختلف مراحل میں ملکی صارفین کو منتقل کیا جائے۔

5.4 اخراجات

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں 64.1 فیصد کمی کے باعث مجموعی سرکاری اخراجات کی نمو میں کمی آئی ہے۔ جی ڈی پی میں حصے کے لحاظ سے رواں مالی سال میں ترقیاتی اخراجات گھٹ کر 0.3 فیصد (گذشتہ سات برسوں کی پست ترین سطح) ہو گئے جو مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.1 فیصد تھے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں 25.8 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 39.2 فیصد تھی۔ تاہم، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات کی نمو میں کمی گمراہ کن ہو سکتی ہے کیونکہ غیر شناخت شدہ اخراجات کے بڑے حصے کی وجہ سے درست صورتحال کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اگر ان اخراجات کو بھی جاری اخراجات میں شامل کر لیا جائے تو بظاہر پست نمو بڑھ کر 35.2 فیصد تک پہنچ سکتی ہے (دیکھئے جدول 5.3)۔ تاہم اس کے باوجود بھی زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات کی نمو خاصی مضبوط رہی اور پائیدار مالیاتی استحکام کے لیے اسے پست سطح پر لانے کی ضرورت ہے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 5.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل کی ہیئت ترکیبی (جولائی تا ستمبر)					
ارب روپے					
سال بسال تبدیلی (فیصد)		جولائی تا ستمبر			
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
28.4	12.5	276.8	215.6	191.6	ٹیکس حاصل
13.3	12.8	89.7	79.2	70.2	بلا واسطہ ٹیکس
73.1	-31.2	1.8	1.0	1.5	املاک پر ٹیکس
39.4	18.9	136.6	98.0	82.4	اشیا و خدمات پر ٹیکس
31.0	4.5	38.2	29.1	27.9	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
28.2	-14.0	10.5	8.2	9.6	دیگر ٹیکس
11.5	51.5	108.1	97.0	64.1	غیر ٹیکس حاصل
120.0	-70.0	0.0	0.0	0.1	پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع
-87.1	294.2	1.6	12.6	3.2	سود (پی ایس ای و دیگر)
372.2	-87.2	9.5	2.0	15.7	منافع منقسمہ
-40.8	215.3	28.0	47.3	15.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
2070.2	126.4	29.2	1.3	0.6	دفاع
-6.6	-35.3	8.2	8.8	13.6	سرچارج
-55.6	-45.1	1.8	4.2	7.6	پٹرولیم
37.4	-22.9	6.4	4.6	6.0	گیس
--	--	4.1	--	--	خام تیل پر دی گئی رعایت
-7.8	62.7	10.4	11.3	6.9	تیل / گیس پر راکٹ
24.7	51.9	17.1	13.7	9.0	دیگر
23.1	22.3	385.0	312.6	255.7	مجموعی حاصل

ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں نمو کی بلند سطح سے ظاہر ہوتا ہے کہ (1) غیر سرکاری گرانٹس میں اضافہ (2) آئل ریفائنریز / تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی کمپنیوں کے قیمتوں کے دعووں کا تصفیہ اور (3) مسلح افواج کے انسداد دہشت گردی آپریشنز میں توسیع کے باعث دفاعی اخراجات بڑھ گئے ہیں۔

تیل پر زراعت کے خاتمے کے باوجود گذشتہ کئی مہینوں سے تیل کی قیمتوں کے دعووں پر عدم ادائیگی نے میزانیہ کے جاری اخراجات پر دباؤ کو برقرار رکھا جس کی عکاسی مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ”اقتصادی امور“ کی مد میں 50.6 ارب روپے کے اخراجات سے ہوتی ہے جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً دو گئے ہیں۔ اس رقم میں آئل ریفائنریز / تیل مارکیٹنگ کمپنیوں کو 40.8 ارب روپے کے واجبات کی ادائیگی بھی شامل ہے۔

5.5 مالکاری

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت کو مجموعی بجٹ خسارہ پورا کرنے کے علاوہ بیرونی مالکاری کی مد میں سرمائے کے خالص اخراج کے باعث اضافی 27 ملین روپے بھی فراہم کرنے تھے۔ نجکاری وصولیوں کی عدم موجودگی اور غیر بینک ذرائع سے رقوم کی وصولی میں کمی کے باعث حکومت نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں اپنی تین چوتھائی مالکاری ضروریات کو بینکاری نظام سے قرض گیری کے ذریعے پورا کیا (دیکھئے جدول 5.4)۔

5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکسوں میں 12.3 ارب روپے کی کمی کے باوجود وفاقی بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے لیے 413.2 ارب روپے کے مقررہ محصولاتی ہدف سے زائد ٹیکس جمع کیے۔ ایسا بلا واسطہ ٹیکسوں کے تینوں اجزاء میں ہدف سے زائد وصولیوں کے باعث ممکن ہو سکا (دیکھئے جدول 5.5)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں 28.3 فیصد کی سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 290.8 ارب روپے ہو گئیں جبکہ گزشتہ سال اس میں 13.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اگرچہ بلا واسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو خوش آئند ہے تاہم اس سے مراد ٹیکسوں میں تیزی نہیں لی جانی چاہیے کیونکہ اس میں بڑا حصہ غذائی اشیاء و تیل کے بلند عالمی نرخوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی کا ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں حالیہ کمی اور مستقبل میں مزید پستی کے

جدول 5.3: جاری اخراجات کی ہیت ترکیبی

ارب روپے				
جولائی تا ستمبر				
سال بسال تبدیلی (فیصد)	مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 09ء	مئی 08ء
	25.8	39.2	427.8	340.0
جاری اخراجات	244.2			
اس میں شامل ہیں:				
سودی ادائیگیاں	60.3	111.1	115.0	84.3
ملکی	49.1	98.5	101.0	100.7
بیرونی	11.2	12.6	14.0	12.2
گرائٹس (صوبوں کے علاوہ)	9.7	7.7	15.8	-20.5
دفاع	45.6	57.5	82.2	26.3
معاشی امور	7.9	25.6	50.6	222.7
صحت	0.9	1.1	1.1	24.1
تعلیمی امور اور خدمات	3.7	5.0	5.3	34.8
صوبائی	83.1	102.6	115.1	23.5
یادداشتی فہرست				
جاری اخراجات (بشمول غیر شناخت شدہ اخراجات)	277.2	357.7	483.7	29.1
ماخذ: وزارت خزانہ				

جدول 5.4: مالکاری کے ذرائع

ارب روپے					
جولائی تا ستمبر					
فیصد حصہ	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
بچت کی مجموعی مالکاری	100.0	100.0	139.5	158.1	86.7
بیرونی وسائل (خالص)	0.0	23.3	-0.0	36.8	27.8
اندرونی وسائل	100.0	76.7	139.5	121.3	58.9
بینکاری نظام	75.0	44.2	104.6	69.9	34.5
غیر بینک	25.0	32.5	34.9	51.4	10.0
نچکاری آمدنی	--	--	--	--	14.4

ماخذ: وزارت خزانہ

امکانات کے باعث مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں اس سے ٹیکس وصولیاں مزید کم ہو سکتی ہیں۔ مزید برآں، ترقیاتی اخراجات میں بھاری کٹوتی کے نتیجے میں معاہدوں سے ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں خاصی کمی کی وجہ سے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں مزید سست روی کا امکان ہے۔

5.6.1 بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں 16.6 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی زیر جائزہ مدت کی 17.6 فیصد نمو سے ذرا کم ہے۔ تاہم، جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء میں بلا واسطہ ٹیکسوں کے زمرہ وار اعداد و شمار ایڈوانس ٹیکس ادائیگیوں میں خاصی کمی کو ظاہر کرتے ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایڈوانس ٹیکسوں میں 13.2 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 21.6 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ پی اے وائے ای (PAYE) نظام میں ایڈوانس ٹیکس خود تجزیاتی متوقع آمدنی پر دیا جاتا ہے اور اس میں کمی کارپوریٹ شعبے کی کمزور فنانس یا بی کو ظاہر کرتی ہے۔

عند الطلب وصولیوں کی مد میں مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 8.9 ارب روپے جمع ہوئے اور اس میں 118 فیصد کی نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 5.6)۔ عند الطلب وصولیوں میں ہونے والا تمام اضافے کا سبب جاری طلب ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ ایف بی آر نے آڈٹ اور ٹیکس گوشواروں کے جائزے پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہے۔

خالص بلا واسطہ ٹیکسوں میں ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں کا مجموعی حصہ جو مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی میں 54.7 فیصد تھا، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 58.6 فیصد ہو گیا ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں ود ہولڈنگ ٹیکس کی مد میں 151.7 ارب روپے جمع ہوئے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 142.3 ارب روپے اکٹھے ہو سکے تھے۔ اس طرح رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 22.3 فیصد کی بلند نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 5.7)۔ ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں کے اہم زمروں میں معاہدوں سے 17.2 ارب روپے (23 فیصد زیادہ) درآمدات سے 8 ارب روپے (23.5 فیصد زیادہ) اور تنخواہوں کی مد میں 5.4 ارب روپے (26.2 فیصد زیادہ) حاصل ہوئے۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے

دوران مجموعی ودہولڈنگ ٹیکسوں کے بعض اجزاء کی صورتحال میں مالی سال 2008ء کے مقابلے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ودہولڈنگ ٹیکسوں اور عندا طلب وصولیوں میں بھاری اضافے سے مجموعی بلا واسطہ ٹیکسوں (خالص) میں رضا کارانہ ادائیگیوں کے حصے میں 3.1 فیصد کمی آئی ہے۔

5.6.2 بلا واسطہ ٹیکس وصولیاں

بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کی مد میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے مقررہ ہدف سے 22.2 ارب روپے زائد جمع ہوئے جس سے بلا واسطہ ٹیکسوں میں ہونے والی کمی کے اثرات کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی مد میں 290.8 ارب روپے جمع کیے گئے جبکہ گذشتہ سال کی مذکورہ مدت میں 226.7 ارب وصول ہوئے تھے۔ اس طرح زیر جائزہ مدت کے دوران اس میں 28.3 فیصد نمو ہوئی۔ بلا واسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو اور بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی سے مجموعی ٹیکسوں میں براہ راست ٹیکسوں کا حصہ کم ہو گیا ہے۔

جدول 5.5: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس							
ارب روپے							
ارب روپے	م 09ء ہدف	جمع کردہ خالص ٹیکس	م 09ء میں جمع کردہ ٹیکس بطور فیصد	سال بسال تبدیلی (فیصد)	م 08ء	م 09ء	سالانہ
ارب روپے	جولائی تا نومبر	م 08ء	م 09ء	سالانہ ہدف	جولائی تا نومبر ہدف	م 08ء	م 09ء
بلا واسطہ ٹیکس	144.5	113.4	132.2	26.5	91.5	17.6	16.6
بلا واسطہ ٹیکس	268.7	226.7	290.8	38.7	108.2	13.4	28.3
سیلز ٹیکس	173.8	144.0	185.1	39.4	106.5	14.6	28.5
وفاقی ایکسائز ڈیوٹی	41.2	31.7	44.2	39.4	107.2	27.0	39.2
کسٹم	53.7	50.9	61.6	36.4	114.6	3.6	20.9
کل ٹیکس	413.2	340.1	423.0	33.8	102.4	14.8	24.4

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

بلا واسطہ ٹیکسوں کے ملکی جز میں مالی سال 2009ء کے ابتدائی پانچ مہینوں میں مضبوط نمو ہوئی خصوصاً ملک میں پیدا ہونے والی اشیا و خدمات پر سیلز ٹیکس میں 53.7 فیصد (دیکھئے جدول 5.8) اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی (ملکی جز) میں اسی مدت کے دوران 43.6 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کے ملکی جز میں غیر معمولی نمو کی وجہ تو انائی اور معیشت میں موجود گرانے کا دباؤ ہے۔ مالی سال 2009ء کے ابتدائی پانچ مہینوں کے دوران سیلز ٹیکس (ملکی جز) کے سرفہرست دس حصہ داروں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے اضافے میں پیٹرولیم مصنوعات (46.7 ارب روپے، 267.4 فیصد زیادہ)، قدرتی گیس (6.1 ارب روپے، 20.3 فیصد زیادہ) اور برقی توانائی (2.5 ارب روپے، 188.8 فیصد زائد) نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی مد میں 61.6 ارب روپے جمع ہوئے اور اس میں 20.9 فیصد کی بلند نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں اس کی نمو 3.3 فیصد رہی تھی۔

جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کی کسٹم ڈیوٹی کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسٹم وصولیوں میں بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہے جو 7.6 ارب روپے بنتا ہے اور یہ مالی سال 2008ء کی پہلی سہ ماہی کے 2.2 ارب روپے سے خاصا زیادہ ہے۔ گاڑیوں کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی میں 8 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم اسے اب بھی کسٹم ڈیوٹی کے دوسرے بڑے جز کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس سے 5.7 ارب روپے جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 6.2 ارب روپے اکٹھے ہوئے تھے۔ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کسٹم وصولیوں کے دیگر اہم ذرائع میں برقی مشینری سے 4.1 ارب روپے، خوردنی تیل 3.5 ارب روپے اور فولاد و لوہا سے 3.4 ارب روپے حاصل ہوئے۔

5.7 صوبہ دار مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی سرکاری مالیات میں قابل ذکر بہتری آئی ہے۔ صوبوں کے مجموعی اخراجات خاصے کم ہوئے ہیں اور محاصل میں نمایاں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 5.9)۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی توازن 20.1 ارب روپے فاضل رہا جبکہ اس میں گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 48.4 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔ تاہم، بھاری خسارے کے خاتمے اور مجموعی توازن میں فاضل کے حصول کی کچھ قیمت بھی ادا کرنی پڑی کیونکہ تمام صوبوں کے ترقیاتی اخراجات کو بڑی حد تک کم کر دیا گیا ہے (دیکھئے جدول 5.10)۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبوں کے وفاقی ٹیکس جمع کرنے کے متعلق تفویض کردہ فرائض میں 36.9 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 15.7 فیصد تھا۔ وفاقی محاصل میں صوبوں کے حصے کی بلند نمو کا سبب بالواسطہ ٹیکسوں کی مضبوط نمو کے باعث قابل تقسیم پول کی رقوم کا بڑھنا تھا۔

جدول 5.6: پہلی سہ ماہی میں بلا واسطہ جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے		جولائی تا ستمبر		مجموعی خالص حاصل میں حصہ (فیصد)	
میں 08ء	میں 09ء	عمومی (فیصد)	میں 08ء	میں 09ء	
76.7	92.5	20.5	99.2	104.8	خام اکم ٹیکس
4.1	8.9	118.0	5.3	10.1	عمید الطیب وصولی
30.3	31.8	5.0	39.1	36.0	رضاء کارنامہ ادائیگیاں
42.3	51.7	22.3	54.7	58.6	دوڑ مولڈ ٹنگ ٹیکسز
0.1	0.0	-60.2	0.1	0.0	دیگر
4.6	1.6	-65.6	5.9	1.8	دیگر بلا واسطہ ٹیکسز
81.3	94.1	15.7	105.1	106.6	خام بلا واسطہ ٹیکسز
3.9	5.8	48.1	5.1	6.6	بازار ادائیگی
77.4	88.2	14.0	100.0	100.0	مجموعی بلا واسطہ ٹیکسز

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد

جدول 5.7: پہلی سہ ماہی کے دوران درہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے	جولائی تا ستمبر					عمومی (فیصد)
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 09ء	
6.8	6.4	8.0	-5.8	23.5	درآمدات	
3.2	4.3	5.4	34.4	26.2	متنوعاویں	
0.7	1.1	1.6	57.6	45.9	منافع منظمہ	
3.1	3.3	3.2	5.3	-1.4	تعمیلات	
9.9	13.9	17.2	40.9	23.3	معادے	
2.5	2.3	3.6	-7.1	54.6	برآمدات	
1.0	1.3	2.2	33.3	71.0	بینکوں سے نکلائی	
					گئی نقد رقم	
1.2	1.3	1.6	8.7	25.9	بجلی کے بل	
2.8	4.4	4.9	57.9	12.8	ٹیلی فون	
3.0	4.1	4.1	33.1	0.9	دیگر	
34.1	42.3	51.7	23.9	22.3	خام دھواں لگائیے ٹیکس	

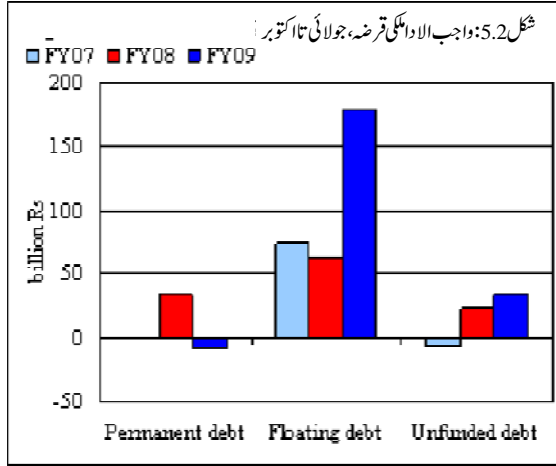
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی غیر ٹیکس وصولیوں میں 10 ارب روپے کمی ہوئی، تاہم اس کے اثرات صوبوں کے لیے وفاقی حکومت کے قرضوں و گرانٹس میں 14.1 ارب روپے اضافے کے باعث زائل ہو گئے۔

جدول 5.8: مجموعی بلز ٹیکس (ملکی): 10 سرفہرست شرائط دار					
ارب روپے					
جولائی تا نومبر			کل میں حصہ		
میں 08ء	میں 09ء	نمو (فیصد)	میں 08ء	میں 09ء	
12.7	46.7	267.4	20.8	49.7	پٹرولیم مصنوعات
18.2	19.1	4.8	29.8	20.3	ٹیلی مواصلات
5.1	6.1	20.3	8.3	6.5	قدرتی گیس
4.2	3.9	-7.4	6.8	4.1	چینی
2.9	3.3	12.8	4.7	3.5	سگریٹ
0.9	2.5	188.8	1.4	2.6	برقی توانائی
2.5	2.4	-2.1	4.1	2.6	خدمات
1.9	1.8	-5.5	3.2	1.9	پانی/مشروبات
1.4	1.3	-4.1	2.3	1.4	سینٹ
1.1	1.0	-5.2	1.8	1.1	چائے
10.3	5.8	-43.4	16.9	6.2	دیگر
61.1	93.9	53.7	100.0	100.0	کل

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو، اسلام آباد



5.8 ملکی قرضے

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے میں کمی کے باوجود ملکی قرضوں میں اضافہ ہوا جس کی وجہ بیرونی ذرائع سے مالکاری کی عدم دستیابی ہے۔ جولائی، اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی قرضوں میں 6.3 فیصد (یا 205.1 ارب روپے) کا اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ہونے والی 4.6 فیصد نمو سے خاصا زیادہ ہے (دیکھئے جدول 5.11)۔ اگرچہ حکومت نے طویل مدتی آلات سے خاصی رقم جمع کیں تاہم اس کے

باوجود قلیل مدتی قرضوں کا حصہ زیادہ ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی ملکی قرضوں میں قلیل مدتی قرضوں کا حصہ 87.4 فیصد بنتا ہے۔ قلیل مدتی قرضوں میں نمو کا بڑا سبب حکومت کی مرکزی بینک سے بھاری مقدار میں قرض گیری ہے۔

ملکی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی قرضوں میں خاصے اضافے کا اہم سبب رواں قرضوں کی بلند سطح ہے (دیکھئے شکل 5.2)۔ دوسری جانب، مستقل قرضوں میں 8.4 فیصد کمی آئی ہے جو پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے فنڈز جمع کرنے کی پست سطح کو ظاہر کرتی ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز سے ہونے والی مجموعی وصولیاں اسی مدت میں عرصیت مکمل کرنے والے پی آئی بی کے مقابلے میں تقریباً ایک چوتھائی تھیں۔ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر سرمایہ کاروں کے خراب رد عمل کا سبب سخت زری پالیسی کے باعث مستقبل میں طویل مدتی شرح سود میں اضافے کی توقعات ہو سکتی ہیں۔

حکومت پاکستان کی جانب سے اجارہ صلوک کا اجرا بھی مستقل قرضوں میں ہونے والی ایک اور اہم پیش رفت ہے۔ تاہم ستمبر 2008ء کے وسط میں ہونے والی اجارہ صلوک کی پہلی نیلامی سے حکومت کو صرف 6.5 ارب روپے حاصل ہو سکے جبکہ 10 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

جدول 5.9: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ (جولائی تا ستمبر)

ارب روپے					
جولائی تا ستمبر					
سال بسال تبدیلی (فیصد)	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
مجموعی حاصل	34.3	20.9	160.3	119.4	98.7
وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ	36.9	15.7	124.4	90.9	78.5
صوبائی ٹیکس	32.8	-3.5	12.6	9.5	9.8
املاک ٹیکس	73.1	-31.2	1.8	1.0	1.5
ایکسائز ڈیوٹی	-2.7	25.0	0.6	0.6	0.5
اسٹیمپ ڈیوٹی	-4.6	14.8	2.6	2.7	2.4
موٹروے ٹیکس	-9.2	18.7	2.1	2.3	2.0
دیگر	98.2	-20.5	5.5	2.8	3.5
صوبائی غیر ٹیکس	-54.0	275.0	8.4	18.4	4.9
سود	-99.9	52667	0.0	9.5	0.0
آب پاشی	-13.3	13.3	0.4	0.5	0.5
دیگر	-4.3	88.6	8.0	8.3	4.4
وفاقی قرضے اور منتقلی / گرانٹ	2159.1	-87.9	14.8	0.7	5.4
قرضے (خالص)	-121.0	384.7	1.5	-7.3	-1.5
گرانٹ	66.6	15.1	13.3	8.0	6.9
مجموعی اخراجات	-16.5	50.2	140.1	167.8	111.7
جاری اخراجات	11.5	21.5	119.4	107.1	88.2
وفاقی حکومت کو ادائیگی سود	-4.2	-12.3	4.2	4.4	5.1
دیگر جاری حسابات	12.2	23.5	115.1	102.6	83.1
ترقیاتی اخراجات	-65.8	158.0	20.8	60.7	23.5
کل بھایا	-141.6	272.9	20.1	-48.4	-13.0

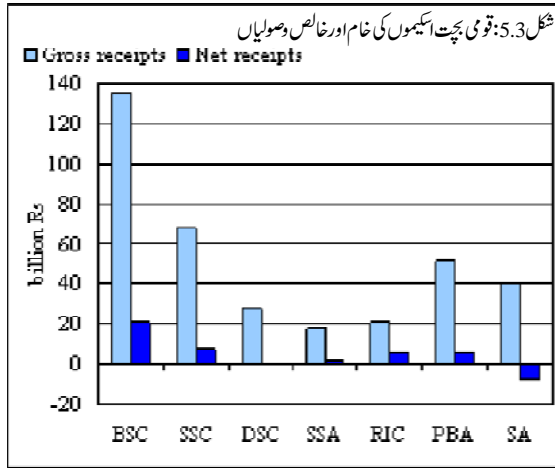
ماخذ: وزارت خزانہ

جدول 5.10: جولائی تا ستمبر کے درمیان صوبائی مالیات							
ارب روپے							
پنجاب		سندھ		سرحد		بلوچستان	
م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 09ء
63.2	70.9	29.8	46.7	17.5	23.9	9.0	18.8
44.5	59.8	28.0	37.4	10.8	15.5	7.7	11.7
5.2	5.7	3.4	6.2	0.6	0.6	0.2	0.2
12.9	3.7	1.6	0.8	3.5	3.5	0.3	0.4
0.6	1.8	-3.3	2.2	2.6	4.3	0.7	6.5
96.6	68.1	41.1	46.6	19.5	17.0	10.5	8.4
51.6	56.8	34.7	41.3	12.4	14.5	8.4	6.9
45.0	11.3	6.5	5.4	7.1	2.5	2.1	1.5
-33.4	2.8	-11.4	0.0	-2.1	6.9	-1.6	10.4

ماخذ: وزارت خزانہ

جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران غیر فنڈ قرضہ جات میں 3.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 2.5 فیصد رہی تھی۔ تاہم، جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران رواں قرضوں میں مضبوط نمو کے نتیجے میں غیر فنڈ قرضوں کے حصے میں 3 فیصدی درجوں کی کمی ہوئی اور اس کا حصہ 16.5 فیصد ہو گیا۔

قومی بچت اسکیموں کے اہم وثیقہ جات میں مجموعی وصولیوں میں خاصے اضافے کے باوجود (دیکھئے شکل 5.3) اس کے مجموعی واجبات میں نمو کمزور رہی جو خاطر خواہ ادائیگیوں کی عکاس ہے۔



حکومت کی جانب سے قومی بچت اسکیموں پر شرح سود میں دوبارہ اضافے کے پیش نظر اس سے سرمائے کی مقدار بڑھنا ظاہر ہوتا ہے (1) عرصیت مکمل کرنے والی قوم کی قومی بچت اسکیموں میں دوبارہ سرمایہ کاری (2) قدرے بہتر شرح منافع کے حامل بی ایس سی اور پی بی اے کے بچت وثیقہ جات کی جانب منتقلی۔

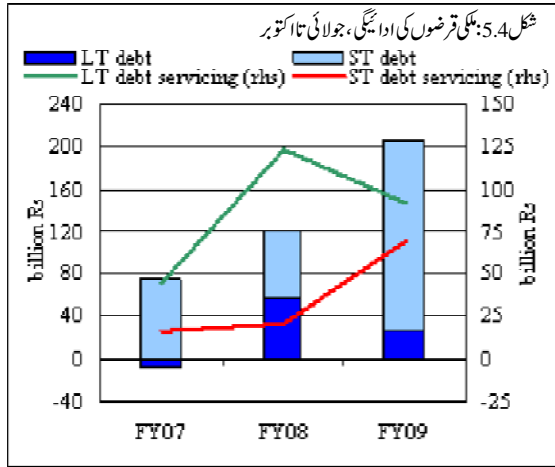
زیرو کوپن ٹریڈری بلز پر مبنی رواں قرضوں میں جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران 10.9 فیصد

اضافہ ہوا جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.6 فیصد تھا۔ آخر اکتوبر 2008ء تک رواں قرضوں میں ٹریڈری بلز کی مالیت 1379.3 ارب روپے تھی اور اس میں جولائی تا اکتوبر کے دوران 321.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 5.12)۔ دوسری جانب، کمرشل بینکوں کے پاس

جدول 5.11: ملکی قرضے کے اہم پہلو (ارب روپے)

مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	جولائی تا اکتوبر
6.3	4.6	ملکی قرضے کی نمو (فیصد، جون سے)
25.8	57.8	طویل مدتی قرضے کا حصہ
179.3	61.6	مختصر مدتی قرضے کا حصہ
205.1	119.4	ملکی قرضے میں اضافہ
3,471.2	2,720.0	واجب الادا مجموعی ملکی قرضہ (آخر اکتوبر)

ٹریژری بلز میں 94.3 ارب روپے کی کمی ہوئی ہے، جو مرکزی بینک کی جانب سے ماکاری کی شرح میں اضافے کے باعث رواں قرضوں میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔ توقع ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں خاصے اضافے سے حکومت کو کمرشل بینکوں کی سیالیت کو متوجہ کرنے اور منڈی میں ٹریژری بلز کے حالیہ ذخائر کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔



جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں 37.3 فیصد نمو سے بڑھ کر 160.9 ارب روپے ہو گئیں (دیکھئے شکل 5.4)۔ ملکی قرضوں کی ادائیگی میں ان کا حصہ کم ہونے کے باوجود طویل مدتی سودی ادائیگیوں میں ان کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران مستقل وغیرہ سودی ادائیگیوں کی مد میں 91.6 ارب روپے دیے گئے۔ طویل مدتی قرضوں کی ادائیگی میں عرصیت مکمل کرنے والے ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس پر لاگت کا بھی اس میں اہم حصہ ہے۔

جولائی تا اکتوبر 09ء کے دوران مجموعی قرضوں کی ادائیگی میں سودی ادائیگیوں کا حصہ جولائی، اکتوبر کے 14.4 فیصد سے بڑھ کر 43.1 فیصد ہو گیا، جو مرکزی بینک کی جانب سے ماکاری کی شرح میں اضافے کے باعث رواں قرضوں کے بڑھنے سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم، قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع میں خاصے اضافے سے مستقبل میں غیر فنڈ قرضوں پر حکومت کی ادائیگیوں کی لاگت بڑھ جائے گی۔

جدول 5.12: بی بی کی خام وصولیاں اور ادائیگیاں (جولائی تا اکتوبر) (ارب روپے)

مالی سال 08ء	مالی سال 09ء	دوبارہ ادائیگیاں	خام فروخت	دوبارہ ادائیگیاں	خام وصولیاں
223.9	405.3	499.6	115.7	223.9	ایم ٹی بی
229.7	750.5	482.9	276.3	229.7	ایم آر ٹی بی *
453.6	1,155.8	982.5	392.0	453.6	مجموعہ

* ایم آر ٹی بیز کو تبادلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور ایم ٹی بیز نیلامی میں فروخت کیے جاتے ہیں

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان کا بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا۔ اس کی وجوہات میں جاری حسابات کے خسارے کی نمو اور مالی و سرمایہ کھاتوں سے رقوم کی آمد میں تیزی سے کمی کے باعث ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کا بے حد پست سطح پر پہنچنا شامل ہیں۔ مذکورہ عوامل کے باعث روپے کی قدر کم ہو گئی اور آخر اکتوبر 2008ء تک روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں اپنی 16.3 فیصد قدر کھو چکا تھا۔ تاہم، آئی ایم ایف کے معاشی استحکام پروگرام کے تحت ملنے والی امداد سے روپے کو اپنی کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کی بحالی میں مدد ملی (دیکھئے جدول 6.1)۔

مالی سال 2008ء کے دوسرے نصف حصے کی طرح جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بھی جاری حسابات کے خسارے کے بڑھنے کا اہم سبب درآمدی اشیا کی قیمتوں میں ہونے والا ہوشربا اضافہ تھا۔ مالی سال 2009ء میں غذائی اشیا اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا آغاز ہو گیا تھا

تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران اوسط نرخ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصے زیادہ رہے۔¹ مزید برآں، آرڈر ملنے اور مال کی فراہمی کے وقت میں فرق کی وجہ سے پاکستان کے درآمدی نرخ کچھ مدت بعد عالمی نرخوں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اس لیے نومبر 2008ء میں ملکی طلب میں سست روی اور پست درآمدی نرخوں کے باعث درآمدی بل 23.9 فیصد کم ہو گیا۔

جاری حسابات کے خسارے میں آنے والے بگاڑ کا بڑا حصہ جولائی اکتوبر مہینوں 09ء کے عرصے میں مرکوز رہا (دیکھئے جدول 6.2)۔ نومبر 2008ء میں تجارتی خسارے کی پست سطح اور مضبوط ترسیلات زر سے جاری حسابات کے خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی۔ تاہم اس کے باوجود بھی جولائی تا نومبر مہینوں 09ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ ریکارڈ بلند سطح پر رہا۔

¹ مثلاً، جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 61 فیصد بلند تھیں۔

جدول 6.1: بیرونی توازن کا خلاصہ (جولائی تا نومبر) ارب ڈالر			
مہ 07ء	مہ 08ء	مہ 09ء	
-4.0	-4.7	-6.9	جاری کھاتہ
-4.4	-4.8	-6.6	تجارتی توازن
6.9	7.7	8.6	برآمدات
11.3	12.5	15.2	درآمدات
0.4	0.1	-0.3	نادیدہ توازن
2.1	2.6	3.0	ترسیلات زر
2.7	3.8	1.4	سرمایہ اور مالی کھاتہ
1.5	1.7	1.6	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.6	0.1	-0.2	بیرونی ہزدانی سرمایہ کاری
0.6	2.0	0.0	دیگر سرمایہ کاری جس میں:
0.1	0.6	0.1	سرکاری شعبے کے قرضے (خالص)
0.0	0.1	0.1	غیر سرکاری شعبے کے قرضے (خالص)
0.6	0.0	-0.3	اغلاط اور بھول چوک
-0.8	-0.9	-5.7	مجموعی توازن
یادداشت			
12.3	15.7	9.1	بیرونی ذخائر (آخر مدت)
60.8	61.2	78.8	شرح مبادلہ (آخر مدت)

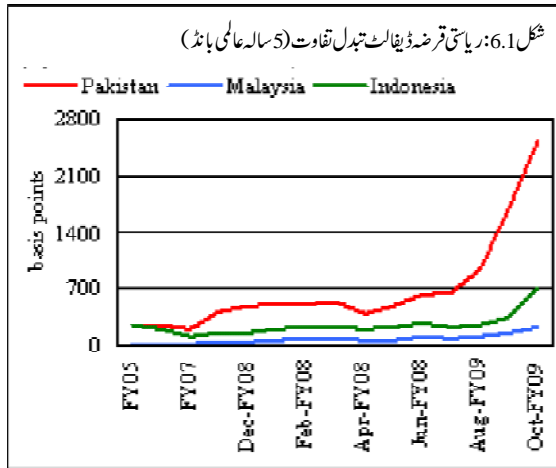
جدول 6.2: بیرونی کھاتوں کے ماہانہ اوسط (ملین ڈالر)

میں 09ء	میں 08ء	جولائی تا اکتوبر	نومبر
-810.0	-1511.3	-1752.0	-748.2
-674.0	-1482.0	-1451.0	-838.9
1595.0	1758.9	1531.0	1546.3
2269.0	3240.9	2982.0	2385.2
-136.0	-29.3	-301.0	90.8
620.0	586.3	506.0	519.8
320.0	281.0	678.1	777.8
276.0	331.5	393.0	329.8
-1.0	-45.5	-207.0	77.8
46.0	-7.3	484.1	371.3
88.0	-7.8	4.1	147.0
41.0	9.3	30.0	25.8
46.0	-88.0	257.9	-52.6
-444.0	-1318.3	-816.0	-23.0
9136.2	6761.6	15680.0	16451.0
78.8	81.6	61.2	60.7

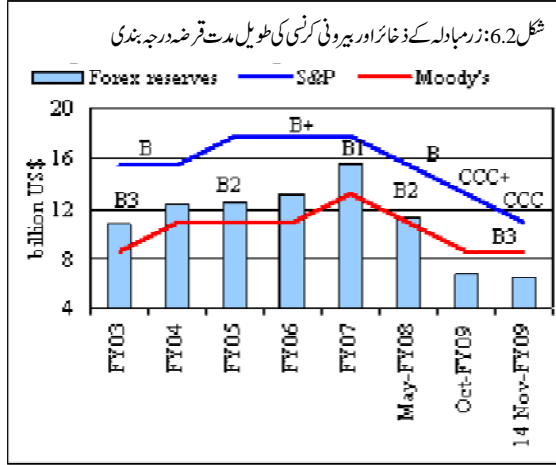
اقتصادی صورتحال میں کمزوری اور امن وامان کی خراب صورتحال سے ملک میں سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی ہوئی جبکہ عالمی مالی بحران نے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے فنڈ جمع کرنے کی ملکی صلاحیت کو محدود کر دیا جس کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے کم ہو گئے۔ جولائی سے 25 نومبر 2008ء کے درمیان ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 5 ارب ڈالر کم ہو گئے جبکہ م س 08ء کے دوران ان میں مجموعی طور پر 4.2 ارب ڈالر کمی ہوئی تھی۔

توازن ادائیگی میں بگاڑ کے باعث زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل کمی نے بیرونی ادائیگیوں پر منفی اثرات مرتب کیے۔ اس کی عکاسی پاکستان کے 5 سالہ عالمی بانڈ (دیکھئے شکل 6.1) کی ریاستی ناندہ قرضہ تبدل تفاوت کی بلند سطح اور عالمی درجہ بندی کمپنیوں کی جانب سے پاکستان کی قرضہ ریٹنگ کو مزید پست کرنے سے ہوتی ہے (شکل 6.2)۔

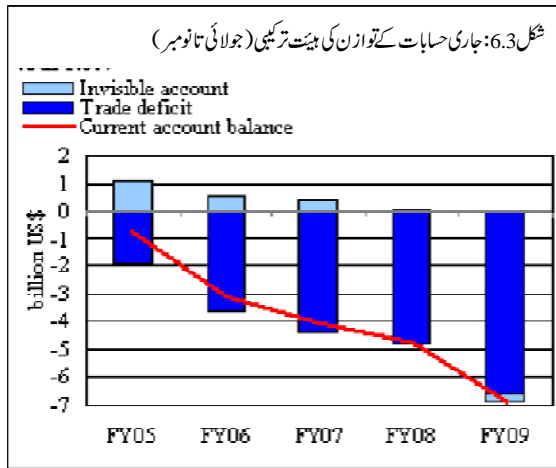
مذکورہ حالات کے باعث پاکستان کے پاس آپشن کم تھے اور مجبوراً معاشی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف سے رجوع کرنا پڑا۔



آئی ایم ایف کی جانب سے آخر نومبر م س 09ء میں 3 ارب ڈالر کی امداد سے نہ صرف ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم سطح پر لانے میں مدد ملی بلکہ اس سے دیگر امدادی ایجنسیوں کی جانب سے اعانت میں اضافہ ہوا اور شرح مبادلہ میں استحکام آگیا (جدول 6.2)۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کے بعد ایس اینڈ پی نے بھی پاکستان کی قرضہ ریٹنگ 18 دسمبر 2008ء کو سی سی سی سی سی سی + کر دی ہے، جس سے امید ہے کہ ملک میں بیرونی سرمائے کی آمد بڑھے گی۔



توقع ہے کہ عالمی منڈی میں تیل اور اجناس کے نرخوں میں خاصی کمی کے باعث درآمدات کی نمو میں سست روی کے نتیجے میں جاری حسابات میں بہتری کا عمل جاری رہے گا جبکہ شرح مبادلہ میں کمی، ملکی معیشت میں سست روی، سخت زری پالیسی اور دیگر ٹیرف وغیرہ رکاوٹوں کے بھی مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ موجودہ معاشی صورتحال کو کافی خطرات لاحق ہیں کیونکہ ملک کے ساختی مسائل اور پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری ملکی برآمدات میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اجناس کے نرخوں میں کمی سیمنٹ اور چاول جیسی دو اہم ترین غیر ٹیکسٹائل برآمدات کو بری طرح متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملکی طلب اور برآمدات کو بڑھانے کے لیے پالیسی اقدامات کیے جائیں۔



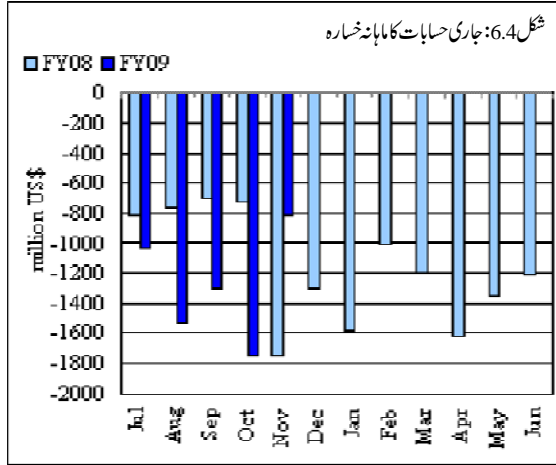
6.2 جاری حسابات کا توازن
جولائی تا نومبر 2009ء میں پاکستان کے جاری حسابات کے خسارے میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا (دیکھئے شکل 6.3)۔ نادیدہ کھاتہ جو گزشتہ سال تک فاضل تھا، اس میں خسارہ خاصا بڑھ گیا جس نے جاری حسابات کے خسارے کی صورتحال کو مزید خراب کر دیا۔ تجارتی خسارے میں ابتری کی بڑی وجہ درآمدات کی مضبوط نمو تھی جبکہ نادیدہ کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں کارکنوں کی ترسیلات زرا اور اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے کی رقوم میں سست روی اور زرمبادلہ کے ذخائر پر سودی آمدنی کی پست سطح نے اہم کردار ادا کیا ہے۔²

تاہم نومبر 2008ء میں جاری حسابات کے خسارے میں کافی بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 6.4)، جس کی وجوہات میں درآمدی بل میں کمی² مبادلہ کمپنیوں کے دیگر جاری انقلاط میں خاصی کمی کے اثرات خدمات کھاتے سے کمپنیوں کے سرمائے کے اخراج کی پست سطح کے باعث زائل ہو گئے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن (ملین ڈالر)					
سال پیدائشی		جولائی تا اکتوبر			
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
-1795	-392	-6602	-4807	-4415	1- تجارتی توازن
915	832	8631	7716	6884	برآمدات
2710	1224	15233	12523	11299	درآمدات
783	-893	-2061	-2844	-1951	2- خدمات (خالص)
-214	-42	-1157	-943	-901	نقل و حمل
-36	-21	-609	-573	-552	سفر
-36	-3	-14	22	25	مواصلاتی خدمات
-18	4	-25	-7	-11	تعمیراتی خدمات
49	-12	-18	-67	-55	بینکاری خدمات
-20	7	-48	-28	-35	مالی خدمات
46	-17	38	-8	9	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
14	6	-24	-38	-44	رانٹس اور لائسنس فیس
606	-416	-649	-1255	-839	دیگر تجارتی خدمات
0	0	0	0	0	ذاتی، ثقافتی اور تفریحی خدمات
392	-399	445	53	452	حکومتی خدمات
365	-425	365	0	425	جس میں لاجسٹک سپورٹ
-346	-172	-2051	-1705	-1533	3- آمدنی (خالص)
-349	-172	-2056	-1707	-1535	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-128	-129	-1448	-1320	-1191	براہ راست سرمایہ کاری
-2	-42	-311	-309	-267	جس میں: منافع و منافع منقسمہ
-83	-19	-692	-609	-590	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-83	-61	-235	-152	-91	جزدانی سرمایہ کاری
20	-8	-69	-89	-81	جس میں: منافع و منافع منقسمہ
25	-9	-306	-331	-322	آئی ایم ایف چارجز اور بیرونی قرضے پر سود
13	-21	-51	-64	-43	نئی بیرونی قرضے پر سود
-173	48	-11	162	114	دیگر (خالص)
-752	737	3859	4611	3874	4- جاری منتقلیاں (خالص)
-823	806	3755	4578	3772	نئی منتقلیاں
378	494	2965	2587	2093	کارکنوں کی ترسیلات
-568	277	-352	216	-61	ایف سی اے - مقیم افراد
-633	35	1142	1775	1740	دیگر
-712	-54	247	959	1013	جس میں: مبادلہ کیچنیاں
71	-69	104	33	102	سرکاری منتقلیاں
-2110	-719	-6855	-4745	-4025	جاری حسابات کا توازن

اور ترسیلات زر کی مضبوط نمونہ شامل ہیں۔



تجارتی کھاتہ^{3,4}

جولائی نومبر م س 09ء کے دوران درآمدات میں 21.6 فیصد کی مضبوط نمو نے برآمدات کے اثرات ہونے والے 11.9 فیصد اضافے کے اثرات کو زائل کر دیا۔ نتیجتاً، زیر جائزہ مدت میں تجارتی خسارے میں 6.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 4.8 ارب ڈالر رہا تھا۔

درآمدات میں نمو کی بلند سطح کا سبب پیٹرولیم اور غذائی اشیاء کی درآمدات میں اضافہ تھا۔ دوسری جانب، برآمدات میں صحت مند نمو کی بلند سطح کی وجہ غیر ٹیکسٹائل برآمدات کا بڑھنا ہے کیونکہ عالمی کساد بازاری اور بجلی کی شدید قلت کے باعث ٹیکسٹائل کے شعبے میں تیزی نہیں آ سکی۔

خدمات (خالص)

گذشتہ سال کی تقابلی مدت کے 45.7 فیصد اضافے کے برعکس جولائی نومبر م س 09ء کے دوران خدمات کی تجارت میں 27.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے، جس کا اہم سبب نقل و حمل کی اعلیٰ وصولیوں میں کمی اور مبادلہ کمپنیوں کے دیگر کاروبار سفر سے رقوم کے اخراج کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.4)۔

مبادلہ کمپنیوں سے رقوم کے بیرون ملک اخراج میں خاصی کمی (568 ملین ڈالر) کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط میں آنے والی تبدیلی ہے جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں کے قانونی لین دین کو گذشتہ مہینوں کے دوران آنے والی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا۔⁵

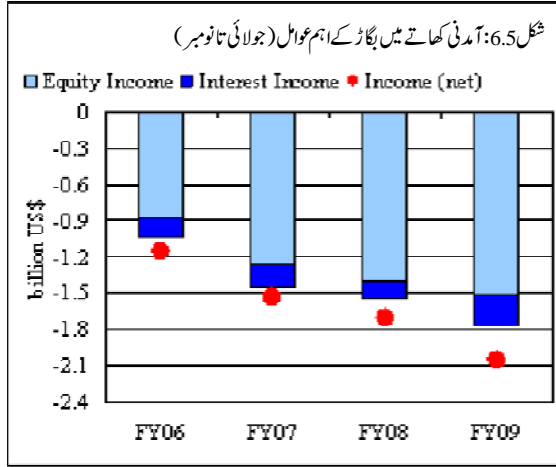
جدول 6.4: خدمات کا کھاتہ (خالص) (ملین ڈالر)

جولائی تا نومبر	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء
نقل و حمل	-901	-943	-1157
دیگر تجارتی خدمات	-552	-573	-609
جس میں: مبادلہ کمپنیاں	-839	-1255	-649
حکومتی خدمات	-819	-1040	-425
جس میں: لاجسٹک سپورٹ	452	53	445
دیگر	425	0	365
خدمات (خالص)	-111	-126	-91
(الف) لاجسٹک سپورٹ منہا کر کے	-1951	-2844	-2061
(ب) مبادلہ کمپنیوں کی رقم منہا کر کے	-2376	-2844	-2426
(ج) (الف) اور (ب) کو منہا کر کے	-1132	-1804	-1636
	-1557	-1804	-2001

³ یہ حصہ اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ مبادلہ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے اور یہ وفاقی شاریات بیورو کے کسٹم اعداد و شمار سے مماثلت نہیں رکھتا۔

⁴ تفصیلات کے لیے تجارتی کھاتے کا سیکشن ملاحظہ فرمائیں۔

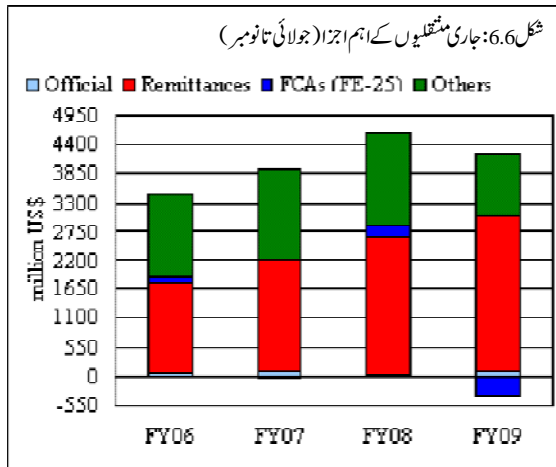
⁵ تفصیلات کے لیے دیکھئے ایف ای سرکر نمبر 04 تا ریخ 09 مئی 2008ء۔



خدمات کھاتے میں زیر جائزہ مدت کے دوران مال برداری اور سفر کے خسارے میں مزید اضافہ ہوا۔ مال برداری میں بگاڑ کا اہم سبب بحری مال برداری کی بلند لاگت اور سفری خسارے کا باعث حج سے متعلق سرمائے کے اخراج کی بلند سطح اور سیاحتی خدمات کی برآمدیں کمی ہے۔

آمدنی (خالص)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران آمدنی کھاتے کے خسارے میں 20.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال یہ 11.2 فیصد رہا تھا۔ اس ابتری میں بڑا حصہ سودی آمدنی کے اخراج میں ہونے والے خالص اضافے کا تھا۔ مزید برآں، سرمایہ کاری آمدنی کا اخراج آمدنی کھاتے میں بگاڑ کو مزید بڑھانے کا باعث بنا (دیکھئے شکل 6.5)۔



سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے کی اہم وجہ خام تیل اور معدنیات کی خریداری کی بلند سطح تھی کیونکہ نفع و منافع منقسمہ کی ادائیگی میں کمی آئی ہے۔ نفع و منافع منقسمہ کی ادائیگی میں کمی مالی کاروبار، مواصلات اور بجلی کے شعبوں میں دیکھی گئی ہے۔

جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران سودی آمدنی سے متعلق سرمائے کا اخراج تقریباً 102 ملین ڈالر بڑھا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 5 ملین ڈالر کمی آئی تھی۔ سرمائے کے اخراج کی بلند سطح میں بڑا حصہ زرمبادلہ آمدنی میں خاصی کمی کا ہے (دیکھئے

جدول 6.5)۔ مزید برآں، غیر ملکی کرنسی کے کھاتوں میں بلند سودی ادائیگی نے زیر جائزہ مدت میں سودی آمدنی کی منتقلی پر دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔

جاری منتقلیاں

گزشتہ پانچ سال سے جولائی تا نومبر میں صحت مند نمو کے بعد جاری منتقلیوں میں م س 09ء کے انہی مہینوں کے دوران 752 ملین ڈالر کمی

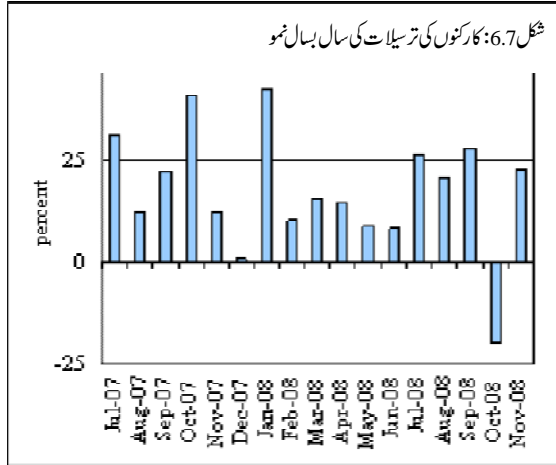
پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 6.5: مالی کھاتے (ملین ڈالر)				
سال بسال تبدیلی		جولائی تا اکتوبر		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء
-2,339	1,209	1,436	3,775	2,566
مالی کھاتہ (4 تا 1)				
10	44	-	-10	-54
-110	232	1,602	1,712	1,480
-133	175	1,172	1,305	1,130
-133	-	-	133	133
23	59	430	407	348
-287	-472	-183	104	576
-197	-368	-146	51	419
-73	-97	-17	56	153
-387	-196	1,419	1,806	2,002
-1,952	1,405	17	1,969	564
-568	637	270	838	201
199	9	123	-76	-85
67	5	145	78	73
-834	624	2	836	212
-800	606	-49	751	145
-1,384	768	-253	1,131	363
-389	425	139	528	103
-321	304	338	659	355
104	179	494	390	211
-389	275	16	405	130
172	58	693	521	463
-61	123	72	133	10
14	80	228	214	134
75	-43	156	81	124
-146	106	-82	64	-42
100	-	-	-100	-100
-246	106	-82	164	58
-714	153	-427	287	134
-654	122	-397	257	135
-30	-89	39	69	158
☆ پری پینٹ قرضوں کے لیے تجارتی مالکاری				
ماخذ: شعبہ شماریات، بینک دولت پاکستان				

دیکھنے میں آئی ہے۔ اس پستی کا بنیادی سبب جاری منتقلیوں میں کمی تھی۔ تاہم اس کے برعکس سرکاری منتقلیوں میں اضافہ ہوا۔ نجی منتقلیوں کو چنگلی سطح پر لانے میں دیگر منتقلیوں اور اقامتی غیر ملکی کرنسی کھاتے میں رقوم کی کم آمد نے اہم کردار ادا کیا (دیکھئے شکل 6.6)۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت میں کارکنوں کی ترسیلات، بھی کم ہوئی ہیں۔

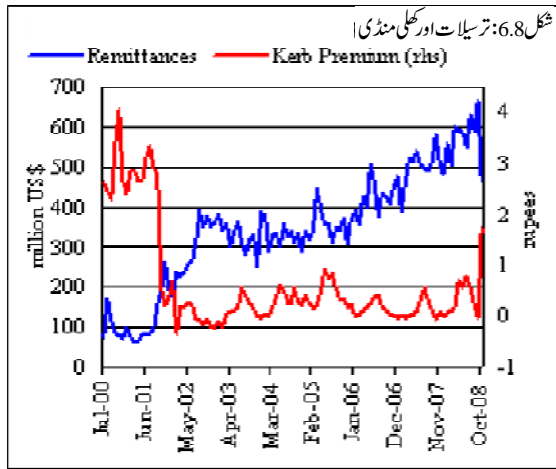
کارکنوں کی ترسیلات

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں کارکنوں کی ترسیلات کم ہو کر 14.6 فیصد ہو گئیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 23.6 فیصد رہی تھیں۔ اس میں زیادہ کمی اکتوبر 2008ء میں ہوئی کیونکہ جولائی تا ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران اس میں مضبوط نمود دیکھنے میں آئی تھی (دیکھئے شکل 6.7)۔



اکتوبر میں ترسیلات زرمیں کمی کے کئی عوامل یہ ہیں: رمضان المبارک اور عید کے موسمی اثرات، شرح مبادلہ کا تیزی سے گرنا، ڈالر کی ذخیرہ اندوزی، عالمی کساد بازاری کے باعث بین الاقوامی سطح پر کارکنوں کی ترسیلات میں کمی، کھلی منڈی کے پریمیم میں خاصے اضافے کے نتیجے میں کارکنوں کی ترسیلات کے لیے غیر رسمی شعبے کا متوقع استعمال۔

اکتوبر میں ترسیلات زرمیں کمی کے کئی عوامل یہ ہیں: رمضان المبارک اور عید کے موسمی اثرات، شرح مبادلہ کا تیزی سے گرنا، ڈالر کی ذخیرہ اندوزی، عالمی کساد بازاری کے باعث بین الاقوامی سطح پر کارکنوں کی ترسیلات میں کمی، کھلی منڈی کے پریمیم میں خاصے اضافے کے نتیجے میں کارکنوں کی ترسیلات کے لیے غیر رسمی شعبے کا متوقع استعمال۔



اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اکتوبر 2008ء کا کھلی منڈی کا پریمیم 9/11 کے بعد کے سات سالوں کے مقابلے میں بلند سطح پر ہے۔ کھلی منڈی کے پریمیم اور کارکنوں کی ترسیلات میں منفی ارتباط (-0.74) پایا جاتا ہے، اس منفی ربط کی وجہ کرب پریمیم کی بلند سطح (بلند نرخ) ہے جس نے تارکین وطن کو رقوم بھیجنے کے لیے غیر رسمی ذرائع کے استعمال کی ترغیب دی (دیکھئے شکل 6.8)۔

ملکوں کے لحاظ سے ترسیلات زرمیں اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ترسیلات کی نمونہ زیادہ کمی کا بڑا حصہ امریکہ، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات میں مرکوز رہا ہے (دیکھئے جدول 6.6)۔ اس کی وجوہات میں امریکہ و برطانیہ میں اقتصادی سست روی اور متحدہ عرب امارات کی ریئل اسٹیٹ کاروباری سرگرمیوں کا محدود ہونا ہے۔

اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے (آر ایف سی ایز)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں آر ایف سی ایز میں 353 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 216 ملین

جدول 6.6: کارکنوں کی ترسیلات، بلحاظ ملک ملین ڈالر					
جولائی تا نومبر		مہو			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	
2091.6	2586.1	2966.2	23.6	14.7	(1) نقد
533.5	733.8	767.1	37.5	4.5	امریکہ
180.1	197.4	189.0	9.6	-4.3	برطانیہ
399.0	481.8	600.3	20.8	24.6	سعودی عرب
318.1	423.0	534.3	33.0	26.3	عرب امارات
291.5	380.0	496.2	30.4	30.6	خلیج تعاون کونسل، دیگر ممالک
62.6	76.1	81.0	21.6	6.5	یورپی یونین کے ممالک
8.0	11.3	10.7	42.6	-5.9	تاروسے
6.9	9.6	7.6	39.4	-20.5	سوئٹزرلینڈ
12.2	14.5	13.5	18.9	-6.7	آسٹریلیا
35.3	42.2	34.0	19.7	-19.4	کینیڈا
2.1	1.5	1.9	-30.3	29.0	جاپان
242.6	214.9	230.7	-11.4	7.3	دیگر ممالک
1.2	1.0	0.3	-17.1	-67.0	(2) دیگر ☆
2092.8	2587.1	2966.5	23.6	14.7	کل

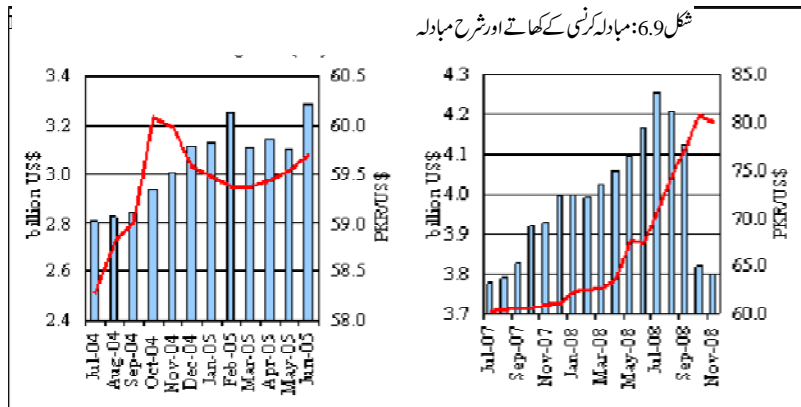
☆ دیگر میں پاکستانی روپے میں بھنائے گئے فارن ایکسیچ پیئر سرٹیفکیٹس اور فارن کرنسی پیئر سرٹیفکیٹس اور ان کا منافع شامل ہے۔

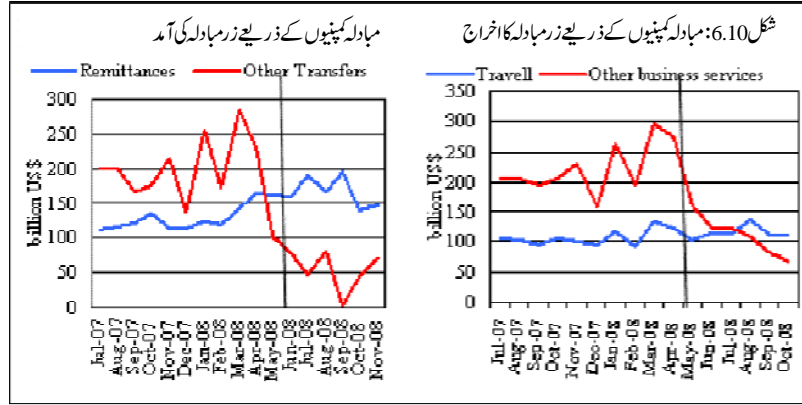
ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس میں 80 فیصد کی اکتوبر 2008ء میں اس وقت ہوئی جب شرح مبادلہ تیزی سے گر رہی تھی (دیکھئے شکل 6.9)۔ روپے کی قدر میں حالیہ کی کا اہم سبب بعض اداروں کی مالی صحت کے متعلق غیر یقینی صورتحال ہو سکتی ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اکتوبر میں بینکوں کے دیوالیہ پن کی اطلاعات اور زر مبادلہ کرنسی کھاتوں کے انجامہ کی افواہیں پھیلی ہوئی تھیں، جو امانت داروں کے لیے غیر ملکی کرنسی کھاتوں سے قوم نگلو انے کی ترغیب کا باعث بن سکتی تھیں۔ اکتوبر 2008ء کے دوران غیر ملکی کرنسی نوٹوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔

دیگر منتقلیاں

دیگر منتقلیوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں 633 ملین ڈالر کی بھاری کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 35 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اہم سبب مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے بیرونی رقوم کی آمد میں کمی تھا (دیکھئے جدول 6.3)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ

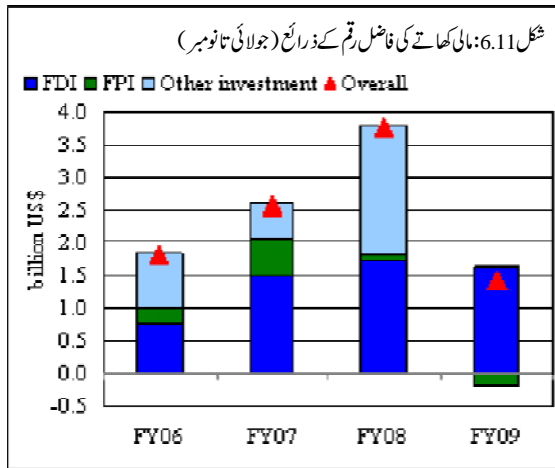
مئی 2008ء کے بعد دیگر منتقلیوں میں تیزی سے کمی آئی کیونکہ مئی 2008ء کے بعد مبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کے اخراج کو کمپنی کی جانب سے





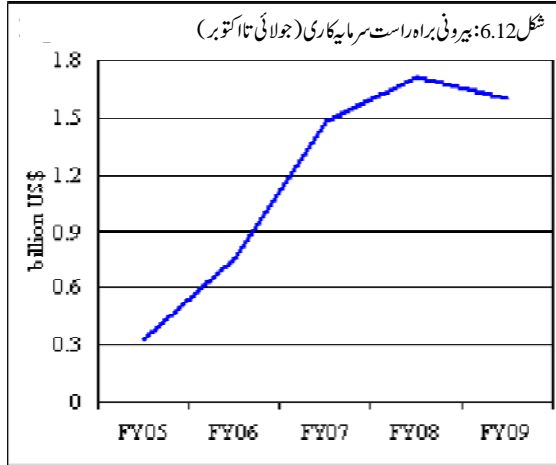
گزشتہ ماہ جمع کردہ کارکنوں کی ترسیلات کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا۔ تاہم، مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے آنے والی کارکنوں کی ترسیلات میں اس اقدام کے بعد بہتری آئی ہے۔ مبادلہ کمپنیوں سے سرمائے کی آمد کا جاری حسابات کے مجموعی توازن پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ مبادلہ کمپنیوں کے خدمات کھاتے سے سرمائے کے اخراج کی رقم میں کمی بھی اتنی ہی ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.10 ب)۔

6.3 مالی کھاتہ



جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں متعدد ملکی و بیرونی عوامل نے اہم مالی رقوم کی آمد (علاوہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری) کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ ان عوامل میں بڑھتا ہوا معاشی عدم توازن، روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا، اسٹاک مارکیٹ میں خاصی گراوٹ اور ملک کی نا دہندگی کا خطرہ بڑھنے سے زرمبادلہ کی آمد میں کمی شامل ہیں۔ خصوصاً، زیر جائزہ مدت کے دوران دیگر سرمایہ کاری و جز دانی سرمایہ کاری میں کافی کمی واقع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران مالی کھاتے میں

62 فیصد کمی دیکھنے میں آئی جبکہ اس میں گزشتہ تین سال سے مسلسل اضافے کا رجحان تھا۔



خالص غیر ملکی سرمایہ کاری

جولائی تا نومبر 09ء میں خالص غیر ملکی سرمایہ کاری میں 21.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 9.8 فیصد کمی آئی تھی۔

اس کمی کا اہم سبب جزو دانی سرمایہ کاری سے سرمائے کا خالص اخراج تھا کیونکہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کم ہو کر 110 ملین ڈالر رہ گئی تھی۔

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں گزشتہ سال کی

اسی مدت کے مقابلے میں 6.2 فیصد کمی ہوئی (دیکھئے شکل 6.12)۔ اس کی وجہ اکتوبر اور نومبر 2008ء میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی پست سطح تھی کیونکہ مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 10 فیصد کمی تھی۔ اس پستی میں بڑا حصہ ملک سے منسلک خطرے کا بڑھنا اور عالمی سرمایہ منڈیوں میں سیالیت کے سخت حالات کا ہے۔

جدول 6.7: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری، شعبہ دار (جولائی تا نومبر)

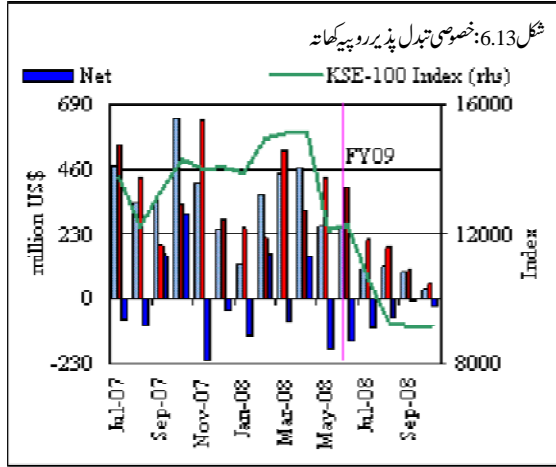
ملین ڈالر

رقم	حصہ (%)	مؤ
مؤ	مؤ	مؤ
تیل و گیس کی تلاش	18.5	17.2
ٹرانسپورٹ کا سامان	-16.1	2.4
بجلی	116.7	4.0
تعمیرات	-53.4	1.1
تجارت	2.3	4.4
مواصلات	-37.7	24.2
مالی کاروبار	49.1	27.7
ذاتی خدمات	15.9	3.1
دیگر	-23.3	15.9
کل	-6.4	

براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں کمی کا بڑا سبب مواصلات کے شعبے میں سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس مدت کے دوران جن دیگر شعبوں میں غیر ملکی رقوم کی آمد میں کمی آئی ہے ان میں تجارت، تعمیرات اور ٹرانسپورٹ شامل ہیں (دیکھئے جدول 6.7)۔ اس کے برعکس مالی کاروبار، تیل و گیس کی دریافت اور بجلی کے شعبوں میں خاصی نمو ہوئی ہے۔ مالی کاروبار میں سرمایہ کاری کی بلند سطح میں بینک سے 194 ملین ڈالر کی وصولیاں اور تیل و گیس کی دریافت میں بلند سرمایہ کاری پی پی پی پاکستان، ای این آئی پاکستان لمیٹڈ اور پی ایچ پی پیٹرولیم پاکستان میں دیکھنے میں آئی ہے۔ نجی شعبے میں بیرونی سرمائے کی آمد میں بڑا حصہ ایچ پاور پروجیکٹ اور کے ای ایس سی کا ہے۔

جزدانی سرمایہ کاری

زیر جائزہ مدت کے دوران ناموافق اندرونی و بیرونی عوامل نے جزدانی سرمایہ کاری کو بری طرح متاثر کیا۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران نجی و سرکاری دونوں شعبوں سے سرمائے کا خالص اخراج دیکھنے میں آیا (دیکھئے جدول 6.8)۔ نجی شعبے سے سرمائے کے اخراج کی بڑی وجہ اسٹاک مارکیٹ کا تیزی سے گرنا (دیکھئے شکل 6.13) اور بعد ازاں اس کے زرخوں پر مصنوعی فلور کا نفاذ تھی جبکہ سرکاری شعبے سے سرمائے کے اخراج کا باعث قرضہ تمسکات (ٹی بلز) بنے۔



واجب الادا برآمدی بلز

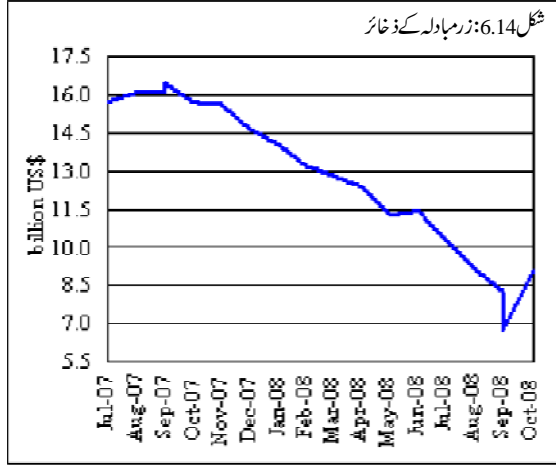
جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمد کنندگان اور بینکوں کے واجب الادا برآمدی بلز میں خاصی کمی آئی ہے۔

کرنسی وامائیں

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران کرنسی اور امانتوں کے زمرے میں 2 ملین ڈالر کی معمولی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 836 ملین ڈالر کی خاصی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس کے بڑھنے کا اہم سبب ایف ای 25 امانتوں کی واپسی کے باعث کمرشل بینکوں کے ایف ای 25 نوٹس روکا بڑھنا تھا۔

طویل مدتی سرکاری قرضے

جولائی تا نومبر 09ء کے دوران طویل مدتی سرکاری قرضوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کمی ہوئی ہے۔ اس کا اہم سبب زلزلہ قرضوں کی پست سطح اور قسط وار واپسی کی قدرے بلند سطح ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پورے سال کے لیے زلزلہ قرضوں کے تخمینے کا صرف 5 فیصد ہی ابتدائی چار مہینوں میں حاصل ہو سکا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رواں مالی سال کی باقی مدت میں زلزلہ قرضوں کی وصولی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ قسط وار قرضوں کی واپسی کی وجہ اسلامی ترقیاتی بینک کو 201 ملین ڈالر، ایشیائی ترقیاتی بینک کو 112 ملین ڈالر اور آئی بی آر ڈی کو 113 ملین ڈالر کی ادائیگیاں ہیں جبکہ ایشیائی ترقیاتی بینک سے 500 ملین ڈالر کے قرضوں کی وصولی سے سرمائے کی آمد میں بہتری آئی ہے۔



قلیل مدتی سرکاری قرضے

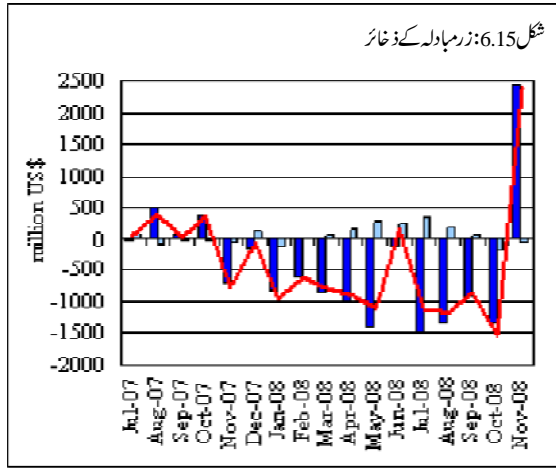
اسلامی ترقیاتی بینک کو 282 ملین ڈالر کے قرضوں کی واپسی اور حال ہی میں 200 ملین ڈالر نکالنے کے نتیجے میں قلیل مدتی خالص سرمائے کی آمد میں جولائی تا نومبر 09ء میں 82 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

کرنسی ومانتیں (واجبات)

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں کرنسی ومانتوں کی مد میں 427 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 231 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ سرمائے کے اخراج کی وجہ درآمد و برآمد کنندگان کی جانب سے ایف۔ای۔25 قرضوں کی واپسی کے باعث تجارتی ماکاری کا کم ہونا تھی۔

6.4 زرمبادلہ کے ذخائر

مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی ہوئی اور یہ آخر جون 2008ء کو 11.4 ارب ڈالر سے گر کر 25 نومبر 2008ء کو 6.4 ارب ڈالر کی پست سطح پر آگئے (دیکھئے شکل 6.14)۔ 5 ارب ڈالر کی یہ کمی مالی سال 2008ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں ہونے والی مجموعی کمی سے بھی زیادہ تھی۔ نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کی جانب سے معاشی استحکام پروگرام کے لیے 3 ارب ڈالر کی اعانت سے زرمبادلہ کے ذخائر کی خراب صورتحال کو جزوی طور پر مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے۔



اسٹیٹ بینک کے ذخائر

آخر نومبر 08ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں 5.9 ارب ڈالر کی کمی ہوئی۔ نومبر کے علاوہ رواں مالی سال کے باقی عرصے میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا بہاؤ منفی رہا۔ نومبر میں آئی ایم ایف سے 3 ارب ڈالر کی امداد ملی تھی (دیکھئے شکل 6.15)۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں

تبدیلی کا باعث بنے عوامل کو جدول 6.9 میں دیا گیا ہے۔

جدول 6.9: اسٹیٹ بینک کے ذخائر (ملین ڈالر)

جولائی تا نومبر	میں 08ء	میں 09ء
آمد قمر	6,367	13,566
خریداریاں	2,843	2,015
قرضے اور گرانٹ	1,229	4,044
اے ڈی بی	671	615
آئی ایم ایف	4	3,056
دیگر	2,994	7,507
پیٹنٹی بحیل عرصیت	1,128	6,736
لاجسٹک سپورٹ	0	365
نیکاری آمدنی	643	0
جانے والی رقم	6,122	16,256
فروخت	3,270	7,168
بین الہینک فروخت	365	1,065
تیل کی امداد	2,905	6,103
قرض کی واپسی	570	917
دیگر	2,282	8,170
پیٹنٹی بحیل عرصیت	1469	6,426
گندم ایل سی، ٹی سی پی	12	671
ذخائر میں خالص تبدیلی	245	-2,689

ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام

کمرشل بینکوں کے ذخائر

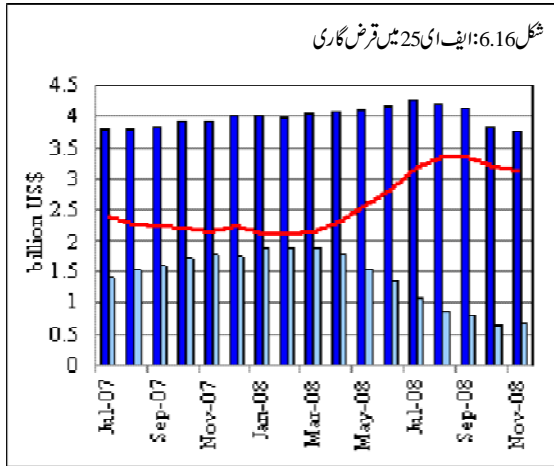
اگرچہ جولائی تا نومبر 2008ء کے عرصے میں کمرشل بینکوں کے ذخائر کے ماہانہ بہاؤ میں کمی کا رجحان رہا، تاہم مجموعی طور پر ڈی ایم بی کے ذخائر 3.2 ارب ڈالر تھے جو آخر جون 2008ء کے 2.8 ارب ڈالر سے زیادہ ہیں۔ کمرشل بینکوں کے ذخائر کی بہتری میں بڑا حصہ ایف ای 25 امانتوں پر لیے گئے غیر ملکی کرنسی کے قرضوں کی واپسی کا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران تجارتی مالکاری مسلسل کمی کے بعد 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جو آخر جون 2008ء میں 1.3 ارب ڈالر رہی تھی (دیکھئے شکل 6.16)۔

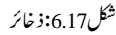
بد وزن اوسط غیر ملکی کرنسی (ڈبلیو ایف سی) پر قرض دینے اور کابور کے درمیان شرح سود کے تفرق میں اضافے کے باوجود درآمد کنندگان کے لیے زرمبادلہ میں قرضوں کے حجم میں 381 ملین ڈالر کمی آئی ہے جس کا اہم سبب روپے کی قدر میں کمی (روپے کی قدر میں مزید کمی کی توقعات) اور ایف ای 25 قرضوں کی لاگت کے تیزی سے بڑھنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

کفایت سرمایہ

زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی نے بیرونی ادائیگیوں کے لیے ملکی صلاحیت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ درآمدات کی کوریج کا تناسب جو آخر جون 2008ء میں 16.8 ہفتے تھا، وہ اکتوبر میں کم ہو کر 9.1 ہفتے کی بے حد پست سطح پر پہنچ گیا۔ تاہم نومبر میں آئی ایم ایف کی جانب سے 3 ارب ڈالر کی امداد ملنے سے درآمدات کی کوریج کے تناسب کو 12.3 ہفتوں تک لانے میں مدد ملی (دیکھئے شکل 6.17)۔

شکل 6.16: ایف ای 25 میں قرض گاری

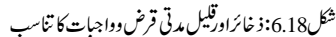




(دیکھئے شکل 6.18)۔

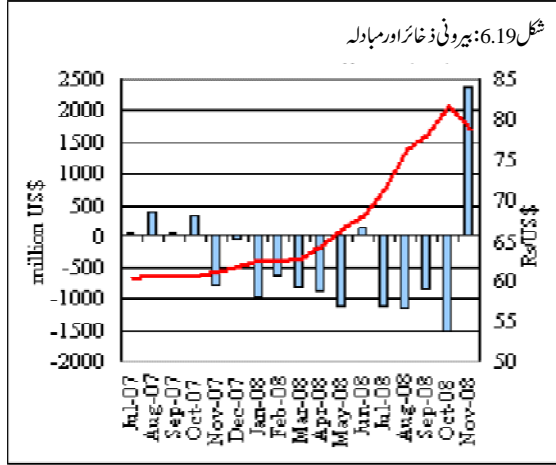
6.5 شرح مبادلہ

روپے کی قدر میں کمی کے عمل میں فروری 2008ء سے تیزی آنا شروع ہوئی۔ اس لیے آمد سرمایہ کو مستحکم



الادابراآمدی بلوں میں 123 ملین ڈالر کی کمی آئی ہے۔

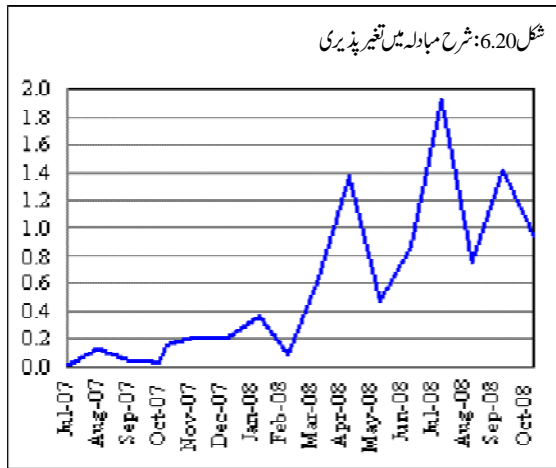
7 ای پی ڈی سرکلر نمبر 06 بتاریخ 11 جولائی 2008ء۔



جانب سے بھاری مقدار میں زرمبادلہ کی خریداری کا عکاس ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں سٹے بازی بلند ترین سطح پر تھی جس کی وجہ سے روپیہ 17 اکتوبر 2008ء کو 83.46 روپے فی امریکی ڈالر کی ریکارڈ پست ترین سطح پر پہنچ گیا۔

آئی ایم ایف سے امداد ملنے اور امریکی ڈالر کی اسٹاکنگ میں ملوث مبادلہ کمپنیوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے بعد بازار مبادلہ میں بہتری آنا شروع ہوئی اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے نے اپنے کھوئی ہوئی قدر کے کچھ حصے کو دوبارہ حاصل

کر لیا۔ اس طرح، جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران روپے کی قدر میں 13.3 فیصد کی خالص کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.19)۔ روپے کی قدر میں مسلسل تخفیف کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ کی تغیر پذیری میں بھی اس مدت کے دوران اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ جبکہ اگست اور اکتوبر 2008ء کے دوران بین الہینک منڈی کی شرح مبادلہ کے معیاری انحراف میں بے حد تغیر پذیری دیکھی گئی ہے (دیکھئے شکل 6.20)۔

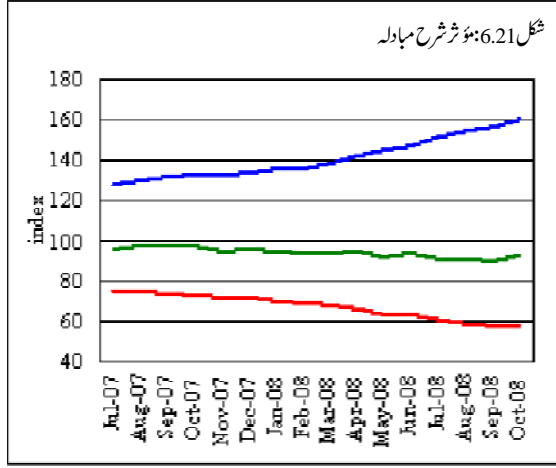


شرح مبادلہ کی پیمائش نامیہ موثر شرح مبادلہ سے کی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکی ڈالر کی طرح دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران 9.2 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3.2 فیصد تک رہی تھی۔ تاہم، گرانی کے دباؤ میں مسلسل اضافے کی وجہ سے اشاریہ نسبتی قیمت 8.8 فیصد ہو گیا اور حقیقی موثر شرح مبادلہ 1.2 فیصد تک محدود رہی (دیکھئے شکل 6.21)۔

6.6 تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر 2009ء کے دوران درآمداتی اشیا کی بلند قیمتوں کے باعث درآمدات میں مضبوط نمونے برآمدات میں بہتری کے اثرات کو زائل کر دیا اور تجارتی خسارہ گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت 1.4 ارب ڈالر زیادہ رہا (دیکھئے جدول 6.10)۔⁸ تجارتی خسارے کا بڑا حصہ مالی

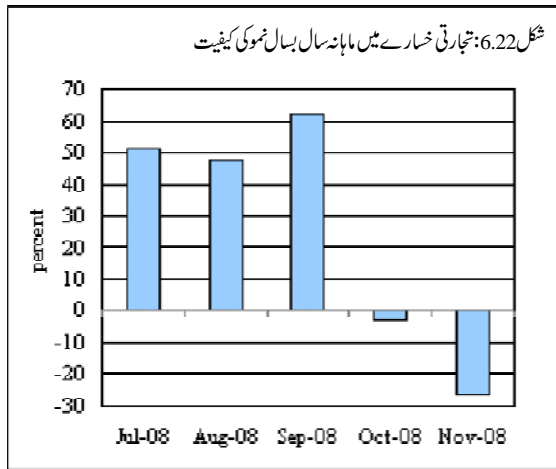
⁸ قیمت اور مقدار کے اثرات، مجموعی برآمدات کے 60 فیصد پر مشتمل ہیں اور اس کے تقابلی اعداد و شمار بھی دستیاب ہیں۔



سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی تک مرکز رہا جبکہ اس کے بعد کے دو مہینوں کے دوران اس میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.22)۔

مالی سال 2009ء کے پانچ مہینوں میں درآمدات کی نمونہ ہر کرتی ہے کہ پہلی سہ ماہی کے دوران طلب کی نمونہ کی آئی تھی تاہم درآمدی اشیا کی بلند قیمتوں نے تجارتی خسارے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اکتوبر 2008ء تک طلب اور درآمدی اشیا کی قیمتوں، دونوں میں کمی ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اس طرح، مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے

اضافے کے بعد اکتوبر نومبر کے دوران درآمدات میں کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 6.22)۔⁹



جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی کارہجان برقرار رہا (دیکھئے جدول 6.11)۔ تاہم، چونکہ پاکستانی تجارت پر اس کے اثرات کچھ مدت بعد مرتب ہوتے ہیں اس لیے بعد کے مہینوں میں درآمدی اشیا کی قیمتیں تیزی سے کم ہوئی ہیں۔ دوسری جانب، اکتوبر نومبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں کمی کی وجہ یکبارگی عوامل¹⁰ ہیں۔ اس لیے، عالمی نرخوں میں کمی اور ملکی معیشت کی سست روی کے نتیجے میں درآمدات میں کمی کارہجان جاری رہے گا تاہم اس میں بہتری کی رفتار اتنی تیز نہیں ہوگی جتنی کہ نومبر 2008ء میں رہی تھی۔

⁹ پیٹرولیم گروپ اور مصنوعی کھاد کی درآمدات میں اس مدت کے دوران خاصی کمی آئی ہے۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باعث حکومت نے پیٹرولیم کی درآمدات پر ایک ماہ کی عارضی پابندی عائد کر دی تھی۔

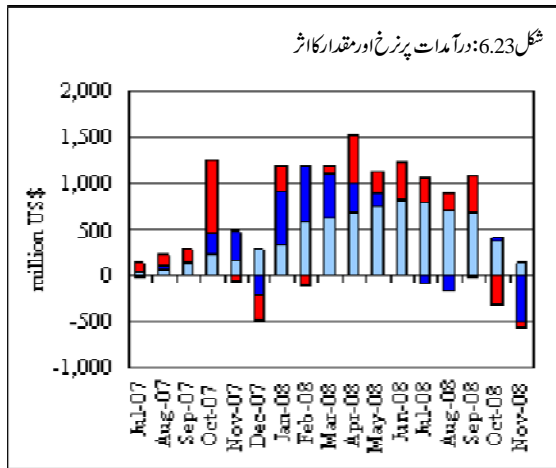
¹⁰ اکتوبر مالی سال 2008ء کے دوران جہازوں اور کشتیوں کے زمرے کی درآمدات کی عدم موجودگی کے یکبارگی اثر کا بھی اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی سست روی میں اہم حصہ رہا ہے۔

جدول 6.10: تجارتی خسارے کی ہیئت ترکیبی (جولائی تا نومبر) (ارب ڈالر)

میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء
5.4	7.3	8.7
1.2	2.3	2.4
32.2	34.2	103.4
14.6	14.7	78.3
17.6	19.4	25.1
15.0	16.2	-6.6
0.3	0.4	0.9
90.7	-7.5	-10.7
9.3	107.5	110.7

ملکی طلب کے دباؤ میں کمی¹¹، معاشی سرگرمیوں میں سست روی، روپے کی قدر میں تیزی سے تخفیف¹² اور زراعت کے خاتمے سے درآمدات میں کمی کے نتیجے میں توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں پاکستان کا تجارتی خسارہ تیزی سے کم ہوگا۔ تاہم یہ خدشات بھی موجود ہیں کہ عالمی معیشت کی کمزوری کے باعث برآمدات میں سست روی (دیکھئے باکس 6.1) کے نتیجے میں درآمدات میں کمی سے حاصل ہونے والے فوائد جزوی طور پر زائل ہو سکتے ہیں۔

یہاں یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں اضافے کا سبب غیر ٹیکسٹائل برآمدات کی مضبوط نمو تھی کیونکہ مذکورہ مدت کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.24)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں سال بسال بنیادوں پر سست نمو سے قطع نظر برآمدات کی ماہانہ کارکردگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات کی نمو میں سست روی کے عمل کا آغاز اگست مالی سال 2009ء سے ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔



جدول 6.11: اجناس کی بین الاقوامی اوسط قیمتیں

اکائی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	اکتوبر تا نومبر
عربین لائف اسٹائل	71.3	85.2	93.7	117.2	113.8	62.0
پام آئل	746.4	861.6	1081.1	1088.9	828.4	459.7
ڈی اے پی	432.5	522.1	860.2	1191.6	1153.7	791.3
گندم	274.9	341.9	411.4	346.5	317.7	232.1

¹¹ مالی سال 2009ء کے دوران گندم اور کپاس کی رسد کی فراہمی کی صورتحال مالی سال 2008ء کے مقابلے میں بہتر بننے کا امکان ہے جس سے اس مدت کے دوران مذکورہ دونوں اشیاء کی درآمدات کی سطح بہتر رہے گی۔

¹² جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 21.4 فیصد کمی ہوئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

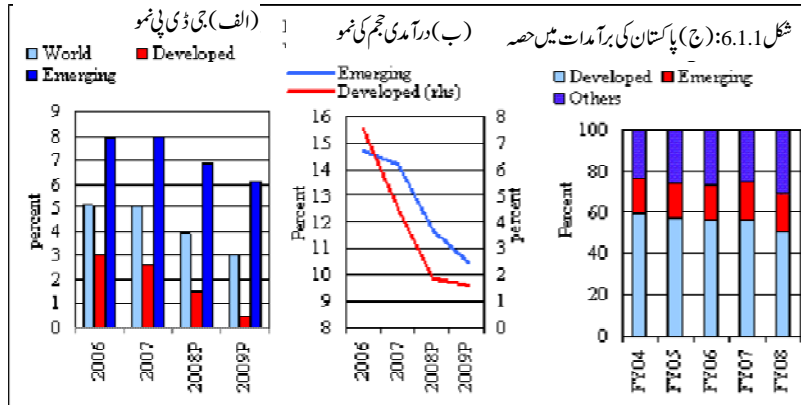
باس 6.1: بڑے صنعتی ممالک کے مقابلے میں پاکستانی برآمدات کا اکتشاف اور مستقبل میں برآمدات کے امکانات

عالمی اقتصادی صورتحال (اکتوبر 2008ء) کے مطابق حالیہ عالمی بحران کے باعث عالمی معیشت کساد بازاری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ عالمی جی ڈی پی کی نمو میں 2007ء کے دوران معمولی کمی ہوئی تھی تاہم 2008ء اور اس کے بعد اس میں خاصی کمی کا امکان ہے۔ جس کا اہم سبب ترقی یافتہ معیشتوں کی آمدنی کی نمو کا تیزی سے کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.1.1 الف)۔ عالمی معیشت سے منسلک ہونے کے باعث ترقی یافتہ ملکوں کی اقتصادی نمو میں سست روی کے اثرات سے پاکستان بھی محفوظ نہیں رہ سکتا (دیکھئے شکل 6.1.1 ب)۔ پاکستانی برآمدات میں مذکورہ ملکوں¹³ کا حصہ 50 فیصد ہے، جس کے باعث ہماری برآمدات کو بھی مشکلات پیش آسکتی ہیں۔

جدول 6.1.1: پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں کی معاشی کارکردگی

فیصد

جی ڈی پی نمو	پاکستان کی برآمدی نمو میں حصہ	مکس 08ء	مکس 07ء	مکس 06ء	مکس 05ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء
ترقی یافتہ ممالک		50.6	55.9	55.6	57.0	0.5	1.5	2.6	3.0
امریکہ		19.5	24.6	25.5	23.9	0.1	1.6	2	2.8
یورپ کا خطہ		21.8	21.5	20.3	21.9	0.2	1.3	2.6	2.8
ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک		39.9	33.9	33.5	32.0	6.1	6.9	8.0	7.9
افریقہ		4.3	3.9	4.2	4.2	6.0	5.9	6.3	6.1
ترقی پذیر ایشیا		27.4	28.2	27.5	26.0	7.7	8.4	10.0	9.9
چین		3.6	3.4	2.8	2.5	9.3	9.7	11.9	11.6
بھارت		1.3	2.0	1.8	2.0	6.9	7.9	9.3	9.8
عرب امارات		10.9	8.0	8.0	7.6	6.0	7	7.4	9.4



ملکی برآمدات پر عالمی آمدنیوں میں کمی کے اثرات کی شدت کا انحصار دو عوامل پر ہے (1) پاکستانی برآمدات میں بعض ملکی گروپوں کی منڈی کا حصہ اور (2) پاکستانی برآمدات کی آمدنی کے مقابلے

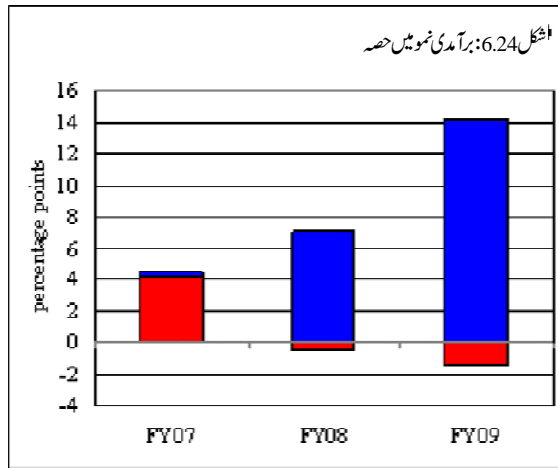
¹³ آئی ایم ڈی بیو ای او اکتوبر 2008ء کی درجہ بندی کے مطابق آسٹریلیا، کینیڈا، ڈنمارک، پورٹو ریکو، یونین، جاپان، نیوزی لینڈ، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، برطانیہ اور امریکہ کا شمار ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے۔ مزید برآں، شکل 1.1.1 سی میں دیگر زمرے کی درجہ بندی میں شامل ممالک کے اہم گروپوں میں وہ ایشیائی و افریقی ممالک شامل ہیں، جنہیں ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ ممالک کے زمروں میں نہیں رکھا گیا۔ برآمدات کی منڈی میں حصے کے لحاظ سے اہم ایشیائی ممالک میں متحدہ عرب امارات اور افغانستان شامل ہیں۔

میں یکدماری۔ اس پس منظر میں پاکستان کی اہم برآمدی منڈیوں کے بغور جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ چند سالوں کے دوران ان منڈیوں کے حصے میں کمی آئی ہے۔ خصوصاً پاکستانی برآمدات میں امریکا کا حصہ بتدریج کم ہو رہا ہے جبکہ ابھرتی ہوئی اور دیگر ترقی پذیر ایشیائی معیشتوں کے لیے برآمدات بڑھ رہی ہیں (دیکھئے جدول 6.1.1)۔ چونکہ ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں میں نمو کے زیادہ امکانات موجود ہیں، اس لیے یہ پیش رفت ملکی برآمدات کی نمو کے لیے نیک شگون ثابت ہو سکتی ہے۔

جہاں تک برآمدات کی آمدنی کی یکدماری کا تعلق ہے، لڑ بچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی برآمدات شراکت دار ملکوں کی آمدنیوں میں ہونے والے تبدیلیوں کے مقابلے میں متعادل طور پر یکدمار ہیں۔^{14,15} برآمدات کے اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ملکی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا حصہ بڑا ہے اور یہ عالمی آمدنیوں میں تبدیلیوں سے متاثر ہو سکتا ہے۔ جنوری۔اگست اور سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی یورپی یونین اور امریکہ کی ٹیکسٹائل ولبوسات کی درآمدات میں کمی سے مذکورہ خدشات کو مزید تقویت ملتی ہے کیونکہ جولائی۔نومبر مالی سال 2009ء کے دوران ایشیائے تیش کے زمرے میں آنے والی پاکستان کی چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں کمی ہونا شروع ہو گئی ہے۔

اس صورتحال میں آنے والے دنوں میں ملکی برآمدات کی نمو میں مزید کمی ہو سکتی ہے جو کہ مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی میں بلند سطح پر رہی تھی۔ خصوصاً بجلی کی موجودہ قلت اور امن وامان کے مسائل برقرار رہنے کی صورت میں ملکی مسابقت و سادہ کاری میں تنزلی کے باعث عالمی کساد بازاری کے اثرات کہیں زیادہ شدید ہو سکتے ہیں۔

برآمدات میں کمی (خصوصاً ٹیکسٹائل برآمدات) کی اہم وجوہات بجلی کی قلت اور ملک کی اہم برآمدی منڈیوں میں معاشی سست روی ہے۔ اگرچہ بجلی کی صورتحال میں کچھ بہتری آئی ہے تاہم سردیوں میں گیس کی قلت اور دیگر ساختی مسائل کا تسلسل مالی سال 2009ء کے بقیہ مہینوں میں برآمدات پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔



6.6.1 برآمدات

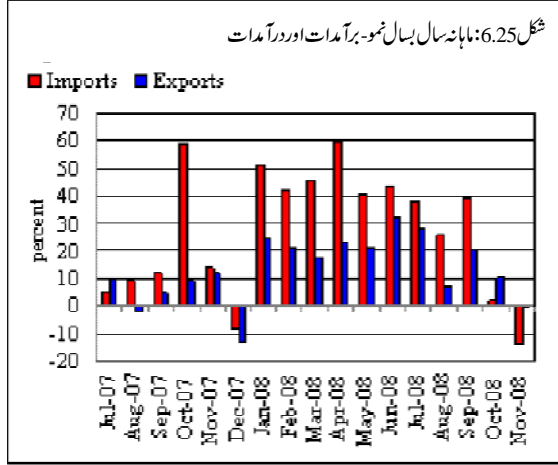
جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں غیر ٹیکسٹائل شعبے نے اہم کردار ادا کیا اور اس میں بڑا حصہ چاول، دیگر ایشیا سازوں اور دیگر برآمدی اشیاء کا ہے (دیکھئے جدول 6.12)۔ تمام مذکورہ زمروں میں سال بسال نمو کی سطح بلند رہی۔ سوئی دھاگہ، تولیہ اور سنٹھیک ٹیکسٹائل جیسے زمروں نے بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا لیکن بحیثیت مجموعی جولائی تا نومبر مالی سال

2009ء میں اس گروپ کی برآمدات میں معمولی کمی آئی ہے۔

¹⁴ ماخذ: "Senhadji & Montenegro (1999), "Time Series Analysis of Export Demand Equations: A Cross country Analysis"

اور بائیس 7.6 سالانہ رپورٹ اسٹیٹ بینک مالی سال 2005ء۔

¹⁵ پاکستانی برآمدات میں آمدنی کی یکدماری کی حد جس کی نشاندہی اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ کے بائیس 7.6 میں دیئے گئے جائزے میں کی گئی ہے وہ قلیل مدت میں 2.36 تا 0.375 اور طویل مدت میں 2.26 تا 1.91 ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی شراکت دار ملک کی آمدنی میں ایک فیصد کی سے قلیل مدت میں پاکستان کی برآمدات 2.36 تا 0.375 تک کم ہو سکتی ہیں۔ سن حاجی اور منٹنی بگرو (1991ء) میں ترقی پذیر اور صنعتی ممالک کے گروپ کی برآمدات کے لیے آمدنی کی یکدماری قلیل مدت میں 1.15 تا 0.02 اور طویل مدت میں 4.34 تا 0.17 رہے گی۔

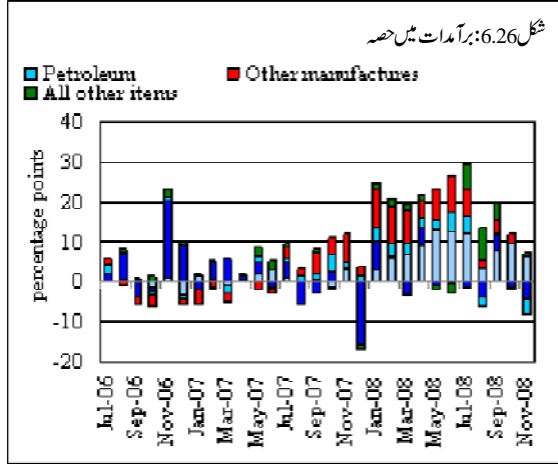


تاہم، اگست مالی سال 2009ء کی ماہانہ برآمدی کارکردگی کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہم زمروں میں برآمدات کی نمو مالی سال 2008ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں پست رہی ہے (دیکھئے شکل 6.26)۔¹⁶

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

چڑے، ٹیکسٹائل اور جواہرات کے گروپس کی برآمدات کو کم کرنے میں متعدد اندرونی و بیرونی عوامل نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے جدول 6.13)۔ یورپی یونین چڑے کی برآمدات کی بڑی

منڈی ہے۔ اس کی برآمدات کی کمی کے اہم اسباب میں توانائی و خام مال کی بلند لاگت، بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا بڑھنا اور امن و امان کے مسائل شامل ہیں جو آرڈررز کی دیگر ملکوں کو منتقلی کا باعث بنے۔ مزید برآں، اہم صنعتی ممالک میں معاشی



سست روی کے برآمدات کی طلب پر خاصے منفی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے کیونکہ ان مصنوعات کا تعلق اشیائے تفریح سے ہے جن کی طلب کا زیادہ انحصار آمدنی پر ہوتا ہے۔ جواہرات کی برآمدات میں کمی کی توقع نہیں تھی کیونکہ اس بات کا امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کی برآمدات کو دبئی اور ملکی منڈی میں پائے جانے والے قیمتوں کے فرق سے فائدہ پہنچے گا تاہم ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔¹⁷ بعض اہم غیر ٹیکسٹائل شعبوں میں نمو کی سطح بلند

رہی، خصوصاً، چاول، کیمیکلز و ادویات اور سیمنٹ کی برآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے میں سب سے زیادہ حصہ چاول کا ہے

¹⁶ اگست۔ اکتوبر سال 2008ء کے دوران 12.3 فیصد کی ماہانہ اوسط برآمدی نمو گزشتہ سال کی اسی مدت میں ریکارڈ کی جانے والی 4 فیصد نمو سے خاصی زیادہ رہی، لیکن یہ جنوری تا جولائی سال 2008ء کے دوران ہونے والی 22.3 فیصد کی ماہانہ اوسط نمو سے خاصی پست سطح پر ہے۔

¹⁷ تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ 2007-08ء۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.12: اہم برآمدات (جولائی تا نومبر) (ملین ڈالر)							
	مئی 08ء			مئی 09ء			سال بھر فیصد تبدیلی
	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مقدار	اکائی مالیت
غذائی گروپ	785.2		1429.9		629.0		78.5
جس میں: چاول	433.9	میٹرک ٹن	507.1	1000.8	976.2	19.8	130.6
ٹیکسٹائل گروپ: جس میں	4477.3		4377.3		-100.0		-2.2
سوتی دھاگہ	587.0	میٹرک ٹن	2278.9	483.0	2322.8	-19.3	-17.7
سوتی کپڑے	777.2	مرلغ میٹر	981.7	842.4	956.2	11.3	8.4
بٹے ہوئے کپڑے	812.9	درجن	19.3	826.8	17.0	13.9	1.7
چادریں وغیرہ	829.6	میٹرک ٹن	5763.4	740.8	5075.0	1.4	-10.7
تولے	235.1	میٹرک ٹن	4180.4	292.9	3862.9	57.8	24.6
سلے سلائے ملبوسات	606.2	درجن	37.8	524.1	36.0	-82.1	-13.5
سٹینڈنگ ٹیکسٹائل	209.9	مرلغ میٹر	0.9	243.8	0.8	33.9	16.1
دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات	216.2		225.4		9.2		4.3
دیگر ٹیکسٹائل مواد	123.6		106.8		-16.8		-13.6
پٹرولیم گروپ	439.6		445.2		5.6		1.3
دیگر اشیاء سازی گروپ: جس میں:	1357.6		1600.9		243.3		17.9
یکھیکڑ اور دوائیں	210.6		297.1		86.5		41.1
گڑ	7.3	میٹرک ٹن	45.0	43.4	92.7	36.1	495.0
سینٹ	134.0	میٹرک ٹن	51.9	258.6	65.5	124.5	92.9
تمام دیگر اشیاء	262.7		416.5		153.9		58.6
کل برآمدات	7337.9		8269.8		931.9		12.7

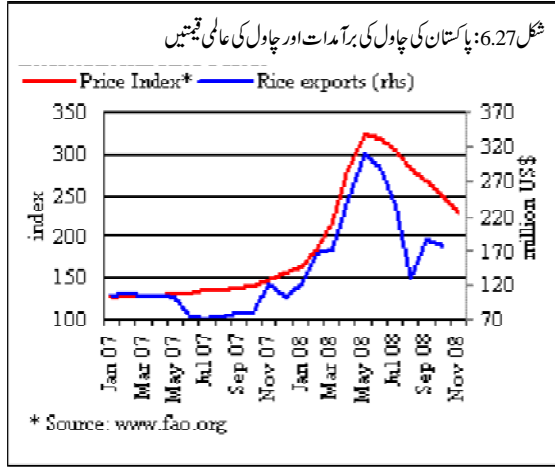
جو 60.8 فیصد بنتا ہے۔ چاول کی برآمدات کے بڑھنے کا اہم سبب اس کے نرخوں کی بلند سطح تھی۔ مزید برآں، عمدہ فصل تیار ہونے کے باعث مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں چاول کی برآمدات میں مضبوط نمو ممکن ہو سکی۔

مستقبل میں چاول کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی متوقع ہے (دیکھئے شکل 6.27)۔ ویت نام نے خریداروں کو متوجہ کرنے کے لیے چاول کی برآمدات پر پابندیاں ختم کر دی ہیں جبکہ نئی فصل کی آمد کے ساتھ تھائی لینڈ کے چاول کی قیمتوں میں نمایاں کمی¹⁸ آئی ہے۔ اسی طرح بھارت میں بھی چاول کی برآمدات پر پابندیوں میں نرمی متوقع ہے¹⁹ جس سے چاول کی بھاری مقدار عالمی منڈی میں دستیاب ہو جائے گی اور اس کے نرخ مزید کم ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ حالات سے عہدہ براہونے کے لیے حکومت نے اگست اور اکتوبر مالی سال 2009ء میں ایری اور باسیتی چاول کی کم از کم برآمدی قیمت کو ختم کر دیا ہے۔ تاہم چاول کی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی دوسری ششماہی میں چاول کی بھاری مقدار میں برآمد سے کچھ اثرات زائل ہو جائیں گے۔

¹⁸ چاول کے ایف اے او نرخ دسمبر 2008ء تھائی چاول کی قیمتیں جون 2008ء کی 764 ڈالر فی ٹن کی سطح سے گر کر نومبر 2008ء میں 464 ڈالر فی ٹن ہو چکی ہیں۔

¹⁹ http://economictimes.indiatimes.com/News/Economy/Lifting_rice_export_restrictions_to_check_international_prices

/rssarticle/show/3666463.cms



دیگر ایشیا ساز گروپ کے اہم ترین زمروں میں کیمیکلز و دوا سازی اور سینٹ شامل ہیں جنہوں نے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ تاہم مستقبل میں ان زمروں کی برآمدات میں کمی آسکتی ہے جس کی یہ وجوہات ہیں (1) مالی سال 2009ء میں شکر کی پیداوار میں کمی کے باعث دوسری شمشاہی میں کیمیکلز گروپ میں شامل اتھنوں کی برآمدات کا کم ہونا اور (2) بھارت کے ساتھ حالیہ سیاسی کشیدگی کے نتیجے میں وہاں جانے والی سینٹ کی برآمدات میں کمی۔ مزید برآں، متحدہ عرب امارات کی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی بھی وہاں کے لیے پاکستانی برآمدات کو متاثر کر سکتی ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں کمی کا سبب آئل ریفاؤنڈریز کو خام تیل کی محدود مقدار میں فراہمی ہے۔ ریفاؤنڈریز اپنی پیداواری

جدول 6.13: برآمدات کے اہم زمروں میں مطلق سال بیاں تبدیلی

ملین ڈالر

جولائی تا نومبر	مئی 08ء	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	مئی 08ء	مئی 09ء
چاول	5	13.3	142.4	552.5	-12.8
ٹیکسٹائل	-71.4	-198.4	36.3	47.9	-38.5
پیٹرولیم	48.1	86.2	128.2	156.5	98.7
دیگر تیار ایشیا	146.3	192.7	370.4	341.9	202.9
چمڑا	21.6	29	33.4	28.4	36.3
چمڑے کی مصنوعات	-8.4	68.3	55.6	38.3	-8.4
طبی و جراحی کے آلات	19.4	18.7	22.7	15.9	27.4
کیمیکلز اور دوائیں	45.8	27	82	76.5	48
جس میں:					
پلاسٹک کا سامان	18.2	4.1	36.2	35.3	16.9
کیمیکلز	23.1	19.2	38.3	38.3	24.1
زیورات	41	26.6	58.7	48.1	51
سینٹ اور مصنوعات	32.9	53.5	78.2	112.6	51.9
گڑ	1.1	-4.2	11.3	18.5	1.5
دیگر	-7.1	-26.2	28.5	3.5	-4.7

جدول 6.14: اہم منڈیوں کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی نمو فیصد				گنجائش کے مطابق کام نہیں کر سکیں جس سے پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات کم ہو گئیں۔ اطلاعات کے مطابق ریفائنریز کو قرضوں کے چکر کے بھاری حجم کے باعث خام تیل کی درآمد میں مشکلات کا سامنا تھا۔ ²⁰ اکتوبر مالی سال 2009ء میں ایس اینڈ پی کی جانب سے ملک کی ریٹنگ کو مزید کم کر کے بی سے سی سی سی سی سی سی کیے جانے کے باعث بھی ریفائنریز کو تیل کی درآمدات کے لیے ایل سیڑ کھولنے میں مشکلات پیش آئیں کیونکہ غیر ملکی بینکوں کو بیرونی واجبات کی ادائیگی کے متعلق ملکی صلاحیت کے بارے میں خدشات تھے۔ تاہم، آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کے بعد صورتحال میں بہتری آئی ہے۔
یورپی یونین [☆]	امریکہ [☆]	م 08ء	م 09ء	
2007ء	2008ء	م 08ء	م 09ء	دنیا
5.8	-1.1	1.3	-2.8	بنگلہ دیش
-1.1	3.0	-1.3	12.4	چین
20.3	6.4	12.5	1.0	بھارت
2.9	-1.4	3.1	-5.7	پاکستان
6.6	-3.7	-3.9	-6.0	تھائی لینڈ
-8.5	-5.5	-4.0	-5.4	ترکی
7.5	-9.5	-13.4	-21.7	ویت نام
11.8	7.2	35.3	19.8	

☆ (جنوری تا اگست) ماخذ: یورو سٹیٹ
☆☆ (جولائی تا ستمبر) ماخذ: امریکی سٹینس بیورو

اگر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال میں بہتری کے ساتھ ساتھ خام تیل کی درآمدات معمول کی سطح پر واپس آجائیں تو آئندہ مہینوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں بہتری آسکتی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کے پس پردہ عوامل میں ساختی مسائل کے تسلسل اور اہم برآمدی منڈیوں میں سست روی کے باعث بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں (دیکھئے جدول 6.14)۔

دیگر رسد کنندگان کی جانب سے سخت مسابقت، متعدد ساختی مشکلات اور بیرونی طلب میں کمی کے باعث ٹیکسٹائل برآمدات میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں نمایاں تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اگر روپے کی قدر میں خاطر خواہ تخفیف نہیں ہوتی تو ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی اس سے کہیں خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ امید ہے کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو برآمدی مالکاری پر 100 فیصد نو مالکاری سہولت کی فراہمی سے برآمدات بڑھیں گی۔²¹ اس ترغیب سے ٹیکسٹائل شعبے کی مسابقت کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس سہولت کا سب سے زیادہ فائدہ ٹیکسٹائل کے شعبے کو ہوتا ہے۔²²

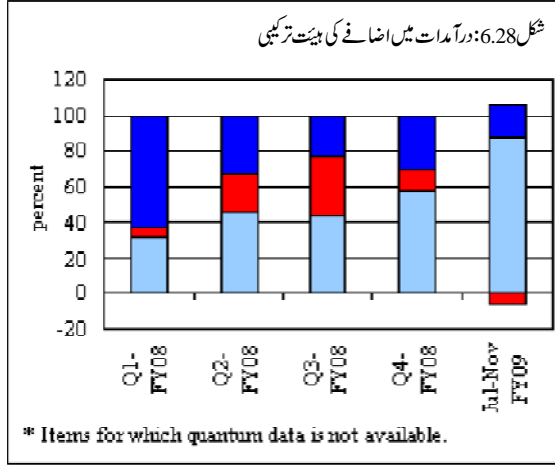
6.2.2 درآمدات

جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں درآمدات کو بڑھانے والے عوامل میں تبدیلی آئی ہے۔ اگرچہ جولائی تا نومبر کے دوران مجموعی درآمدات

²⁰ تفصیلات کے لیے دیکھئے پکس 4.1 باب 4 اور بیکاری۔

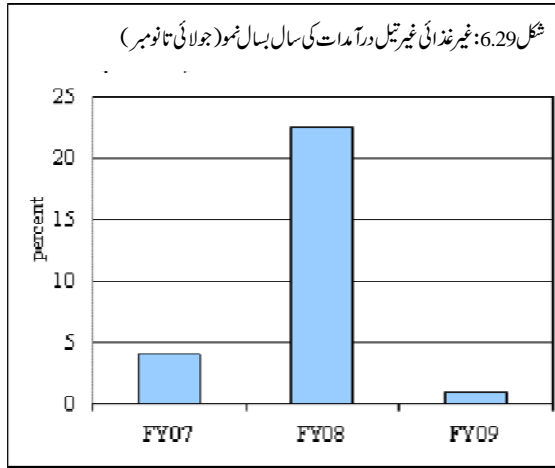
²¹ ایس ایم ای ڈی ریکلر برائے 2008ء نمبر 103 اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

²² مالی سال 2003-08ء کے اعداد و شمار کے مطابق اسٹیٹ بینک کی جانب سے فراہم کی جانے والی مجموعی ای ایف ایس سہولت کے تقریباً تین چوتھائی حصے کو ٹیکسٹائل کا شعبہ استعمال کرتا ہے۔



میں سال بسال بنیادوں پر بھاری اضافہ ریکارڈ کیا گیا تاہم مالی سال 2008ء کے مقابلے میں درآمدات کے اجزائے ترکیبی میں دو مثبت تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں (1) مجموعی درآمدات کو بڑھانے میں بڑا حصہ قیمتوں کے اثرات کا ہے جبکہ مجموعی درآمدات میں مقداری اثر کا حصہ منفی میں ہے (دیکھئے شکل 6.28) (2) جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں غیر غذائی و غیر توانائی درآمدات میں تیزی سے کمی کے نتیجے میں اس مدت کے دوران مجموعی درآمدات میں اس کا حصہ کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.29)۔ مذکورہ دونوں عناصر سے جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کی مدت میں طلب کے دباؤ میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔

درآمدات کی طلب میں تبدیلی کے ذمہ دار عوامل



زمروں کی بڑی تعداد کی طلب میں تخفیف ہوئی ہے جس کی عکاسی گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں ان کے مقداری اثر کی پست سطح سے ہوتی ہے (دیکھئے جدول 6.15)۔ درآمدات کی مقدار میں کمی کا ایک اہم عامل روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں درآمدات کی لاگت بڑھ گئی۔²³ مزید برآں، ملکی معاشی سرگرمیوں میں سست روی اور بلند شرح سود نے بھی درآمدات کی طلب کو پست سطح پر لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے جبکہ مخصوص شعبہ جاتی مسائل نے بھی ان زمروں کی درآمدی طلب کو متاثر کیا ہے۔

مثلاً، مالی سال 2009ء میں بہتر فصل کی توقع کے باعث خام کپاس کی درآمدات میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے جبکہ یورپی یونین و امریکہ کی معیشتوں میں جاری سست روی بھی کپاس کی مصنوعات کی طلب پر اثر انداز ہوئی ہے۔

²³ 12 جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 21.4 فیصد کمی ہوئی۔

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

جدول 6.15: اہم درآمدات (جولائی تا نومبر) (ملین ڈالر)							
مئی 08ء		مئی 09ء		مطلق پائت		سال ب سال فیصد تبدیلی	
پائت	اکائی پائت	پائت	اکائی پائت	مقدار	پائت	اکائی پائت	
1353.2		1982.3		629.1		46.5	غذائی گروپ جس میں:
41.2	میٹرک ٹن	693.5	411.3	652.3		1584.1	گندم
568.9	میٹرک ٹن	636.9	1067.6	68.0		12.0	پام آئل
2786.6		2964.3		177.7		6.4	مشینری گروپ
							جس میں:
338.8		724.2		385.4		113.7	بجلی پیدا کرنے والی مشینری
914.1		507.5		-406.6		-44.5	ٹیلی مواصلات
1067.3		554.8		-512.4		-48.0	ٹرانسپورٹ گروپ جس میں:
553.3		430.3		-123.0		-22.2	سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں
492.8		120.5		-372.2		-75.5	طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں
3771.5		5482.3		1710.8		45.4	پٹرولیم گروپ
1951.9	میٹرک ٹن	3065.3	763.5	1113.4	4.4	57.0	پٹرولیم مصنوعات
1819.6	میٹرک ٹن	2417.0	778.2	597.4	-14.1	32.8	خام پٹرولیم
761.0		735.6		-25.4		-3.3	ٹیکسٹائل گروپ
							جس میں:
336.0	میٹرک ٹن	1389.4	298.3	-37.7	-20.4	-11.2	خام کپاس
2327.8		2521.8		194.0		8.3	زرعی اور دیگر کیمیکل گروپ
							جس میں:
445.8	میٹرک ٹن	352.0	851.8	-100.9	-68.0	-22.6	تیار کھاد
1103.2		1394.7		291.5		26.4	دیگر کیمیکلز
1031.2		1001.0		-30.2		-2.9	دھات گروپ جس میں:
286.2	میٹرک ٹن	267.4	340.8	-61.7	-38.4	-21.6	لوہا اور فولاد کا اسکرپ
169.9		158.7		-11.2		-6.6	دیگر تمام دھاتی اشیا
300.6		299.0		-1.6		-0.5	متفرق گروپ
1203.0		1465.5		262.5		21.8	دیگر تمام اشیا
14602.1		17006.6		2404.5		16.5	کل درآمدات

مصنوعی کھاد کی درآمد میں کمی کا سبب ملک میں موجود ڈی اے پی کے ذخیرے کی بلند سطح ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران بی ایم آر کے لیے ڈی اے پی کے ایک کارخانے کی عارضی بندش کے باعث قلت سے بچنے کے لیے ڈی اے پی کھاد کو بھاری مقدار میں درآمد کیا گیا تھا۔ تاہم، بلند عالمی نرخوں کے باعث مالی سال 2008ء²⁴ کے موسم ربیع میں ڈی اے پی کے استعمال کی سطح گزشتہ سال²⁵ کے مقابلے میں پست رہی، جس سے اس کے ذخائر کی بھاری مقدار جمع ہو گئی اور اس کا نتیجہ درآمدات میں کمی کی صورت میں نکلا۔ قیمتوں کے مسائل کی وجہ سے کسان پوریا کا زیادہ استعمال کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے منڈی میں پوریا کی طلب بڑھ رہی ہے۔ اس لیے مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی میں

²⁴ ربیع کے موسم میں ڈی اے پی کے استعمال میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

²⁵ مالی سال 2008ء کے ربیع کے موسم (اکتوبر - دسمبر مالی سال 2008ء) میں استعمال میں 36.3 فیصد سال ب سال کمی ہوئی جبکہ خریف کے موسم (اپریل - جون) مالی سال 2008ء میں 76.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

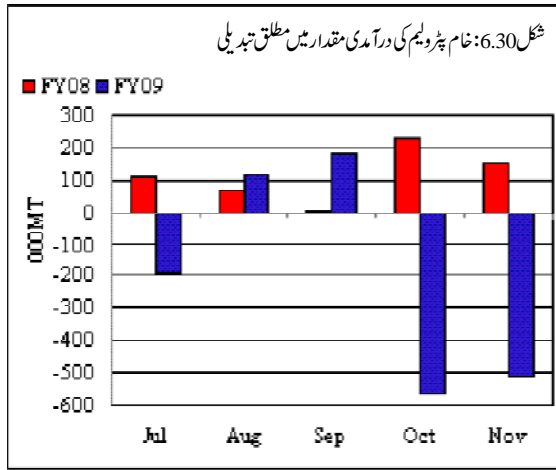
جدول 6.16: گاڑیوں کی فروخت (جولائی تا نومبر)			
فروخت تعداد میں، نمونہ فیصد میں			
ممو	م 09ء	م 08ء	
-46.1	33858	62815	کاریں
-24.7	6006	7978	جیپیں
-28.6	1182	1656	ٹرک
-48.0	270	519	بسیں
14.2	9311	8153	ایل سی وی
-0.1	20249	20265	ٹرکینٹر
-18.8	207450	255462	موٹر سائیکلیں

یوریا کو درآمد کیا جا رہا ہے۔ ڈی اے پی کے ملکی ذخائر کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ خریف کے موسم (اپریل جون 2009ء) تک ڈی اے پی درآمدات کی سطح پست رہے گی۔

لوہے اور فولاد گروپ کی درآمدات میں ملک میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث کمی آئی ہے۔

ملک میں کاروں کی فروخت (دیکھئے جدول 6.16) میں سست روی کے باعث ریز کے ٹائزوں اور ٹیوبس کی طلب

میں کمی آئی ہے۔ سخت زری پالیسی اور پیداواری لاگت بڑھنے سے ملک میں کاروں کی پیداوار متاثر²⁶ ہوئی ہے جس کے نتیجے میں گاڑیوں کے گروپ کی درآمدات کم ہو گئی ہیں۔



خام تیل کے ماہانہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اس کی درآمدات میں صرف اگست اور ستمبر مالی سال 2009ء کے دوران اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.30) ہے جس کا سبب قرضے کے چکر کے علاوہ ملک کو درپیش مالی مسائل ہیں۔ پاکستان کی ملکی درجہ بندی میں نمایاں کمی کی اہم وجہ یہی مالی مسائل ہیں۔

زر اعانت کے خاتمے کے نتیجے میں پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتیں خاصی بلند سطح پر پہنچ گئیں۔²⁷ ان مصنوعات کی طلب میں کمی واقع ہو رہی ہے، جس کی عکاسی جولائی اکتوبر مالی سال

2009ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 5.4 فیصد سال بسال کمی سے بھی ہوتی ہے۔²⁸ تاہم، پیٹرولیم گروپ کی درآمدی مقدار میں کمی کے باوجود اس کے درآمدی بل میں مذکورہ مدت کے دوران 1.7 ڈالر کا بھاری اضافہ ہوا ہے جس کا سبب بلند قیمتیں ہیں۔ تاہم، تیل کے عالمی نرخوں میں کمی کے حالیہ رجحان کے تسلسل کے نتیجے میں توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی رہ جانے والے مہینوں میں تیل کا درآمدی بل

²⁶ جولائی۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کی ملکی پیداوار میں 35.6 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی۔

²⁷ جولائی۔ اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران، ہومیس، ڈیزل، مٹی کے تیل اور دیگر مصنوعات میں دوبار اضافہ ہو چکا ہے۔ تاہم نومبر 2008ء کے بعد سے ان قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے (ماخذ: اوگرا)۔

²⁸ ماخذ: او ای اے سی۔

کم ہوگا اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے باعث بڑھتی ہوئی طلب بھی اس پر زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

وہ واحد زمرہ جس کی درآمدات میں جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء کے دوران بھاری مقدار میں اضافہ دیکھنے میں آیا گندم ہے۔ حکومت ملکی منڈی میں قلت سے بچنے کے لیے گندم کی بھاری مقدار درآمد کر رہی ہے۔ مالی سال 2009ء کے لیے گندم کی پیداواری ہدف پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں مالی سال کے بقیہ مہینوں میں گندم کی درآمد میں کمی متوقع ہے۔ مزید برآں، متعدد آئی پی پیز پر جاری کام کے باعث بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

مالی سال 2009ء میں درآمدات کے امکانات

مذکورہ بالا عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی طلب میں خاصی کمی آئی ہے۔ طلب میں اضافے کے باعث جن زمروں میں درآمدات کے بڑھنے کا امکان ہے ان میں پیٹرولیم مصنوعات، بجلی پیدا کرنے والی مشینری، دیگر کیمیکلز اور مصنوعی کھاد شامل ہیں۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافے کا سبب تھرمل بجلی کی پیداواری بلند سطح ہو سکتی ہے جبکہ دیگر کیمیکلز کی درآمدات صنعتوں کی طلب کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ بجلی پیدا کرنے والی مشینری اور کھاد کی درآمد میں متوقع اضافہ شعبہ جاتی مسائل سے ہم آہنگ ہے، جن پر اس باب میں پہلے بحث کی جا چکی ہے۔ تاہم، ان درآمدات میں طلب بڑھنے کے باعث ہونے والے اضافے کے اثرات نومبر 2009ء کے بعد پیٹرولیم مصنوعات کے کافی کم نرخوں کے باعث زائل ہو جائیں گے، خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات گروپ میں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں میں درآمدات میں خاصی کمی آ سکتی ہے۔

فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

Aggregate demand	مجموعی طلب
Apparel	لباسات
Balance of Payments	ادائیگیوں کا توازن
Capital adequacy	کفایت سرمایہ
Consumer financing	صارفی ماکاری
Consumer price index	صارف اشاریہ قیمت
Core inflation	قوزی گرانی
Credit	قرضہ
Crushing	کچل کاری
Current account	جاری حسابات
Current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Current transfer	جاری منتقلی
Default swap	قرضہ تبدیل
Deposits	امانتیں
Direct taxes	بلا واسطہ ٹیکس
Dividend	منافع منقسمہ
Domestic debt	ملکی قرضہ
Double digit	دو ہندسی
External balance	بیرونی توازن
Financial account	مالی کھاتہ
Fiscal	مالیاتی
Fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
Floating debt	رواں قرضہ

Food Inflation	غذائی گرانی
Foreign direct investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
Global depository receipts (GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
Inflation	گرانی
International capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
Invisible account	نادیدہ کھاتہ
Large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
Liabilities	واجبات
Liquidity	سیالیت
Livestock	گلہ بانی
Manufacturer	اشیا ساز
Monetary aggregates	زری مجموعے
Monetary tightening	زری سخت گیری
Monetization	تسلیک
Mortgage financing	رہن ماکاری
Net budgetary borrowings	خالص میزانی قرض گیری
Net domestic assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net foreign assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net foreign investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
Nominal	نامیہ
Nominal effective exchange rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
Non-food inflation	غیر غذائی گرانی
Non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
Non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
One-off factors	یکبارگی عوامل
Portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری

Real effective exchange rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
Real Sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Refinance	نواما کاری
Relative Price Index	اشاریہ نسبی قیمت
Revenue	محاصل
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
Services account	خدمات کا کھاتہ
Sub-index	تحتی اشاریہ
Subsidy	زرعانت
Supply chain	رسدی کڑیاں
Trade deficit	تجارتی خسارہ
Trimmed mean	تراشیدہ اوسط
Unfunded debt	غیر فنڈ فرضہ
Value addition	اضافہ قدر
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
Workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
Yield	یافت
YoY	سال بسال

فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

Balance of Payments	ادائیگیوں کا توازن
Relative Price Index	اشاریہ نسبتی قیمت
Manufacturer	اشیا ساز
Value addition	اضافہ قدر
Deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
Large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
Direct taxes	بلا واسطہ ٹیکس
External balance	بیرونی توازن
Trade deficit	تجارتی خسارہ
Sub-index	تحتی اشاریہ
Trimmed mean	تراشیدہ اوسط
Monetization	تسکیک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
Current account	جاری حسابات
Current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
Current transfer	جاری منتقلی
Portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت انڈیکس
Real Sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
Real effective exchange rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
Net Foreign Assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے

Net budgetary borrowings	خالص میزانی قرض گیری
Services account	خدمات کا کھاتہ
Double digit	دو ہندسی
Supply chain	رسدی کڑیاں
Floating debt	رواں قرضہ
Mortgage financing	رہن مالکاری
Subsidy	زر اعانت
Monetary tightening	زری سخت گیری
Monetary aggregates	زری مجموعے
YoY	سال بسال
International capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
Liquidity	سیالیت
Consumer price index	صارف اشاریہ قیمت
Consumer financing	صارفی مالکاری
Global depository receipts(GDRs)	عالمی امانتی وصولیاں
Food Inflation	غذائی گرانی
Non-food inflation	غیر غذائی گرانی
Non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
Non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
Non-food inflation	غیر غذائی گرانی
Unfunded debt	غیر فنڈ قرضہ
Credit	قرضہ
Default swap	قرضہ تبدل
Core inflation	قوی گرانی
Workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
Crushing	کچل کاری

Capital adequacy	کفایت سرمایہ
Inflation	گرانی
Livestock	گلہ بانی
Revenue	محاصل
Financial account	مالی کھاتہ
Fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
Fiscal	مالیاتی
Aggregate demand	مجموعی طلب
Apparel	ملبوسات
Domestic debt	ملکی قرضہ
Dividend	منافع منقسمہ
Invisible surplus	نادیدہ کھاتہ
Nominal	نامیہ
Nominal effective exchange rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
Refinance	نوامکاری
Liabilities	واجبات
Yield	یافت
One-off factors	یکبارگی عوامل

سہ ماہی رپورٹ ٹیم

سربراہ

محمد منصور علی

محققین

معین الدین (سربراہ، شعبہ حقیقی پیداوار)

محمد شریف خواجہ (زراعت)

محمد نفی اکبر (زراعت)

شبیر احمد (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)

میاں عبداللہ طاہر (خدمات)

ڈاکٹر میاں فاروق حق (سربراہ، قیمتیں، سماجی شعبہ)

صغیر پرویز غوری (قیمتیں)

محمد اکمل (قیمتیں)

محمد عثمان عباسی (قیمتیں)

محمد زیب (قیمتیں)

سید ساجد علی (سربراہ، زر اور بینکاری)

سعدیہ بدر (قرضہ برائے نجی شعبہ)

ریہاسیم (بینکاری)

تسنیم عالم (سربراہ، مالیاتی شعبہ)

محمد ادریس (مالیاتی شعبہ)

محبت کمال اعظمی (سربراہ، بیرونی شعبہ)

فیاض حسین (توازن ادائیگی)

سیدہ خرم جعفری (تجارت)

فرخ مرزا (تجارت)

توصیف حسین (شرح مبادلہ اور ذخائر)

ترجمہ ٹیم

نگراں

محمد فاروق عاربی

معاون مدیر ترجمہ

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ گھانگھرو